بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان فی ذلک لآیت لاولی الابصار

مقام اہلحدیث

۱۹۶۳ء مطابق ۱۳۸۳ھ

حکیم محمد اشرف

www.KitaboSunnat.com

دار الاشاعت اشرفیہ سندھ بلوکی ضلع لاہور

ایک ہزار (پاکستان ٹائمز پریس لاہور) ہدیہ [illegible] روپے علاوہ محصول ڈاک

12/-

دار الکتب السلفیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (**Upload**) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (**Download**) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیه

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان فی ذلک لآیت لاولی الابصار ۝

مقام اہلحدیث

۱۹۶۳ء مطابق ۱۳۸۳ھ

حکیم محمد اشرف

www.KitaboSunnat.com

دارالاشاعت اشرفیہ سندھ بلوکی ضلع لاہور

ایک ہزار (پاکستان ٹائمز پریس لاہور) ہدیہ [illegible] روپے علاوہ محصول ڈاک

121/-

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کتاب و سنت کی روشنی میں

اگر آپ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بالخصوص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زندگی کے حالات قرآن مجید کی آیات بینات اور مصرح احادیث و صحابہؓ اور آئمہ دین کی تصریحات سے ملاحظہ فرمانے کے خواہش مند ہیں تو عقیدہ حیات النبی صلعم کا مطالعہ فرمایئے۔ نہ صرف یہی بلکہ اس کتاب میں قرآن مجید کی آیات ارشادات رسول صلی اللہ علیہ وسلم بالخصوص امام ابوحنیفہؒ اور جملہ مشاہیر فقہاء کی قلم و زبان سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ اہل قبور (فوت شدہ) اولیاء و صلحاء زندوں کی آواز و پکار اور فریاد و استغاثہ نہیں سنتے۔ اور نہ ہی کسی قسم کی مدد (عند اللہ سفارش) کرنے پر قادر ہیں۔ اس اعتبار سے اس کتاب کا مطالعہ اور بھی ضروری اور بہت زیادہ مفید ہے۔ کیوں کہ اس سے قبر پرستی یا شرک اور مسئلہ توحید کھل کر سامنے آجاتا ہے۔ لہذا خود پڑھیے اور دوسروں کو توجہ دلایئے۔ ہدیہ علاوہ محصول ڈاک صرف ایک روپیہ پچاس پیسے (عہ/)

تاجروں کو خاص کمیشن دیا جاتا ہے آج ہی طلب فرمایئے تاکہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے کیونکہ یہ ایڈیشن قریب الختم ہے۔

ملنے کا پتہ: **دار الاشاعت اشرفیہ سندو بلوکی ضلع لاہور**

۹۹-- ج ماڈل ٹاؤن لاہور
نمبر 15506

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وعلی من سلک بالاخلاص نھجہ بعدہ اما بعد یاد رہے کہ

نتائج التقلید طبع ثانی (مطبوعہ ۱۹۵۸ء) سے دیوبندی کیمپ میں ۱۹۶۱ء کے اندر جو اضطراب و ہیجان برپا ہوا اس کے اصل محرکات کیا تھے۔ اور دیوبندی سربراہوں نے اس کی زد و کوفت کے ازالہ کے لئے کیا کچھ اوچھے حربے اور ناجائز طریق استعمال کئے ان کا مفصل ذکر و کیفیت تو انشاء اللہ العظیم نتائج التقلید طبع جدید (طبع ثالث) میں ہی عرض کی جائے گی یہاں صرف یہ گذارش مقصود ہے۔ کہ ان تمام تجویزات اور فیصلوں میں سے اہم ترین تجویز اور آخری فیصلہ یہ تھا۔ کہ جس طرح اور جیسے بھی ہو سکے۔ نتائج التقلید کے جواب کے نام سے ایک دو افسانے ضرور شائع کئے جائیں۔ اگرچہ وہ بالکل فرضی اور غلط سلط ہی کیوں نہ ہوں۔ چنانچہ گروپ کے اس اہم فیصلے پر جن دو بزرگوں نے لبیک کہا۔ ان میں سے ایک تو مولانا مولوی محمد سرفراز صاحب گکھڑوی ہیں جو اپنی علمی قابلیت وسعت معلومات اور تدریسی و تصنیفی شہرت کے اعتبار سے دیوبندیوں میں خاصے معروف و مشہور ہیں۔ بلکہ اگر یہ کہہ دیا جائے۔ کہ آپ عہد حاضر کے فن مغالطہ کے امام و مجدد ہیں تو درست و صحیح ہے چنانچہ ان کی تصنیف "احسن الکلام" ان کی "مجددیت" اور فنی "کمالات" پر شاہد ہے نہ صرف یہی بلکہ نتائج التقلید کے جواب میں (۱) مقام حضرت امام ابوحنیفہ اور (۲) طائفہ منصورہ میں جس انداز سے فنی کمالات کا مظاہرہ کیا ہے۔ وہ ان کا ایسا شاہکار ہے کہ رہتی دنیا تک اس کی نظیر شاید ہی پیدا ہو دوسرے بزرگ موضع لمور ضلع مروان کے باشندے مولانا امین الحق صاحب ہیں۔ جو اگرچہ جامع مسجد شیخوپورہ کی امامت و خطابت پر مامور ہیں۔ مگر ان کی نگارش اور ان کے جوابی افسانے کا نام

"السہم الحدید فی نحر العنید بجواب نتائج التقلید"

اس پر دلالت کرتا ہے۔ کہ آپ والدین کے تجویز کردہ نام کے برعکس مشہور ضرب المثل

مہتد نام نھندنا۔۔۔

کا صحیح مصداق ہیں۔ یعنے باوجود مدارس و خطابت وغیرہ میں خاصی عمر گذارنے کے آپ علم واخلاق کی نعمت عظمیٰ سے کچھ زیادہ بہرہ ور نہیں ہوئے۔

بہرحال ہمارے دونوں شفیق دوستوں نے اگرچہ ناموری و شہرت کی حرص اور دیوبندیوں پر اپنی علمیت کی دھاک بٹھانے کی غرض بلکہ دیوبندیوں سے داد تحسین حاصل کرنے کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی کچھ زرِ نقد وصول کرنے کے لئے پورے جوش سے نتائج التقلید کی تردید میں قلم اُٹھایا ہے مگر نتائج التقلید کی حقانیت وہیبت یا ایٹمی طاقت سے اس درجہ خیرہ و مبہوت ہو کر رہ گئے ہیں کہ ان کو کسی ایک جلی عنوان یا باب اور فصل تو کیا کسی ایک ادنٰے ترین سرخی کا جواب لکھنے کی بھی توفیق نصیب نہیں ہوئی۔ اور اگر بھولے بھٹکے ان کو کسی چھوٹی سی عبارت یا فقرہ کا جواب لکھنے کا خیال بھی ہوا ہے تو مبہوتی و خیرگی میں بجائے تردید کے خود اس کی تائید و تصدیق ہی کر گزرے ہیں چنانچہ تفصیل اپنے اپنے مقام پر آرہی ہے۔

ممکن ہے مذکورہ بیان قبول کرنے میں آپ کو تردد ہو لہٰذا اطمینان و رفع تردد کے لئے نتائج التقلید کو سامنے رکھتے ہوئے ان کے جوابات کہئے یا رطب و یابس سے بھرپور طویل مجموعوں سے مقابلہ فرما کر آزما لیجئے۔ ہو سکتا ہے نتائج التقلید آپ کے سامنے نہ ہو۔ لہٰذا بغرض یاد تازہ و سہولت نتائج التقلید کے ضروری (جلی) عنوانات اور اس کے ابواب و فصول پھر ان کے مندرجات کا ضروری ملخص عرض کرنے کی اجازت دیجئے۔

عرض حال نتائج التقلید کی اولین سُرخی عرض حال ہے جس میں تقلید سے ابھرنے والے دو ایسے انتہائی مہلک اور بہت زیادہ خطرناک مفاسد (فتنوں) کی نشان دہی بطور تمہید و شکوہ کی گئی ہے ان میں کا ایک تو کتاب و سنت پر صریح ظلم و زیادتی ہے اور دوسرا کتاب و سنت سے کھلم کھلا بغاوت کے مترادف ہے۔

اس ظلم و زیادتی کی ادنٰے ترین مثال تو یہ ہے کہ بعض معروف و مشاہیر بزرگان احناف نے اپنے مذہب کی تائید و حمایت اور دوسرے مذاہب کو ناحق و ناجائز ثابت کرنے کے لئے فقہ کی بنیادی کتب میں بعض ایسی بے سرو پا اور بالکل فرضی عبارتوں کو (۱) حدیث (۲) اقوال خلفاء راشدین اور بعض دوسرے اجلہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور آئمہ مذاہب شافعیؒ و مالکؒ وغیرہم رحمتہ اللہ علیہم کے اقوال کے نام سے نقل کیا ہے کہ بعد میں آنے والے خود فقہا حنفیہ ہی نے کھلم کھلا فرضی و موضوع قرار دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ معاف کرے۔ ان بزرگوں کا یہ طریق (جرم) جھوٹی حدیثیں بیان کرنے والوں سے کم نہیں بلکہ ایک گونہ زیادہ ہے۔ اس لئے کہ جھوٹی حدیثیں بیان کرنے والے تو اہل علم کی نگاہوں میں معتوب ہیں اور یہ کہ ان کے برعکس ذمہ دار بلکہ ارکان مذہب حنفی ہیں۔

فقہا کی یہ کمزوری کسی معمولی و غیر معروف کتاب سے نہیں۔ بلکہ ہدایہ ایسی انتہائی مرکزی اور سب سے بڑی معتبر بنیادی کتاب کو جس کے مصنف نے بکمال ذمہ داری بلکہ پورے فخر و تعلّی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے تمہید ھدایہ میں علے الاعلان یوں دعوے کیا ہے۔

اجمع بتوفیق اللہ تعالیٰ عیون الروایات ومتون الدرایات
یعنی ہم نے اس کتاب کا نام ہدایہ رکھا ہے اور توفیق الٰہی اس میں مختار (اصح الصحیح) روایات (احادیث) اور ٹھوس ترین عقلی (نقلی) دلائل کے چشمے جمع کریں گے
مذکورہ پر ہی بس نہیں بلکہ مصنف کے بعد آنے والے نامدار فقہا حنفیہ نے ھدایہ کی شانی ہدایت اور تقدیس و مرتبہ کمال کو اجاگر کرنے کی غرض سے جو انتہائی درباری اگتی الاپتے چلے آرہے ہیں۔ وہ اگرچہ ہم نتائج التقلید طبع ثانی ص۵ میں بلفظہ ہی عرض کر چکے ہیں۔ تاہم ضیافت طبع کے لئے ملاحظہ فرماتے ہی چلیے۔

کتاب الھدایۃ یھدی الھدی	الی حافظیہ ویجلو العمی
ہدایہ ہی ھدایت کی رہنما	اور حفظ کرنے والوں کی اندھی آنکھوں کی روشنی ہے
فلازمہ واحفظہ یا ذالحجی	فمن نالہ نال اقصی المنی
اے دانشمند اس کو لازم پکڑ اور حفظ کر لے	کیوں کہ جس نے ہدایہ پر عبور حاصل کر لیا۔ اس کی دین و دنیا کی تمام مرادیں بر آئیں۔

بلکہ کمال ذمہ داری فقہاء احناف یوں بھی کہتے آرہے ہیں

الھدایۃ کالقرآن قد نسخت	ما صنفوا قبلھا فی الشرع من کتب
ہدایہ مثل قرآن ہے اس کی تصنیف سے	پہلے کی کتب شرعیہ منسوخ ہو کر رہ گئی ہیں

لطف و کمال ھدایہ شریف کی مقدس موضوعات کا نمونہ باب اول کی فصلوں میں از خود یا کسی شافعی عالم کی قلم سے نہیں ۔ ۔ ۔ ۔ بلکہ لطف و کمال یہ کہ خود نامور و مشاہیر شارحین ہدایہ شریف کی مبارک قلم سے پیش کیا گیا ہے۔

نہ صرف یہی بلکہ مشاہیر احناف اور دوسرے مقتدر و مسلمہ اہل علم کی مصرح شہادتوں سے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ ھدایہ اور اس کی مانند دوسری مستند کتب فقہ حنفیہ ہرگز لائق اعتبار اور قابل اعتماد نہیں۔

رنج و کوفت حضرت گگھڑوی صاحب اگرچہ نتائج التقلید کے مندرجہ شہر کے ماخذ کو مقام ابوحنیفہ میں غلط ثابت نہیں کر سکے۔ تاہم رنج و کوفت سے نڈھال نا ظرین کو مغالطہ دینے کے لئے اپنی معلومات کو عیاں قرار دیتے ہوئے یہ شعبدہ ضرور دکھا چکے ہیں کہ ہم نے جہاں تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھا ہے "فی الشرع" کا لفظ نہیں۔ بلکہ "فی الفقہ" ہے [illegible] نتائج التقلید میں ترجمہ ماخذ کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اس میں "فی الشرع" ہی مذکور ہے اگر غلطی ہے تو نقل کرنے والے حنفی بزرگوں کی۔ نتائج التقلید کا دعویٰ صحیح ہے [illegible] گنگوہی صاحب کی [illegible]۔

ہدایہ کا تقدس ہمارے دونوں مہربانوں نے اگرچہ ہدایہ کو "الہدایۃ کالقرآن" ثابت کرنے کی آخری کوشش کی ہے مگر بالآخر پوری دماغ سوزی اور تمام کوشش کے باوجود بھی ہدایہ کی مفروضہ عبارتوں کے فرضی ہونے کا انکار یا اعتراف کیے بغیر انہیں کوئی چارہ نہیں ہوا۔ چنانچہ ہدایہ کی مقدس موضوعات کے متعلق ونمایاں عنوان سے تفصیل آ رہی ہے۔

کتاب وسنت سے بغاوت مذہب کے برگزیدہ فقہاء کا کتاب وسنت سے کھلی بغاوت کا نمونہ عرض کرنے کی یہ [illegible] کوشش کی گئی ہے کہ فقہاء احناف نے اپنے مذہب کو حق و صواب ثابت کرنے کی غرض سے عجیب اصول از خود اختراع کر رکھے ہیں۔ کہ جو حدیث ہمارے ائمہ مذاہب کے قول کے موافق و مؤید ہے صرف وہی صحیح ہے اگرچہ جملہ محدثین اسے ضعیف و متروک ہی کیوں نہ ثابت کر چکے ہیں۔ اس کے برعکس جو حدیث ہمارے مذہب کے مخالف ہے وہ ناقابل قبول اور متروک العمل ہے۔ اگرچہ تمام اکابر محدثین حتیٰ کہ بخاری مسلمؒ بھی اس کی صحت وتوثیق پر متفق ہوں۔

چنانچہ حنفی مذہب کے اس بنیادی اصول وقاعدہ کو کسی معمولی کتاب سے نہیں بلکہ امام محدث گرد امام ابو حنیفہؒ کی مایہ ناز کتاب الآثار کی مشہور شرح التعلیق المختار کے مقدمہ سے بلفظہ عرض کیا گیا ہے چنانچہ بطور یاددہانی نتائج التقلید سے پڑھیے۔

فاذا استدل ابو حنيفة بحديث نعتقد ان حكم بصحته وتوثيق رجاله ولا نلتفت الى من خالفه خصوصا اذا كان من هو دونه في العلم والفقه ونحكم على الرجال انهم موثقون مقبولون ولا نبالي بما قاله فيهم ارباب الطعن من الضعف والجرح وغير ذلك من الوجوه القادحة في الثقاهة وان صدر عن كبار المشاهير كالبخاري ومسلم مقدمہ التعليق المختار شرح كتاب الآثار ص ۲۲ مطبوعہ لکھنؤ۔

حاصل ترجمہ یہ کہ جس حدیث سے حضرت امام ابو حنیفہؒ نے استدلال کیا ہے یا جو حدیث ہمارے مذہب کی مؤید ہے ہمارے حنفی علماء فقہ کا اصول وعقیدہ یہ ہے کہ وہ حدیث بالکل صحیح اور اس کے راوی بالکل ثقہ ومعتبر اور اس کے برعکس اگرچہ تمام ائمہ اہل حدیث اس حدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کو ضعیف اور متروک اور اس کے راویوں کو غیر معتبر و ناقابل اعتبار قرار دیں۔ تو ہم ان کے قول وفتوے کو ٹھکرا دیں گے اگرچہ امام بخاریؒ و مسلمؒ ہی کیوں نہ ہوں اور عمل جاری رکھا

اصل اصول مذکورہ پر ہی اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ آگے چل کر صفحہ ۶۲ میں

حنفی مذہب کا اصل اصول اور عمل کے جلی

عنوان سے خود اصول فقہ کی انتہائی مستند و بنیادی اور آخری درسی کتاب مسلم الثبوت سے تقلید و مقلد کی تعریف نقل کر کے اس کا صحیح اور صحیح مفہوم سالار قافلہ دیوبند حضرت گنگوہی اور دیوبندی شیخ الہند مولوی محمود الحسن کے قلم سے نقل کر کے اس پر پختگی اور عمل کی مضبوطی کی عملی شہادت حنفی مذہب کے نامور رکن ملا علی قاری کی قلم (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ) کے واضح لفظوں سے عرض کرتے ہوئے اس پر مشاہیر اسلام کی منہ بولتی شہادتیں ذکر کی گئی ہیں کہ فقہ حنفی کا یہ اصول و قاعدہ اور احناف کی عملی حالت کتاب وسنت سے کھلی بغاوت و عداوت اور حدیث کے انکار کا مظہر مصداق ہے۔

نہ صرف یہی بلکہ مزید معلومات کی تشریح کے لئے آگے چل کر باب ثانی کی فصل اول میں بعنوان حنفی مذہب کی اتفاقی حیثیت اور تاریخی حقیقت صفحہ ۹۴ تا صفحہ ۱۰۰ میں مشاہیر اسلام کی بے مثال شہادتوں سے حنفی و مقلدوں کا اہل اسلام سے بہت زیادہ بُعد اور کھلم کھلا اختلاف حتیٰ کہ فرقہ ناجیہ سے علیحدہ اور جہمیہ جیسے گمراہ فرقوں کی شاخوں میں ایک شاخ ہونا ثابت کرتے ہوئے خود نامور ترجمان مذہب حنفی مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی کی قلم سے آشکارا کیا گیا ہے کہ اکثر مصنفین مذہب حنفی شیعہ رافضی معتزلہ، جہمیہ اور مرجیہ وغیرہ ہی گذرے ہیں بلکہ بحوالہ سیرۃ النعمان خود حضرت شبلی نعمانی کے صاف لفظوں سے حضرت امام ابوحنیفہؒ کا ارجاء کو پسند کرنا اور مرجیہ کہلوانا بھی نقل کیا گیا ہے یہ تفصیل نہایت عجیب تاریخی و بیان اور بہت زیادہ مدلل و مفصل ہے حتیٰ کہ بطور قول فیصل حجۃ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ کا فیصلہ کن عالم تفہیمات سے نقل کرکے واضح کیا گیا ہے کہ حنفی مذہب علماء و صلحاء یا محدثین و مفسرین اور اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا مذہب نہیں بلکہ سلاطین و امراء اور اہل فلسفہ و عوام جہلا کا مذہب ہے۔

لطف وکمال یہ ہے کہ اس فصل کے خاتمہ پر "اصول کرخی" ایسے بنیادی و مسلمہ اصول کی ایک اغماض دین دفعہ کے مصرح لفظوں سے احناف کا حدیث سے کھلم کھلا انکار و فرار بلکہ اس کی مزید تشریح و توضیح تلویح ایسی مسعودی کتاب اصول فقہ سے عرض کی گئی ہے۔

مذکورہ پر ہی بس نہیں بلکہ باب ثانی کی فصل ثانی میں بحوالہ مصنف ابن ابی شیبہ حنفی

www.KitaboSunnat.com

مذہب کا دوسو احادیث سے انکار ذکر کرکے بطور مثال شہادت جامع الصغیر امام محمدؒ اور ہدایہ وغیرہ بنیادی کتب فقہ کے واضح لفظوں صریح احادیث کی کھلم کھلا خلاف ورزی و مخالفت کا واضح نمونہ عرض کرتے ہوئے پورے بیس نمبر گنوائے گئے ہیں۔ اور مزید براں حضرت شمس الہندؒ اور حجۃ الاسلام کی مصرح شہادتوں سے احناف کے انکار حدیث پر استشہاد وثبوت پیش کیا گیا ہے ۔

ہم تو صرف کہہ رہے ہیں ٭ زبان ان کی دہن ان کا

ہمارے دیوبندی دوست کیئے یا مدعیان جواب اس باب سے ایسے خیرہ ومبہوت ہوکر رہ گئے ہیں جیسا کہ کہا گیا ہے ۔جناں خفتہ اند گویا کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ رند

باب سوئم نتائج التقلید کا تیسرا باب تاریخ اسلام میں ایک نئے باب کا اضافہ اور بالکل مثالی باب ہے جو طالب حق کیلئے آخری فیصلہ کن بلکہ حق و باطل کا فارق الخاص اور بالکل اصح الصحیح معیار انتہائی عجیب وغریب اور بے حد تحیر خیز ہے دوسرے لفظوں میں یوں سمجھیئے کہ یہ باب نتائج التقلید کی روح اور رگ جان ہے اس لیئے کہ اس میں اکابر دیوبند کا وہ تماشا پیش کیا گیا ہے کہ امت کے کسی فرقہ کو تو کیا کسی ایک فرد کو بھی بھولے سے بلکہ خواب تک میں بھی اس کا وہم وشبہ نہ گذرا ہوگا یعنی اس کی فصل اول میں قرآن مجید کی آیات کے نام سے فرضی وخود ساختہ آیات کا نمونہ اور ان کا ترجمہ وتشریح بھی خود حنفی بزرگوں کے الفاظ میں نقل کی گئی ہے ۔ اور فصل ثانی میں اکابر دیوبند کی محبت اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور شوق وجذبہ و خدمت حدیث بامسند کا وہ فقید المثال نمونہ عرض کیا گیا ہے جو ان محبان رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) نے کتب حدیث کی تصحیح و طباعت اور حواشی وشروح کی آڑ و بہانہ سے حدیث کی سند متن اور ابواب کتب حدیث میں ترمیم واضافہ کرکے اپنی خدمت حدیث اور نشر واشاعت حدیث کا ریکارڈ قائم کیا ہے نہ صرف یہی بلکہ بعض مستند کتب حدیث کی طرف غلط روایات منسوب کرکے اپنی دیانت وصداقت اور مہارت حدیث کا لوہا منوایا ہے

نتائج التقلید کے جواب وتردید کی لاف زنی کرنے اور اپنی قابلیت کا ڈھنڈورا پٹوانے والے دیوبندی جانباز اس باب کی ہیبت سے ایسے ہی خوفزدہ ہوکر رہ گئے ہیں ۔جیسا کہ ڈی.ڈی.ٹی کے گیس سے مکھی مچھر اور ٹڈی وغیرہ ہوام دم بخود ہوکر رہ جاتے ہیں ۔

باب چہارم یہ نتائج التقلید کا آخری باب ہے جو بفضلہ تعالے اپنی نوعیت کا آخری اور فیصلہ کن باب ہے ۔کیوں اس باب میں حنفی دوستوں کے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہتان عظیم کی حقیقت آشکار کی گئی ہے۔ جو یہ حضرات عوام کو اہل حدیث سے متنفر و بیزار کرنے کے لئے انتہائی سریلی آواز سے صبح و شام اور سوتے جاگتے الاپتے چلے آرہے ہیں کہ
"غیر مقلد بے ادب و گستاخ ہیں۔ ان کا نمایاں شیوہ سلف صالح کی توہین و تحقیر ہے"
لہٰذا نتائج التقلید کے اس باب میں اس افترا عظیم کی حقیقت آشکار کرتے ہوئے خود حنفی مذہب کی بنیادی کتب فقہ اور اصول فقہ کے دلشگاف لفظوں سے بزرگان دین یعنی سلف صالح کی رنجدہ اور لرزہ خیز تحقیر کی طویل در طویل فہرست گنوائی گئی ہے۔

اس طرفہ پر طرہ یہ کہ حنفی دوستوں کی توہین بزرگان کا آغاز و ابتدا، انبیاء و رسل اور ملائکہ صلحاء امت اور اولیاء اللہ اور ائمہ دین کی افسوسناک توہین سے کیا گیا ہے۔ بالخصوص توہین قرآن مجید اور توہین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا حیرت زا اور لرزہ خیز نمونہ نور الانوار اور ہدایہ ایسی مخصوص و بنیادی کتب سے عرض کیا گیا ہے۔ صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا گیا۔ بلکہ خلفاء راشدین اور بعض دوسرے اجلہ صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی توہین و بے ادبی، پھر اکابر تابعین اور اتباع تابعین امام مالک و امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم سے گذر کر مشاہیر محدثین کرام رحمۃ اللہ علیہم کی حیا سوز اور دل آزار توہین و تحقیر کی طویل فہرست پیش کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ اسلاف کی توہین و گستاخی کرنے والا حنفی دوستوں سے بڑھ کر کوئی دوسرا اسلامی گروہ نہیں ہو سکتا۔

نتائج التقلید کی تردید کے مدعی دوست اس باب کی ہیبت سے بالکل ایسے ہی خائف ہو کر فرار پر مجبور ہوئے ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید نے فرت من قسورہ کے الفاظ سے فرار ہونے والوں کا ذکر کیا ہے کہ بلو و زخیر کی بوکھلاہٹ کے مصداق شد اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی

یہ ضرور ہے

ہمارے معزز دوستوں نے ہدایہ شریف کی تقدیس کو برقرار رکھنے اور حنفیہ کو مرجیہ کے فرقہ کی شاخ سے علیحدہ اور بالکل الگ تھلگ رکھنے اور اہل سنت والجماعت میں شمار کروانے کے لئے انتہائی و دماغ سوزی لو ساخری کوشش کی ہے بلکہ تقلید کو مذہب حق اور فقہ حنفی کو خالص اسلام اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ کو تمام مجتہدین سے علم و فضل اور فقہ و اجتہاد میں فائق تر ثابت کرنے کیلئے خوب جان ماری ہے۔ مگر سوائے ہیر پھیری مغالطہ و الزام تراشی اور زبان درازی و عنادلی کے اپنے دعوے و مقصد میں بالکل فیل و ناکام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو کر ہی نہیں رہ گئے۔ بلکہ نتائج التقلید کے دعوے و ثبوت کی تائید و تصدیق کر گذرے ہیں۔ فللہ الحمد حمداً کثیرا دائما (لا یحصی ولا یعد) چنانچہ تفصیل انشاء اللہ تعالے آ رہی ہے۔

ناکامی و ندامت کا بین ثبوت

قابل مصنفین اور کامیاب مناظروں کا یہ اصول و قاعدہ ہی نہیں بلکہ وہ اس کو اپنا اخلاقی اور مذہبی فریضہ جانتے ہیں۔ کہ جب کسی مصنف کا جواب لکھا جائے۔ تو بطور اتمام حجت و بکمال فخر اپنی کامیابی کا سکہ منوانے کے لئے اپنی مطبوعہ کتب کی زیادہ سے زیادہ کاپیاں موثق ذریعے سے بھجوائی جائیں۔ مگر نتائج التقلید کی تردید و جواب کی ڈینگیں مارنے والے دوست چونکہ ذہنی طور پر ہی شکست خوردہ ہو کر رہ چکے ہیں۔ اس لئے ان میں سے کسی ایک مہربان کو قطعاً و ہرگز یہ جرأت ہی نہیں ہوئی۔ کہ دارالاشاعت اشرفیہ کو کتاب زیر جواب کی اطلاع بھی بھجوا سکیں۔

ہمیں چونکہ اپنے دوستوں کی تیاری و تسوید وغیرہ کی خبر و اطلاع وقتاً فوقتاً موصول ہو رہی تھی۔ اس لئے ہم بہت زیادہ شوق سے جواب دیکھنے اور اس کی تردید کے لئے قلم برداشتہ منتظر تھے۔ چنانچہ جوں ہی یہ خبر و اطلاع موصول ہوئی کہ شیخوپوری مشفق نے اپنے جوش و غضب کا مواد کاغذ پر اگلتے ہوئے اس کو

السھم الحدید فی نحر العنید بجواب نتائج التقلید

کے نام سے شائع کر دیا ہے تو ہم اس کو حاصل کرنے کے لئے بتائے ہوئے پتہ پر پہنچے اور کتاب الفاکہ چند منٹوں میں اس کا جائزہ لیا۔ تو معلوم ہوا کہ مصنف السھم الحدید کو اپنی ذہنی شکست کی وجہ سے اخلاقی فریضہ ادا کرنے (کتاب بھجوانے) کی جرأت نہیں ہوئی۔ ممکن ہے یاد دہانی کرانے پر ہی وہ اس فریضہ سے سبکدوش ہو جائیں۔ لہذا اسی وقت مندرجہ ذیل مکتوب ان کے نام بصیغہ ڈاک رجسٹری ارسال کر دیا جائے مگر اسی دوران معلوم ہوا کہ مصنف السھم کے ہمسایہ بلکہ دوست مولوی عبد الحمید صاحب خطیب و امام جامع اہل حدیث قلعہ شیخوپورہ روزانہ کشش محل لاہور میں تشریف لاتے ہیں۔ لہذا بجائے رجسٹری ان کے ذریعہ بھجوانا موزوں رہے گا۔ چنانچہ مکتوب مولوی عطاء اللہ صاحب مالک مکتبہ سلفیہ کے سپرد کر دیا۔ اور انھوں نے صاحب موصوف کو تاکید اکید دے دیا۔ بہر حال مولوی صاحب نے خط دیتے ہوئے بکمال جرأت کہہ دیا۔ کہ اگر جواب یا کتاب بھجوانا ہو تو ہم اس خدمت کے لئے حاضر ہیں۔ مگر خط دیکھتے ہی مصنف السھم پر چونکہ سکتہ طاری ہو چکا بنا بریں کھسیانے انداز میں کہہ دیا کہ نہیں۔ بصیغہ ڈاک ہی مناسب ہے دو تین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہفتہ بعد جواب کی یاددہانی کرائی گئی بلکہ مولوی عبدالحمید صاحب نے مکرر یہ کہا کہ جواب بھجوانا ہو تو عطا کر دیجئے۔ مگر بار بار یاددہانی نے باوجود ان کو جواب کی جرأت نہ ہوئی۔ ضیافت طبع کے لئے مکتوب کے الفاظ ملاحظہ فرمایئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۲۷ / ۴ / ۹۲

محترم سید صاحب ہدیہ سلام مسنونہ کے بعد عرض ہے۔

آپ کا شاہکار السہم الحدید بیرون لوہاری دروازہ ایک تاجر کتب کی دکان پر نظر آیا۔ چند منٹ کے سرسری مطالعہ جائزہ سے اصلیت واقعہ مجسم صورت میں کھل کر سامنے آ گئی۔ بعینہٖ نتائج التقلید کے صرف ان دو ایک مقامات سے آپ کو اختلاف ہے جن پر آپ نے السہم الحدید میں تعاقب کیا ہے۔ ان کے علاوہ نتائج التقلید کے باقی تمام دلائل مندرجات کو حق وصواب جانتے ہوئے بذریعہ السہم الحدید صدق دل سے تصدیق فرما چکے ہیں۔ اس نوازش کا بہت بہت شکریہ۔ عنقریب آپ کے اختلاف وشبہات کا بفضلہٖ تعالیٰ ازالہ کر دیا جائے گا۔

اکابر دیوبند کا مذہب (نامی رسالہ) اور رسالہ عقیدہ حیات النبی ﷺ کتاب وسنت کی روشنی میں ہدیۃً عرض ہیں۔

امید کہ جواب سے مطلع فرما کر ممنون فرمایا جائے گا فقط والسلام

آپ کا مخلص

فقیر الی اللہ حکیم محمد اشرف عفا اللہ تعالیٰ عنہ

دار الاشاعت اشرفیہ سندر موکل ضلع لاہور

مصنف السہم الحدید کی ذہنی شکست (عدم جواب) سے مایوس ہو کر حضرت گکھڑوی صاحب سے کچھ کہنا ہی لاحاصل سمجھا گیا۔ کیوں کہ کہا گیا ہے ؎

حباب بحر کو دیکھو کہ کیسے سر اٹھاتا ہے ۔۔۔ تکبر وہ بری شے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوابات کی کہانی
مدعیان جواب کی زبانی

نتائج التقلید کی تردید کا دعوے کرنے والے دوستوں نے اپنے جوابی افسانوں میں نتائج التقلید کے حقائق کا کیا جواب دیا۔ اور کیا کچھ کمالات دکھائے ہیں۔ ان کا ماحصل خود ان کے جوابی منصوبہ کے لفظوں میں ملاحظہ فرمائیے۔

السہم الحدید ص ۲ و ۱ مصنف السہم الحدید خطبہ کے بعد اپنے فطری جوہر دکھاتے ہوئے پوری تعلّی سے لکھتے ہیں۔ حضرات قارئین نے شاید نتائج التقلید نامی کتاب کو پڑھا ہوگا جس کو حکیم محمد اشرف سندھو بلوی نے تالیف کیا ہے۔ حکیم صاحب اس تالیف میں تقلید کے بُرے نتائج سے بحث کرنا چاہتے ہیں مگر کتاب کو پڑھ کر تعجب ہوا کہ اصل موضوع کے ساتھ حکیم صاحب کی کتاب کو یا تو بالکل تعلق نہیں ہے۔ یا اگر ہے تو بہت کم تعلق ہے۔ بلکہ اس کتاب کی نمایاں خصوصیت یہ ہے۔ کہ احناف کے خلاف عموماً اور علمائے دیوبند کے خلاف خصوصاً اس میں دل کھول کر طعن و تشنیع کی گئی ہے۔ اگر احناف کو جھوٹ باندھنے اور افترا کرنے جیسے دنائم کے الزام سے یاد کرنا تقلید کے بُرے نتائج ہیں۔ تو علما احناف کی طرح امام شافعیؒ امام مالکؒ امام احمدؒ کی بھی فقہاء اور محدثین نے تقلید کی ہے مگر تمام کتاب میں حکیم صاحب نے صرف امام ابو حنیفہؒ کے مقلدین کو جھوٹ اور افتراء کا مجرم گردانا ہے۔ اور شوافع و حنابلہ مالکیہ مقلدین علما کو معاف کیا ہے۔ حالانکہ وہ حنفیوں کی طرح اپنے اماموں کے ویسے ہی مقلد ہیں میں سمجھتا ہوں۔ کہ حکیم صاحب کے باطن میں صرف حنفیوں کے خلاف بُغض اور تعصب کے جذبات ہیں۔ اور اس پر ستم ظریفی یہ کہ حکیم صاحب کے ہم خیال غیر مقلدین کے گروپ کے اہل علم نے اس کتاب پر تقریظ لکھتے ہیں اس قسم کے طبعی ذوق کا اظہار کیا ہے۔ اس سے یہ اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ اس گروپ کے اہل علم بھی علما احناف کے خلاف الزام تراشیوں اور زبان درازیوں میں خوشی اور لذت محسوس کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب کا منصوبہ یوں پیش کیا ہے | میں حکیم صاحب (نتائج التقلید) کے جارحانہ اقدامات کے دفاع میں اس تحریر (السہم الحدید) کو تین حصوں میں تقسیم کرتا ہوں۔

ا۔ پہلا حصہ امام ابوحنیفہ کے علم و اجتہاد کے بیان اور حکیم صاحب کے تفوہات کے متعلق ہے۔

ب۔ اور دوسرے حصہ میں اجتہاد و تقلید اور قیاس کا ذکر کروں گا۔

ج۔ تیسرے حصہ میں حکیم صاحب کے ان اعتراضات کا جواب لکھوں گا جو موصوف نے صاحب ہدایہ پر وارد کئے ہیں۔" انتہی،

مقام حضرت امام ابوحنیفہؒ ص۱۳ | حضرت گکھڑوی صاحب اپنی محدثیت و فنی کمالات کا مظاہرہ فرمانے کے بعد اپنے جوابی منصوبہ کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

غیر مقلدین حضرات نے جو بخیال خویش باشتراکت غیرے اہلحدیث ہونے کے واحد ٹھیکیدار بنے ہوئے ہیں عوام کو یہ باور کرانے کا جامع منصوبہ تیار کر رکھا ہے۔ کہ حضرت امام ابوحنیفہؒ اور آپ کے اصحابؒ اور کتب فقہ حنفی پر تحریراً و تقریراً خوب برس کر یہ سطح ہموار کی جائے کہ امام ابوحنیفہؒ تو حدیث میں ضعیف اور کمزور تھے۔ ان کا سرمایہ ہی صرف سترہ حدیثیں تھیں اور ان کو ائمہ حدیث میں شمار کرنا غلط ہے وغیرہ وغیرہ۔ لمعہ شمع محمدی اور حقیقت الفقہ وغیرہ کتابیں اس پر عرصہ سے شائع ہو چکی ہیں۔ اور یہ سب بے بنیاد دعاوی ان میں مذکور ہیں۔ مگر نتائج التقلید کے نام سے ان کی ایک مرکزی کتاب اب کچھ عرصہ سے شائع ہوئی ہے۔ جس پر ان کی ثنائی اور روپڑی پارٹی کے تقریباً سبھی حضرات کی تصدیقات موجود ہیں فریق ثانی چونکہ اس طرز و طریق سے لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے اور حضرت امام ابوحنیفہؒ اور آپ کے اصحاب اور کتب فقہ حنفی سے عوام کو متنفر کرنے پر ادھار کھائے بیٹھا ہے۔ اس لئے ہم نے اس کتاب کا نام ہی مقام حضرت امام ابوحنیفہ تجویز کیا ہے۔ اور پورے بسط کے ساتھ ہم نے ٹھوس حوالجات نقل کئے ہیں۔

ہم نے محض علمی مناقشہ کیا ہے۔ مؤلف نتائج اور اس کے اکثر تصدیق کنندگان حضرات کی سوقیانہ اور دل آزار زبان و لہجہ اختیار نہیں کیا شاید اس انداز میں بھی کوئی زندہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دل جواب دینے کے لئے میدان میں نکل آئے۔ ص۱۴

ماحصل تہذیب و شرافت اور تقویٰ و روحانیت کے مدعی دوستوں نے نتائج التقلید اور اہلحدیث کے خلاف بالاتفاق اور بکمال سادگی معصومانہ انداز میں جو احتجاج اور شکوہ کیا ہے اگرچہ آپ کے سامنے ہے تاہم اس کا ماحصل عرض کرنے کی اجازت دیجئے۔ اور انصافاً اس پر غور فرمائیے۔

۱۔ اہلحدیث الزام تراشی اور سوقیانہ زبان ولہجہ کے عادی ہیں۔

۲۔ اہلحدیث امام ابو حنیفہؒ کی توہین و تحقیر کے خوگر ہیں۔

۳۔ اہلحدیث اسلامی فقہ کے منکر اور فقہ حنفی کے بخیئے ادھیڑنے کے درپے ہیں۔

دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو الزام تراشی اور سوقیانہ زبان ولہجہ نور دیوبندی دوستوں کے عائد کردہ قبیح ترین جرموں سے محفوظ رکھے۔ اور اخلاق فاضلہ (اسوہ حسنہ) سے بہرہ ور فرمائیے۔

الزام تراشی وغیرہ مغالطہ کا واضح پول

ہمارے واجب الاحترام دوستوں نے دیوبندیوں کو خوش اور اہلحدیث سے متنفر و بیزار کرنے کی غرض سے اہلحدیث پر الزام تراشی وغیرہ مذموم خصائل کا جو الزام عائد کیا ہے۔ یہ سراسر غلط ہی نہیں بلکہ کھلم کھلا افترا اور مشہور ضرب المثل

الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے

کا مجسم نمونہ ہے۔ اس لئے کہ اہل حدیث کو تو کسی حال بھی الزام تراشی اور زبان درازی وغیرہ کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ تو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نقش قدم پر خالص کتاب و سنت کی اتباع کے جذبہ سے سرشار ہر مسلمان کو بھی دعوت دیتے چلے آرہے ہیں ؎

ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار   مت دیکھ کسی کا قول و کردار

جب اصل ملے تو نقل کیا ہے   ہاں وہم و خطا کو دخل کیا ہے

الزام تراشی کی تاریخ اللہ ہم دل الزام تراشی وغیرہ بخس کردار کی تاریخ بیان کرتے ہوئے قرآن مجید میں فرماتے ہیں کہ نسل انسانی میں الزام تراشی اور سوقیانہ زبان و لہجہ کی ابتداء اس عہد و قرن سے ہوتی ہے جب سے ابلیس نے تقلید کو بنی نوع انسان میں رواج دیا چنانچہ قوم نوح کا تقلیدی جذبہ کہئے یہ اپنے تقلیدی مذہب کے خلاف ایک لفظ بھی سننے کو ناپسند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ناجائز بلکہ سراسر غلط ماننے کی حقیقت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ تقلیدی جذبہ سے مدہوش وہ جنید یہی کہتے تھے۔

"ماسمعنا بھذا فی اٰبائنا الاولین" (پ۱۸ سورہ مومنون رکوع ۲)

(اکابر قوم نوح نے کہا) اے نوح! جس مذہب کی تو ہمیں دعوت دیتا ہے اس کا ذکر و تذکرہ ہم نے باپ دادا سے قطعاً و ہرگز نہیں سُنا۔ (لہٰذا ہم تیرے کہنے پر آبائی دین کو نہیں چھوڑ سکتے)

مطلب واضح ہے کہ مقلدین قوم نوح اپنے اسلاف ہی کے مذہب کو دین حق یا اصل اسلام مانتے اور اس کے خلاف نوح کی دعوت توحید کو غلط و باطل جانتے ہوئے نوح علیہ السلام اور ان کے متبعین کرام کے خلاف جس زور و شور کے ساتھ الزام تراشی وغیرہ مذموم کردار کو بروئے کار لائے قرآن مجید نے اسے یوں نقل کیا گیا ہے۔

مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ ۚ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ

(پ۱۲ سورہ ہود رکوع ۳)

۱۔ اے نوح ہم تجھے اپنے جیسا انسان ہی تو دیکھتے ہیں۔ (پھر تیری اطاعت کریں تو کیوں؟)

۲۔ ہم دیکھتے ہیں کہ تجھ پر ایمان لانے والے (بڑے بڑے سرمایہ دار نہیں بلکہ) ہماری قوم کے رذیل تر اور موٹی عقل کے لوگ ہیں۔

۳۔ ہم یہ بھی دیکھ رہے کہ تجھے ہم پر کوئی خاص فضیلت بھی میسر نہیں۔

پُرزور دھمکی مذکورہ ہجو الزام تراشی و طعنہ بازی کے بعد مقلدین نے حضرت نوح علیہ السلام کو جو آخری اور پُرزور دھمکی دی۔ قرآن مجید نے اُسے یوں نقل فرمایا ہے:۔

لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ۝

(پ ۱۹۔ سورہ شعراء رکوع ۶)

اے نوح اگر تُو اپنی دعوت توحید سے باز نہیں رہے گا۔ تو یاد رکھ تجھے سنگسار یعنی پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا جائے گا

آخری مطالبہ مذکورہ بحث و مباحثہ اور پُرزور دھمکی کے بعد مقلدین قوم نوح نے بالآخر حضرت نوح سے جو آخری مطالبہ کیا۔ اسے بیان کرتے ہوئے اللہ عزوجل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں انھوں نے کہا ۔" اے نوحؑ ہم اپنے آباؤ اجداد کی تقلیدی مذہب کو تو کسی قیمت اور کسی حال میں بھی چھوڑنے پر آمادہ نہیں ۔ لہذا اے نوحؑ قد جادلتنا فاکثرت جدالنا فأتنا بما تعدنا ان کنت من الصادقین (سورہ ھود) تو نے ہمارے ساتھ بہت طویل اور بے حد زیادہ جھگڑا کیا ۔ لہذا مزید جھگڑے کی ضرورت ہی نہیں ۔ بس جس عذاب کا تو ہمیشہ ڈر اور اکثر دھمکی دیتا ہے ۔ وہ اگر برپا کر سکتا ہے تو جلد از جلد برپا کر دے ۔

قرآن مجید کی ناطق آیات نے واضح کر دیا کہ الزام تراشی ، مارپیٹ اور قتل وغیرہ کی دھمکی دینا یہ اہل حق کا شیوہ نہیں ۔ بلکہ یہ تمام کمال منحوس تر اور مذموم ترین کردار مقلدین ہی کی اختراع اور ایجاد ہے ۔ دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ الزام تراشی اور سوقیانہ زبان و لہجہ کی اصل محرک (یا موجد) یا بانی اور داعی صرف تقلید اور تقلید ہی ہے ۔

اہل کتاب مذکورہ تقلید کو اہل جاہلیت کی تقلید اور مقلدین کو مقلدین اہل جاہلیت کہا جاتا ہے اور مقلدین کے اس گروہ نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اُن کے متبعین کرام کے ساتھ جس بے رحمی ، خندہ گردی کا مظاہرہ کیا ۔ اور الزام تراشی کا جو ثبوت بہم پہنچایا ہے ۔ وہ تاریخ کا انتہائی بھیانک ، لرزہ خیز اور شرمناک باب ہے ۔ چنانچہ مقلدین کا یہ گروہ بدستور اہل حق کو اپنی چیرہ دستیوں اور مظالم کا تختہ مشق بنائے چلا آ رہا تھا کہ تاریخ نے کروٹ لی اور مقلدین کا ایک دوسرا گروہ نمودار ہوا ۔ جسے قرآن مجید نے اہل کتاب کے نام سے ذکر کیا ہے ۔ اس گروہ نے انبیاء علیہم السلام اور ان کے تابعداروں پر جو ظلم و ستم ڈھائے ۔ اور الزام تراشی کا جو ریکارڈ قائم کیا ۔ اس سے مقلدین اہل جاہلیت بھی شرمندہ و نادم ہو کر رہ گئے ہیں ۔ چنانچہ کتاب و سنت میں مقلدین اہل کتاب کے مظالم و سفاکیوں کا تذکرہ جس تفصیل و صراحت سے کیا گیا ہے ۔ اظہر من الشمس ہے ۔

متحدہ محاذ مقلدین کے مذکورہ دونوں گروہ اگرچہ اپنی اپنی جگہ الگ تھلگ اپنے اپنے مذاہب پر رہی کار بند اہل حق کو بجور و جفا کا نشانہ بناتے چلے آئے ۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ تمام انسانی آبادی کے لئے رہتی دنیا تک کے رسول مبعوث ہوئے بنا برین جب حضورؐ نے دونوں گروہوں کو اپنی رسالت اور توحید کی یکساں دعوت دی ۔ تو دونوں گروہوں نے آپ پر الزام تراشی اور زبان درازی کی جس طرح دیوانہ وار یلغار کی ، اور جس وجہ آپؐ کے خلاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے باعث ہوئے۔ اس سے الزام تراشی زبان درازی اور جور وجفا کے گذشتہ تمام ہتکانڈے کالعدم ہو کر رہ گئے۔

ماحصل گذشتہ بیان اور حقائق وشواہد سے روز روشن سے بھی بڑھ کر آشکارا ہو چکا ہے۔ کہ الزام تراشی زبان درازی کہیے یا اہل حق کے ساتھ لڑائی جھگڑا وغیرہ تمام فسادات کی اصل محرک صرف یہی تقلید ہی ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں سمجھیے۔ کہ الزام تراشی وغیرہ تمام فتنوں کا ظہور صرف حضرات مقلدین ہی کے وجود نامسعود سے برپا ہوا ہے۔

مقلدین کا تیسرا گروہ گذشتہ مقلدین کے دونوں گروہوں کے حالات سے آپ آگاہ ہو چکے اب تیسرے گروہ کے ظہور وخروج کی حقیقت ملاحظہ فرمائیے اللہ عزوجل نے بالآخر اپنے فضل وکرم سے اپنے رسول کو کامیاب فرمایا۔ اور مقلدین کے دونوں گروہوں کو اس درجہ شکست دی۔ کہ اہل جاہلیت اور کتابی مقلدین کے نجس وجود سے جزیرۃ العرب کو اس درجہ پاک کر دیا کہ ان کا نام ونشان بھی نہ رہنے دیا۔

مقلدین کی اس ناکامی وشکست سے شیطان مردود چونکہ مبہوت ہو کر رہ چکا تھا۔ پس اس مبہوتی ہی کے عالم میں مقلدین کے تیسرے گروہ کو خود اسلامی لباس وبہروپ میں جنم دینے کی کوشش کی۔ اور وہ بالآخر اپنی اس سعی میں اس درجہ کامیاب ہو گیا۔ کہ مسلمان مقلدین اہل کتاب کا اس قدر مجسم نمونہ ثابت ہوئے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ارشاد فرمودہ پیشگوئی لتتبعن سنن من کان قبلکم الحدیث۔ لفظاً بلفظ ہی نہیں بلکہ حرف بحرف عملی صورت میں ظاہر وثابت ہو چکی ہے۔ بلکہ یوں سمجھیے۔ کہ مسلمان مقلدین نے تقلیدی پارٹ ادا کرتے ہوئے اہل کتاب کو بھی ایسا شرما دیا ہے۔ کہ وہ تصویر حیرت ہو کر رہ گئے ہیں۔

بوکھلاہٹ نتائج التقلید میں تقلید کے ام الضلال ہونے کی تصریح ووضاحت بیان کرتے ہوئے اس پر زمخشری جیسے رکن مذہب حنفی کے مندرجہ ذیل شعر سے جو استشہاد کیا گیا ہے گکھڑوی صاحب اس سے بہت زیادہ تلملائے ہیں۔ اور ان کو بے حد بوکھلاہٹ ہوئی۔ مگر یہ چونکہ حقیقت ومشاہدہ ہے۔ لہٰذا ایک نظر ملاحظہ فرماتے چلیے ؎

وان کان للضلال ام فالتقلید امہ
فلا جرم ان الجاھل یؤمہ

گمراہی کی اگر کوئی اصل (والدہ) ہو سکتی ہے۔ تو وہ یقیناً تقلید اور تقلید ہی ہے۔ پس یاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھو اور آگاہ رہو۔ کہ تقلید صرف جاہل ہی کا شیوہ و شعار ہے۔

نور ایمان کو جلاء زمخشری کے قول فیصل کی تشریح و وضاحت کیجئے یا نور ایمان کو جلا دینے کے لئے جذبہ اتباع کتاب و سنت سے سرشار عارف باللہ کا ایک شعر بھی سنتے ہی چلیئے ؎

فاھرب عن التقلید فھو ضلالۃ
ان المقلد فی سبیل الھالک

تقلید کے تو نام تک سے بھی بھاگ کیونکہ یہ سراسر گمراہی ہے گوش ہوش سے سن لے۔ کہ مقلد ہلاکت کے راستہ پر ہے۔

مقلد کی فطرت تاریخ و مشاہدہ بتا رہے ہیں کہ مقلد بزرگ کی فطرت یہ ہے۔ کہ وہ اپنے معتقداء کے قول و عمل یا طریق و مذہب کے سوا کسی دوسرے مسلک کو کسی حال بھی گوارا نہیں کرتا مقلدین اہل جاہلیت کو تو جانے دیجئے کیونکہ ان کی باہمی مخالفت اور ضد و عناد یا جھگڑا و فساد تو ان کی جہالت و نافہمی کا موجب قرار دیا جا سکتا ہے مگر اسکے برعکس جب مقلدین اہل کتاب کا تاریخی جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ بنی اسرائیل کی ٹکڑی بازی اور باہمی فساد بھی مقلدین اہل جاہلیت سے کچھ کم نہیں اور عیسائیت کی تقلید پرستی کا تو یہ عالم کہ ان کے گرجے و مدارس و خانوادے ہی علیحدہ نہیں بلکہ کیتھولک اور پروٹسٹنٹ تو ایک دوسرے کا پڑوس بھی گوارا نہیں کرتے حتیٰ کہ ان کے قبرستان تک بھی الگ تھلگ ہیں

ہنود ہندوؤں کے تقلیدی جنون و فساد کا یہ حال کہ بدھ اور جین مت اگرچہ ہندوا اور ہندوستان ہی کی پیداوار ہیں مگر سناتن دھرمیوں نے ان کا ہندوستان رہنا ہی گوارا نہیں کیا بنا بریں یہ لوگ برہما۔ چین اور جاپان وغیرہ میں جا آباد ہوئے۔

مسلمان مقلدین مذکورہ گروہوں کے مقلدین کی باہمی مخالفت اور خون خرابہ تو کفر و شرک کی نحوست قرار دے کر نظر انداز کیا جا سکتا ہے مگر جبکہ مسلمان مقلدین کی تاریخ کا گہرا جائزہ لیا جائے تو اظہر من الشمس ہو جاتا ہے کہ مقلدین اہل جاہلیت و اہل کتاب اور ہندو گروہوں کی باہمی بغض و عناد و خون خرابہ اور ملک بدر کرنے وغیرہ کی اصل وجہ کفر و شرک نہیں بلکہ یہ سب تقلید کا کرشمہ اور مقلد بزرگ کی فطرت کا تقاضہ ہے اس لئے کہ مسلمان مقلدین جب اپنے کو قرآن مجید کی آیۃ انما المومنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم[1] اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد المسلم اخو المسلم الحدیث بلکہ المسلمون کجسد الواحد الحدیث کا عامل و پابند بلکہ مظہر و

---

[1] سورہ حجرات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمونہ ہونے کے باوجود ایک دوسرے سے صرف لڑتے جھگڑتے اور مساجد و مدارس ہی میں الگ تھلگ نہیں۔ بلکہ بیت اللہ شریف میں پہنچ کر بھی علیحدہ علیحدہ مذاہب کی شکل میں چاروں مصلوں پر ایک ہی نماز کے لیے صف آرا ہو کر نماز پڑھنے کو خالص اسلام مانتے اور اپنی اپنی نماز کو موجب ثواب و نجات جانتے ہیں۔ تو کفر و شرک کا گلہ و شکوہ ہی کیا ہو سکتا ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ اخوان التوحید نجد یا مرحبا حکومت سعودیہ ایدہ اللہ بنصرہ نے اگرچہ مسلمان مقلدین کی مذکورہ تقلید پرستی کو حرف غلط کی طرح مٹا کر اولاً مقلدین کی بیک وقت چاروں مصلوں پر چاروں جماعتوں کو جرم و موجب سزا قرار دے کر حکماً قانوناً ختم کر دیا۔ اور بالآخر توسیع حرم کی ذیل چاروں مصلوں کے منحوس وجود کو (جو حضرات مقلدین کی باہمی بغض و عداوت اور خون خرابہ کا مجسم نمونہ اور مقلدین کی حالت زار کا ماتم کر رہے تھے) جڑ بنیاد سے اکھاڑ کر پھینک دیا۔ جزاہ اللہ خیر الجزاء

غیور و ایماندار حکومت نے اگرچہ تقلید کی نجاست سے بیت اللہ شریف کو عملاً صاف کر دیا مگر حضرات مقلدین کی باہمی بغض و عناد و گروہ بندی و خون خرابہ وغیرہ کو تاریخ کسی حال بھی فراموش نہیں کر سکتی۔

حنفی شافعی اتحاد و محبت

حنفی مقلدین اگرچہ زبانی کلامی اپنے کو شوافع وغیرہ کے ہمراہ باہم متفق و متحد بلکہ شیر و شکر اور یک جان چار قالب کا مظہر و مصداق ماننے اور اہل السنت والجماعت کا ایک فرقہ قرار دیتے آ رہے ہیں چنانچہ دیوبندی حکیم الامت حضرت تھانوی صاحب کا یہ فتوی و نعرہ یا اتحاد و اتفاق کا دعوے ہم فتاوے اشرفیہ سے نتائج التقلید کے باب چہارم تو ہین بزرگان کا نمونہ کی ذیل صہ۱۴ میں بلفظہ نقل کر چکے ہیں تاہم بطور یاد تازہ ایک نظر ملاحظہ فرمانے ہی چلیے۔

ہمارا نزاع غیر مقلدین سے فقط بوجہ اختلاف فروع و جزئیات کے نہیں ہے اگر یہ وجہ ہوتی تو حنفیہ شافعیہ کی کبھی نہ بنتی۔ لڑائی دنگہ رہا کرتا۔ حالانکہ ہمیشہ سے صلح و اتحاد رہا ہے۔

تھانوی صاحب

کے اس دعوے کی اصل حقیقت اور صحیح حیثیت اگرچہ ہم نتائج التقلید ہی میں آشکار کر چکے ہیں لیکن یہاں اس دعوے کو ذرا واقعات کے رنگ میں عرض کرنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ لہذا بغور و توجہ سے سنیے:۔

غزالی نامہ

امام سیوطیؒ نے اگرچہ تاریخ الخلفاء میں حنفی شافعی نزاع و فساد کو مجمل طور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو اشارۃً بیان کرکے اولاً حنفی و شافعی قاضیوں کے الگ الگ تقرر اور بالآخر چاروں مذاہب کے علیحدہ علیحدہ چار قضاۃ کی تقسیم کی تصریح فرمائی ہے۔ مگر اس سے چونکہ حنفی دوستوں کی تسلی ناممکن ہے اس لئے ہم غزالی نامہ جیسی مشہور و معروف کتاب کے شائع شدہ اردو ترجمہ سے حنفی شافعی اتحاد و اتفاق اور اخوت و مودت کے چند واقعات ہدیہ ناظرین کرکے انصاف کی اپیل کرتے ہیں۔ ڈاکٹر[1] جلال ہمائی جو معروف ایرانی مورخ ہیں اپنی مایہ ناز تحقیقی تصنیف غزالی نامہ میں منقصات عصر غزالی کے عنوان کی ذیل میں رقمطراز ہیں:-

فرق چہارگانہ خصوصاً مابین حنفی و شافعی جملہ بلاد اسلامی میں عام طور پر اور بالخصوص خراسان و اصفہان یعنی سلاجقہ کے مرکز و پایہ تخت میں اس عہد کے اندر پوری شدت کے ساتھ موجود تھے لیکن عہد غزالی میں تو یہ نقطہ عروج پر پہنچ گئے۔ ... اس زمانہ میں تحصیل علوم و معارف مذہبی کا دور دورہ تھا۔ اور مسائل دینی کے شیوع و رواج نے رقابت مذہبی کو تقویت پہنچائی۔ اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ علماء و فقہاء اور رؤسائے مذاہب مختلفہ کے درمیان مجادلات و مناقشات شروع ہو گئے۔ ایسا بھی ہوتا کہ یہ مناقشات جو علماء کے مابین دائر تھے۔ مجادلہ علمی کی حد سے تجاوز کرکے جماعت بندی و تخریب کی صورت اختیار کر لیتے پھر فتنہ و فساد شروع ہو جاتا اور کشت و خون تک سے دریغ نہ کیا جاتا۔ اس عہد کی تاریخ ان حوادث سے مملو ہے (غزالی نامہ ص۲۳، ۲۴ مطبوعہ علمی پرنٹنگ پریس لاہور ۱۹۶۶ء)

اس عہد کی زندہ یادگار حنفی شافعی نزاع و اختلافات بلکہ شافعیت کو حنفیت پر غالب و حق ثابت کرنے کی اس عہد میں جو تحریک چلی اس کی مجسم و زندہ یادگار امام الحرمین متوفی ۴۷۸ھ کی ناطق فیصلہ کن تصنیف مغیث الخلق ہمارے سامنے ہے چنانچہ اس کے مندرجات کے صرف دو واقعات (۱) قاضی ابو یوسفؒ کا امام شافعیؒ سے مدینہ منورہ میں خلیفہ ہارون رشید اور عالم مدینہ کی موجودگی میں ہو فیصلہ کن مناظرہ ہوا (۲) اور قفال مروزیؒ نے سلطان محمود غزنوی کے دربار اور مشاہیر فقہاء احناف و شوافع کی موجودگی میں مذہب حنفی شافعی کی کم از کم جائز نماز کا جو نمونہ پڑھ دکھایا وہ بلفظہ آئندہ اوراق میں آرہے ہیں۔

عہد غزالی کے اختلافات مذہبی جلال ہمائی صاحب زیب عنوان سرخی کی ذیل مقلدین کے خرابہ پر خون کے آنسو بہاتے ہوئے لکھتے ہیں

---

[1] ڈاکٹریٹ P.H.D

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچویں صدی ہجری میں فرق اسلامی کے اختلافات نے مکمل طور پر ظہور کیا اور ان مشاجرات نے نوبت کشت و خون اور خانہ جنگی تک پہنچا دی۔ (غزالی نامہ ص۶)

جامعہ ازہر اور نظامیہ بغداد

ہمائی صاحب ان دونوں مدرسوں کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

خود سنی فرقے شافعیہ حنفیہ حنبلیہ اور مالکیہ سخت رزم و پیکار باہمی میں مصروف تھے (ذرا آگے چل کر مزید لکھتے ہیں) شافعیوں کا حنفیوں سے شدید اختلاف اور اشعریہ کا معتزلہ سے محاربہ بیشتر بلاد اسلامی میں اور خاص طور پر خراسان اصفہان میں بہت خطرناک صورت اختیار کر گیا اور اسلامی فرقوں کے مابین سخت دشمنی پیدا ہو گئی (ص۲۵ غزالی نامہ)

حرب عقاید کے المناک نمونے

ہمائی صاحب اس عنوان کی ذیل لکھتے ہیں:۔

عبد الملک حنفی المذہب تھا شیعوں سے عموماً اور اہل سنت کے فرقہ شافعی سے خصوصاً سخت کد رکھتا تھا۔ چنانچہ الپ ارسلان بھی ان فرقوں سے سخت برہم و بیزار ہو گیا۔ اور اس نے حکم نافذ کیا کہ مساجد کے منبروں پر شیعوں اور اشعریوں پر لعنت بھیجی جائے۔ اس وجہ سے حنفی شافعی اشعری فرقوں کے درمیان سخت غوغا آرائی اور فساد انگیزی خراسان میں شروع ہو گئی شافعیہ چونکہ مذہبی اصول (عقائد) کے اعتبار سے اشعری ہیں۔ بدترین طور پر ہدف مصائب بنے عبد الملک اور سلجوقی بادشاہ کی شہ پاکر اوباشوں اور غنڈوں نے بھی شافعیوں کی زندگی اجیرن کر دی۔ اور اس فرقہ (شافعیہ) کی ایذا رسانیوں میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ اس فرقہ کے (مشاہیر) فقہاء علماء مانند ابو المعالی جوینی و امام قشیری اور دوسرے اصحاب نے (مجبور و ناچار ہو کر) درس و خطابت سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ ابو اسماعیل موفق نے عبد الملک (حنفی) سے کہا۔ کہ جس فتنہ کو آپ ہوا دے رہے ہیں اس کا انجام بخیر نہ ہو گا۔ لیکن (اس کے باوجود بھی) شافعیہ کے (مشاہیر) چار اصحاب و بزرگ ابو سہل بن موفق۔ امام الحرمین (جوینی) و (امام) قشیری و رئیس فراتی جلاوطن (ہی) کر دیئے گئے اس پر ہنگامہ برپا ہوا (جس کے نتیجہ میں) رئیس فراتی و قشیری کو نذر زنداں (جیل میں بند) کر دیا گیا۔ امام الحرمین کرمان سے ہوتے ہوئے حجاز چلے گئے۔ اور چار سال تک وطن سے دور رہے۔ ابو سہل نواحی نیشاپور میں روپوش ہو گئے۔ اور باخرز میں ایک جماعت (اپنے حامیوں) کی تیار کر کے فراتی و قشیری کو رہا کرانے کے لئے نیشاپور پر حملہ آور ہوئے۔ اور وہاں کے حاکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ڈٹ کر جنگ کی۔ آخر کار خواجہ نظام الملک طوسی نے فتنہ (حنفیت) کی اس بھڑکتی ہوئی آگ کو ٹھنڈا کیا۔ (غزالی نامہ ص۶۵)

امام غزالی کے قتل کا فتوے مذکورہ چاروں مشاہیر شوافع احناف کی خواہش پر حنفی حکمرانوں نے ملک بدر اور قید کرنے پر ہی اکتفا نہ کیا۔ مگر امام غزالی کا شہرہ اور دبدبہ عالمگیر تھا۔ اس لئے حنفی مشاہیر نے غزالی کو حلال الدم قرار دیکر ان کے قتل کا فتویٰ بھی دے ہی دیا۔ چنانچہ ہمائی صاحب مذکورہ تاریخی فتویٰ پر خون کے آنسو بہاتے ہوئے لکھتے ہیں :۔ غزالی طریقہ شافعی کے منتسبین میں سے تھے فقہاء حنفی اور دیگر فرق مذہبی جو خراسان اور دوسرے بلاد اسلامی میں پھیلے ہوئے تھے۔ ان لوگوں نے اختلافات مسلک وطریقہ اور زیادہ تر بغض وحسد کے باعث ایسی معاندت (دشمنی) پر اتر آئے (بزاحکومت سے) ان کے حکم قتل کا مطالبہ کرنے لگے (غزالی نامہ ص۱۹۶) حاشیہ میں بحوالہ مجالس المومنین لکھا ہے مفتیان حنفی نے ان کے قتل کا فتوے دیا۔ لیکن اس پر عمل درآمد نہ ہو سکا۔

متحدہ ہندوستان کے مشاہیر احناف کی عطر بیز گل افشانی اگرچہ حنفی بزرگوں کی شافعیت سے مذکورہ اخوت ومحبت اور نتائج التقلید کے باب چہارم میں مذکورہ احناف کی الزام تراشی اور توہین بزرگان کی طویل طویل فہرست کی موجودگی میں مزید کچھ عرض کرنے کی ضرورت نہ تھی مگر مصنف نظام ابوحنیفہ رح اور صاحب السہم الحدید نے چونکہ نتائج التقلید سے خیرہ ہو کر یا عمداً آنکھ بند کرتے ہوئے الزام تراشی وزبان درازی میں لکھنو کی بھٹیارینوں کو بھی شرمندہ کرنے کے باوجود اہلحدیث (نتائج التقلید) پر الزام تراشی وغیرہ الزام عائد کرکے اپنی آخرت کو برباد کیا ہے۔ مگر ہم ان کی زبان درازی وغیرہ سے صرف نظر بمصداق

ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں

صرف ان کے اکابر یا متحدہ ہند کے مشاہیر احناف کی شیریں مقال یا اہل حدیث پر عطر بیز پھولوں کے ڈونگرے برسانے کا منظر پیش کرنے کی اجازت چاہتے ہیں۔

لہٰذا طبیعت کو قابو میں رکھ کر اور دل کو تھام کر پورے ضبط وسکون سے ملاحظہ فرمایئے۔ اور اکابر دیوبند اور مشاہیر احناف کے خلوص وللہیت اور علم واخلاق کی داد دیتے ہوئے اسوۂ حسنہ کی ذیل سلف صالحین کے نقش قدم پر ان کے حق میں نیک دعا فرمایئے۔ کیونکہ ان بزرگوں سے یہ سب کچھ صرف تقلیدی زہر کی بے ہوشی میں سرزد ہوا ہے۔ پس بلا ملال اور ٹھنڈے دل سے مشاہیر احناف کے مقدس ملفوظات سنئے

متحدہ ہند کے نامور ترجمان حنفیت مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی اپنے عہد کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ نامور اور معروف حنفی بزرگ ہیں۔ کہ اگر ان کو اپنے عہد کا حنفی مجدد کہدیا جائے تو مبالغہ نہیں۔ بلکہ خوش عقیدہ اہل حدیث ان کو منصف مزاج محقق حنفی مانتے ہیں۔ مگر تقلیدی نحوست سے ملوث انھوں نے اہلحدیث پر جو گندا کیچڑ پھینکا ہے۔ خود ان کی ہی مایہ ناز محققانہ تصنیف آثار المرفوعہ سے ملاحظہ فرمایئے۔

ولعمری انساد هؤلا الملاحدة (ای النیچریة) وانساد اخوانهم الاصاغر المشهورین سموا انفسهم باهل الحدیث وشتان ما بینهم وبین اهل الحدیث قد شاع فی جمیع بلاد الهند وبعض بلاد غیر الهند فخربت به البلاد ووقع النزاع والعناد فالی الله المشتکی والیه المتضرع (اٰثار المرفوعه ص۲۴۵)

مجھے زندگی کی قسم کہ ملحدین نیچریہ اور ان کے چھوٹے بھائیوں جو اپنے کو اہل حدیث نام سے مشہور کر رہے ہیں۔ حالانکہ ان میں اور اہل حدیث میں بہت زیادہ فرق اور بعد ہے۔ ان کی گمراہی و بے دینی اس درجہ خطرناک و نقصان دہ ہے۔ کہ ہند اور غیر ہند کے بعض بلاد (ملکوں اور شہروں) میں ان کی وجہ سے بے حد خرابی و نزاع اور فساد برپا ہو چکا ہے پس اللہ تعالیٰ ہی سے اس کا شکوہ اور زاری ہے۔

نظم الفرائد شرح عقائد شرح عقائد نسفی حنفی مذہب کے بنیادی عقاید کی مستند و مسلمہ اور مشہور و معروف درسی کتاب ہے جس کا حاشیہ حنفی مذہب کے ایک مشہور و معروف عالم اور بہت بڑے مدرس مولوی محمد حسن سنبھلی نے لکھا ہے جو اپنے کو نسلاً اسرائیلی ظاہر کرتے ہیں۔

مطبوعہ انوار محمدی لکھنؤ ص۱۰ میں اسرائیلی صاحب نے اسرائیلیات کے جوہر دکھانے میں چوٹی کے مشاہیر آئمہ اہل حدیث یعنی شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ان کے تلمیذ ارشد امام ابن قیم اور شوکانی وغیرہم رحمتہ اللہ علیہم کی توہین و تحقیر اور بے ادبی جس درجہ کمال کر دکھائی ہے۔ وہ علمائے احناف کی للّٰہیت اسلامی اخوت دردمندی خلوص اور اخلاق فاضلہ اور علمی کمالات کا ادنیٰ ترین نمونہ بلکہ زندہ ترین شاہکار ہے چنانچہ حنفی ادب اور علم کلام کا یہ آخری مقام بھی دل تھام کر دیکھتے ہی چلیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وخلفاء هذه الملة اربعة ابن تیمیة و ابن القیم والشوکانی فیقولون ثلثة رابعهم کلبهم وانضم الیهم ابن حزم و داود الظاهری فصاروستة ویقولون خمسة سادسهم کلبهم رجماً بالغیب وخاتم المکلبین مثله کمثل الکلب ان تحمل علیہ یلهث او تترکه یلهث[1]

پہلے تو سنبھلی صاحب نے امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ پر یہ بہتان باندھا ہے۔ کہ انھوں نے مذہب حق کو باطل قرار دیا ہے۔ اور اہل سنت کی تکفیر کی ہے۔ اور اس کے بعد پھر مذکورہ تبرا بازی کرتے ہوئے روافض کا ریکارڈ مات کر دیا ہے۔

یعنے ابن تیمیہ اور ابن قیم شوکانی ابن حزم اور داؤد ظاہری رحمۃ اللہ علیہم کے ساتھ الفت و محبت رکھنے والوں کو کھلے لفظوں میں کتا قرار دیا ہے

تہذیب وشرافت کا دیوالہ

سنبھلی صاحب نے مذکورہ پر ہی اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ اہل حدیث پر بالکل غلط و صریح افترا اور بہتان عظیم باندھنے کے بعد جس طرح کھل کر سب وشتم کیا ہے۔ وہ حنفی علماء کے تہذیب وشرافت کا مجسم دائے نمونہ ہے

وخرجت علیہ من الزاویة المنفرجة طائفة باغیة کسبیة قنوجیة مجسمة متشبهة اکلة من اکسب ابضاع نسائهما محدثة ضراط البدع وفسائها (حاشیہ جلد ۲ صلا)

حاصل ترجمہ قنوجی جماعت (اہلحدیث) زاویہ منفرجہ سے نکلی ہے۔ جو حق سے باغی اور ریلیاں کمانے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے جسم ثابت کرتی اور اس کو مخلوق سے متشابہ قرار دیتی اور اپنی عورتوں کی شرمگاہوں کی کمائی کھاتی اور بدعت کے پاد آواز اور بے آواز بھی نکالتی ہے

۳۔ بانی دیوبند حضرت نانوتوی

مذکورہ حنفی مشاہیر کی گل افشانی اور اہل حدیث پر نظر عنایت کو ذہن میں رکھتے ہوئے اب حضرت نانوتوی صاحب کی کرمفرمائی ملاحظہ فرمائیں۔ احکام تراذیع کے نام سے نانوتوی صاحب

---

[1] یہ عبارت شرح التنقیح طبع ثانی تو ابن بزرگان دین دہ باب چہارم میں بھی شائع ہو چکا تہذیب وشرافت کا دیوالیہ کی رُجی اگلی عبارت حدیث ہے

[2] کہ اپنی عورتوں سے رنڈے بازی اور سوتی دیرانی عورتوں سے زنا کے جواز اور اجرت دے کر زنا کرنے پر حد سے چھٹکارہ اور اجرت کے حلال ہونے کا فتویٰ تو فقہ حنفی دیوے۔ اور عورتوں کی کمائی کھانے کا بہتان اہل حدیث پر (اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت فرمائے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ایک مختصر رسالہ ہے اس میں اہلحدیث پر گل افشانی کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

تراویح میں جو آج کل ملاؤں نے تخفیف نکالی ہے ۔یعنے بیس کی آٹھ کر دی ہیں۔
یہ بات کوئی نہیں سمجھتا۔ کہ آٹھ رکعات جو احادیث میں آئی ہیں ۔ وہ تہجد کی نماز کی رکعت ہیں۔ تہجد اور چیز ہے تراویح اور۔

(ف) نانوتوی صاحب نے نشہ تقلید اور جوش تعصب سے مدعیان ثابتین آٹھ رکعات کو بنظر حقارت ملاں کہہ کر صرف اہل حدیث ہی کی نہیں ۔بلکہ سلف وخلف علماء امت حنفی کہ خود محققین حنفیہ کی جو توہین کی ۔ اور ان سب کو جس طرح کھلم کھلا بے سمجھ قرار دے کر علما کی بے ادبی کا جو مذموم تر پارٹ ادا کیا ہے کیا علمائے امت کی اس سے بھی بڑھ کر زیادہ توہین وتحقیر کا کوئی امکان ہو سکتا ہے اور لطف وکمال یہ کہ نانوتوی صاحب کا اپنا مبلغ علم یہ ہے ۔کہ تہجد اور تراویح کو دو الگ الگ مستقل نمازیں بتا رہے ہیں ۔ ع

بریں علم ودانش بباید گریست

چنانچہ غیرت الٰہی کا تقاضا دیکھئے کہ اس توہین وتحقیر کا بدلہ خود نانوتوی صاحب کے پوتے شاگرد سید انور شاہ صاحب کی قلم سے فیض الباری شرح صحیح بخاری میں چکا دیا ہے ۔یعنے شاہ صاحب نے کھلم کھلا اعلان کیا ہے کہ تہجد وتراویح ایک ہی نماز کے دو نام ہیں جس سے نانوتوی صاحب کے دعوے باطل کا ابطال اور جہالت آشکارا ہو گئی

لطائف قاسمیہ ص۱۲ مذکورہ پر ہی بس نہیں ۔ بلکہ کسی اہلحدیث عالم نے مسئلہ تراویح پر کوئی مقالت شائع کیا ۔ اور اس کے اقتباسات کسی عقیدت مند نے نانوتوی صاحب کو بھجواتے ہوئے جواب طلب کیا ۔چنانچہ غیظ وغضب کا اظہار کرتے ہوئے جواباً لکھتے ہیں ۔

ایں چنیں بدفہماں راکہ مضامین نامہ سامی بہ عنقہ قلم او نشان است ہرگز عمل بالحدیث روا نمیداند ایں چنیں کساں من جملہ یضل بہ کثیراً ہستند والعاقل تکفیہ الاشارہ

ایسے بدفہموں اہلحدیث کے لئے حدیث پر عمل کرنا میں ہرگز جائز نہیں سمجھتا جن کی تحریر کے کچھ ٹکڑے آپ کے مکتوب میں منقول ہیں ۔یہ لوگ تو یضل بہ کثیراً یعنی بہتوں کو گمراہ کرنے والوں کے گروہ سے ہیں ۔پس عقل مندوں کے لئے یہ اشارہ ہی کافی ہے ۔

۴۔ ہبل دیوبند حضرت گنگوہی حضرت گنگوہی صاحب قافلہ دیوبند کے وہ قائد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔کہ ان کی وفات کے بعد دیوبندیوں نے جو مرثیہ پڑھا۔اس کا ایک شعر یہ بھی ہے۔

پھریں تھے کعبہ میں پوچھتے گنگو کا رستہ
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق عرفانی

نہ صرف یہی بلکہ دیوبندی شیخ الاسلام حضرت مدنی صاحب نے اپنے مایہ نازشاہکار المعروف الشہاب الثاقب ص۵ میں گنگوہی صاحب کو ابوحنیفہ الزمان جنید الدوراں۔ امام ربانی محبوب سبحانی وغیرہ مقدس ترین القابات سے یاد کیا ہے۔ اور سانقہ ہی گنگوہی صاحب کا مذہب و فتوے اہل حدیث کے حق میں یوں نقل کیا ہے۔

۱۔ فتاوی رشیدیہ میں متعدد مقامات پر حضرت مولانا گنگوہی نے طائفہ وہابیہ غیر مقلدین کو فاسق تحریر فرمایا ہے۔ اور ان کی اقتداء (میں نماز) کو مکروہ کہا ہے۔ (الشہاب ص۶۴)

۲۔ مذکورہ سے صرف نظر خود گنگوہی کی قلم (سبیل الرشاد) ایسے مشہور رسالہ یا فتوے کے مصرح الفاظ ملاحظہ فرمایئے۔ "یہ لوگ (غیر مقلدین) ھداہم اللہ تعالیٰ اس فقرہ کے معنے (مقابلہ نص و حدیث کے قیاس کرنا جائز نہیں) سے ہزاروں کوس دور ہو کر مطلب کو نہ سمجھے اور ذریعہ ابطال حق کا اور طعن ائمہ مقبولہ کا بنا کر ضلالت میں خود پڑ گئے افسوس صد افسوس ایسی نا سمجھ نے ان کو خراب کیا (سبیل الرشاد ص۳)

۳۔ کیا جہل نے جہلا (غیر مقلدین) کو خوار کیا ص۴

۴۔ پس بہ قاعدہ ان (غیر مقلدین) جاہلوں نے سن کر اول فقرہ تو پلے باندھ لیا اور مجتہد بن گئے ص۱

۵۔ الدلیل المحکم علی قرأت الفاتحہ للمؤتم

یہ حضرت گنگوہی صاحب کا مایہ ناز اور ایک معروف رسالہ ہے جو مطبوعہ مجتبائی پریس دہلی ہمارے سامنے ہے اس کے اخیر پہ رسالہ در ثبوت تقلید و لبست تراویح بھی مطبوعہ ہے اس کے ص۲۲ پر گنگوہی صاحب اہلحدیث کے خلاف زبان درازی کے جوہر دکھاتے ہوئے لکھتے ہیں۔

یقین جانئے آج کل کے عالم کل نہیں۔ تو اکثر جاہل ہی ہیں۔ بلکہ بعض عالم تو جاہلوں سے بھی زیادہ جاہل ہیں۔ دو کتابیں اردو کی بغل میں دبا کر وعظ کہتے پھرتے ہیں۔ اور علم کے نام خاک بھی نہیں جانتے۔ کم سے کم اتنا تو ہو۔ کہ ہر علم کی ہر ایک کتاب طالب علم کو پڑھا سکے۔ باقی رہی تراویح اس میں آج کل ملاؤں نے جو تخفیف نکال دی ہے۔ یعنی ۲۰ بیس کی آٹھ کر دی ہیں۔ تو ہر ایک کو بوجہ آسانی یہ بات پسند آئی ہے پر یہ بات کوئی نہیں سمجھتا کہ آٹھ رکعتیں جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث میں آئی ہیں۔ تو وہ تہجد کی رکعتیں ہیں۔ تہجد اور چیز ہے۔ اور تراویح اور چیز۔۔۔۔ مگر آج کل ایسے ان پڑھ اُمی عالم پیدا ہو گئے ہیں۔ کہ انھوں نے حضرت عمرؓ کی بھی غلطی نکالی سبحان اللہ! یہ منہ اور مسور کی دال

دیوبندیوں کے محی السنۃ البیضا مولوی خلیل احمد صاحب اکابر دیوبند کے وہ معروف بزرگ ہیں جنھوں نے بحیثیت ترجمان دیوبندیت سنن ابوداؤد کی شرح بذل المجہود کے نام سے لکھی ہے۔ دیوبندی عقیدت مندوں نے بذل کے شروع میں مولوی صاحب کے حالات بھی شائع کئے ہیں۔ جن میں خصوصیت سے آپ کو ابو حنیفۃ الزمانہ کے نام سے بھی یاد کیا ہے۔ حتیٰ کہ مدنی صاحب نے اپنے شاہکار میں آپ کو امام الفقہا والمحدثین اور محی السنت البیضا کے امتیازی القابات سے بھی یاد کیا ہے۔ اس دیوبندی بزرگ کو اہل حدیث سے جس درجہ بغض و عناد ہے اس کا ادنیٰ ترین مظہر یہ ہے۔ کہ اہل الرائے کی حمایت میں فقہ حدیث کے لطائف اور احیائے سنت کا پارٹ ادا کرتے ہوئے اہل حدیث کے نامور و معروف ترین رکن ہی نہیں بلکہ رہتی دنیا تک کے قافلہ سالار حضرت المکرم شیخ المشائخ و محدث دقیقہ حضرت مولانا ابوالطیب شمس الحق رحمۃ اللہ علیہ مصنف عون المعبود شرح ابوداؤد کے متعلق بذل المجہود میں پوری جسارت سے یوں لکھا ہے۔

الا انہ فی بعض المواضع منہ استخفہ الشیطان

(بعض مقامات پر مصنف عون المعبود کو شیطان نے بہکا دیا ہے)

۱۱۔ دیوبندی شیخ الہند مولوی محمود الحسن جنہیں دیوبندی حضرات شیخ العرب والعجم اور مرشد العالم اور شیخ الہند وغیرہ معزز ترین القابات سے یاد کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنے شاہکار المعروف ایضاح الادلہ میں کتاب و سنت کی صحیح ترجمانی کا حق جس خوبی و کمال سے ادا کیا ہے۔ اس کا ادنیٰ ترین نمونہ یہ ہے۔ کہ قرآن مجید کی آیت کے نام سے ایک ایسی آیت بھی پیش کر دی ہے۔ کہ جس مضمون کی کوئی آیت بھی قرآن مجید میں ہرگز و قطعاً نہیں ہے چنانچہ وہ پوری آیت بمعہ ان کے دوسری شاہی خدمات یعنے کتب حدیث میں ترمیم و اضافہ وغیرہ نمونتہً ہم نتائج التقلید کے تیسرے باب کی فصل اوّل و ثانی میں عرض کر چکے ہیں۔ یہاں صرف ان کے اہل حدیث سے بغض و عناد کا نمونہ عرض کرنا مقصود ہے۔ لہٰذا ملاحظہ فرمایئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھتے ہیں :-

کیسا غضب ہے ۔ کہ آج کل کے اکثر نام کے عامل بالحدیث اتباع (تقلید) امام کو (تو) حرام فرمائیں اور اتباع ہوائے نفسانی کو عین سعادت تصور فرماویں ۔

"ایں خیال است ومحال است وجنوں" (ایضاح الادلہ ۳۵۰)

(غور فرمایئے کہ جو لوگ اتباع کتاب وسنت کو اتباع ہوائے نفسانی قرار دیں اور تقلید ایسی مذموم شے کو خالص اسلام تصور کریں ۔ ان سے بھی کسی بھلائی کی توقع ہو سکتی ہے)

۷۔ شیخ الاسلام حضرت مدنی صاحب مکتوبات شیخ الاسلام کے عنوان سے دیوبندی بزرگوں نے مدنی صاحب کے مکتوبات شائع کئے ہیں اور اس کتاب کو قاری طیب صاحب نے مرتب کیا ہے ۔ جس میں قاری صاحب نے مدنی صاحب کو پیشتر کے تمام اکابر سے بعض خصوصیات میں افضل و بالاتر ثابت کیا ہے ۔ دیوبند کے اس افضل ترین قائد کو اخوان التوحید نجدیہ اور بالخصوص اہل حدیث ہند و پاک سے جس درجہ بغض وعناد اور دلی کدورت اور دکھ ہے ۔ اس کا ادنے ترین نمونہ تو آپ گنگوہی صاحب کے مذہب دفتوے کے نقل کرنے کی صورت میں ملاحظہ فرما چکے اور اگر تفصیل مطلوب ہو تو مدنی صاحب کا شاہکار الشہاب ثاقب پڑھئے ۔ یا کم از کم فقیر کا مرتبہ رسالہ[1] حقیقت نما المعروف اکابر علماء دیوبند کا مذہب" حسین احمد مدنی کے قلم سے ملاحظہ فرمایئے ۔ ضیافت طبع کے لئے صرف چند اقتباس عرض کئے جاتے ہیں ۔

۱ ۔ مجدد بریلویت خانصاحب احمد رضا خان نے جوش وتعصب میں دیو بندیوں کو بدنام کرنے کی غرض سے حسام الحرمین وغیرہ رسائل میں وہابی لکھ دیا ۔ چنانچہ اس کے ازالہ کے لئے مدنی صاحب نے الشہاب الثاقب شائع کیا ۔ اور دیوبندیوں کی وہابیت سے بریت یا دیوبندیوں کی وہابی اور اہل حدیث سے نفرت وعداوت کو آشکار کرنے کی غرض سے جس طرح دکھایا ہے اس کا نمونہ ملاحظہ فرمایئے ۔

۲ ۔ صاحبو! محمد بن عبدالوہاب نجدی ابتدا تیرھویں صدی میں نجد عرب سے ظاہر ہوا خیالات باطلہ عقائد فاسدہ رکھتا تھا ۔ . . . . وہ ایک ظالم و باغی وخونخوار فاسق

---

[1] دار الاشاعت اشرفیہ سندہ بلوچی سے ہدیہ علاوہ محصول ڈاک بانٹ پیسے (۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص تھا۔ (الشہاب الثاقب ص۴۲)

۲۔ شان نبوت وحضرت رسالت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مماثل ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں (ص۴۲)

۳۔ نانوتوی صاحب کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ومدح میں چند اشعار نقل کرنے کے بعد مدنی صاحب بطور استفہام لکھتے ہیں۔

"کیا یہی حالت وہابیہ خبیثیہ کی ہے؛ کیا یہی کلمات ان کی گندی زبانوں سے نکل سکتے ہیں کیا اس قسم کی دلاویز تحریرات ان کی ناپاک قلموں سے شائع ہو سکتی ہیں۔

ہرگز نہیں! وہ خبثا تو اس قسم کی گفتگو کو معاذاللہ بدینی شرک خیال کرتے ہیں (ص۵۱)

۴۔ آگے چل کر ص۱۱۵ میں لکھتے ہیں۔

کیا یہی حال کسی خبیث وہابی کو نصیب ہوا ہے۔

تنبیہ: شاید کسی کو یہ خیال گذرے۔ کہ مدنی صاحب یہ گل افشانی تو نجدی وہابیوں پر کر رہے ہیں۔ ہندوپاک کے اہل حدیث سے تو اس کا قطعاً واسطہ ہی نہیں۔ لہٰذا اس باطل شبہ کے ازالہ کے لئے مدنی صاحب کے بالکل واضح ومصرح الفاظ سنیئے۔

۔ غیر مقلدین ہندا سی طائفہ شنیعہ کے پیرو ہیں"۔ ص۶۲

مزید صراحت: مدنی صاحب نے مذکورہ پر ہی اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ مزید صراحت سے لکھا ہے۔

۲۔ مولانا گنگوہی نے طائفہ وہابیہ غیر مقلد کو فاسق تحریر فرمایا ہے۔ اور ان کی اقتداء کو مکروہ کہا ہے ص۶۴

ماحصل: مدنی صاحب کے مصرح یا واضح اور کھلم کھلا بیان سے اظہر من الشمس ہو چکا۔ کہ دیوبندی گروہ جس نظریہ وخیال وعقیدہ سے نجدی وہابیوں کو دیکھتے ہیں۔ وہی خیال وعقیدہ اہل حدیث سے متعلق رکھتے ہیں۔ اور یہ کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ دیوبندیوں کے پیشرو شامی وغیرہ نے نجدیوں کو باب البغات میں کھلم کھلا باغی کا فرد واجب القتل لکھا ہے۔ منحوس انگریز نے جو اہل حدیث کو واجب القتل وباغی قرار دے کر ختم کرنے کی ٹھانی تھی۔ وہ دراصل حنفیت ہی کا خاص کارنامہ ہے اس حقیقت سے آشنا ہونے کے بعد بھی جو اہل حدیث دیوبندیوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مانوس اور ان کی اقتداء کو جائز قرار دیں یہ ان کی ایمانی کمزوری اور مسلک اہلحدیث سے یک گونہ نفرت ہے۔

۸- اُف کی بھی اجازت نہیں

جب ہم نے حقیقت نما المعروف ”اکابر علماء دیوبند کا مذہب“ حضرت مدنی کی قلم سے شائع کیا تو تصنیفہ بک پوسٹ مشاہیر دیوبندی علما کی خدمت میں ارسال کیا گیا حسن اتفاق سے مولوی غلام اللہ خان صاحب آف راولپنڈی سے پرانی میوہ منڈی لاہور کے تبلیغی جلسہ میں ملاقات ہوئی تو دریافت پر کہا موصول نہیں ہوا ضرور بھجوایئے۔
گفت گو چونکہ بات کو ہوئی تھی حسن اتفاق سے صبح دوپہر کے کھانے پر دوبارہ موقع ملا اور آپ کے ہمراہ مدرسہ حنفیہ کے مہتمم مدرس برادران بھی موجود تھے بنا بریں چند رسالے عرض کئے گئے۔ مدرسہ حنفیہ والے دوستوں نے پڑھنا شروع کیا۔ تو ان کا پیمانہ صبر لبریز ہوگیا اور تلملا اٹھے کہ یہ حقیقت نمائی خلاف اتحاد ہے۔ جواباً عرض کیا گیا خلاف تو اس صورت میں تھی۔ جبکہ ہم ازخود کچھ عرض کرتے۔ یہ جو کچھ عرض کیا گیا ہے۔ شروع سے آخر تک حضرت مدنی صاحب اور قائد ملت بریلویہ کے قلم سے ہے مجھے تو صرف مرتب کرنے کا شرف حاصل ہے۔ یہ گفتگو سُن کر اور رسالہ پڑھ کر توحید کے نامور مبلغ اور اہل حدیث کے پسندیدہ واعظ مولوی غلام اللہ خانصاحب (جو توحید کے علمبردار اور بہت بڑے مبلغ ہیں) جوش وغصہ سے مدہوش چلا اٹھے۔ ہم دیوث نہیں کہ اپنے اسلاف کی توہین ہوتے دیکھیں۔ اور درگذر کریں۔ لہذا حقیقت نما پر مناظرہ کئے بغیر چین نہیں لیں گے۔ جواباً عرض کیا گیا فقیر ہر لحظہ تیار ہے۔ الشہاب الثاقب اور قائد بریلویت کی تصنیفات منگوا لیجئے۔ اور ایک ایک حوالہ کا مقابلہ فرمائیے۔ جو غلط ثابت ہو ہم اس سے رجوع اور معافی کے لئے حاضر ہیں۔ بس جوش وغصہ سے رنگ بدلتے ہوئے اُٹھے۔ اور میزبان کی اجازت اور کھانا کھائے بغیر ہی تشریف لے گئے۔ حافظ عبدالغفار اور مولوی محمد حسین شیخوپوری نے پوری کوشش کی۔ مگر تانگہ دوڑا کر چلتے بنے۔ بلکہ آخر خطیب توحید حضرت مولا حافظ محمد اسماعیل صاحب روپڑی رحمۃ اللہ علیہ کو اس کی اطلاع ہوئی۔ تو کار دوڑا کر ان کا تعاقب کیا۔ اور انتہائی کوشش سے بعد نماز ظہر میزبان کے مکان پر کھانے کے لئے انہیں لائے۔

اسی پر بس نہیں

بلکہ امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے اور آمین بالجہر کہنے والے اہلحدیث پر رنج وغصہ اور مارپیٹ حتی کہ مناظرہ کا چیلنج مولوی غلام اللہ صاحب

ـــــــــــــــــــ

؎ حافظ عبدالمجید رکن بزم محمدی (اہلحدیث)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اہل حدیث راولپنڈی کو جس زور و شور سے دیا ہے۔ وہ ڈھکی چھپی بات نہیں ہے[1]
مقصد و مدعا یہ کہ چھوٹے بڑے دیوبندی حضرات کی مرضی و خواہش یہ ہے۔ کہ اہل حدیث کے خلاف
ہم جو کچھ بھی کہیں۔ اہلحدیث کو بخوشی گوارا کرنا اور اس کے خلاف اُف بھی نہیں کرنی چاہیئے ہے
نہ بولنے کی اجازت ہے نہ تڑپنے کی ؛ گھٹ کے مرجاؤں یہ مرضی مرے صیاد کی ہے

۹۔ دیوبندی حجۃ اللہ فی ارضہ مولوی اشرف علی تھانوی صاحب چونکہ دیوبندی حضرات کے زہد و تصوف تفسیر و حدیث اور فقہ و فتاویٰ میں مثالی بزرگ اور حجۃ اللہ فی الارض و حکیم الامت ہیں۔ بنا بریں انہوں نے زہد و تصوف تفسیر و حدیث اور فقہ کے جوش و ترنگ میں اہل حدیث پر جو گل افشانی فرمائی ہے۔ اور بہتان بازی کا جو ریکارڈ قائم کیا ہے۔ وہ بھی بالکل مثالی اور اچھوتا ہی ہے۔ چنانچہ ان کا اختراعی خواب اور باطل تعبیر ہم تاریخ التقلید میں معہ مسکت جواب و تردید اور اس کے ساتھ ہی صحیح خواب اور ان کی عملی تعبیر اور واقعات و شواہد بھی ذکر کر چکے۔ اور پھر اُن کا نزالا طوفانی فتویٰ اور افترا بازی کا مثالی مجموعہ ص ۴۵ پر بلفظہ نقل کر کے ان کے باطل پروپیگنڈے کی حقیقت بھی آشکار کی گئی ہے۔ یہاں صرف ان کے علم و دانش کا آخری نمونہ اور اہل حدیث پر گل افشانی اور نظر عنایت کا مظہر و کمال عرض کیا جاتا ہے۔

خارجیوں کے چھوٹے بھائی شہر لاہور سے دیوبندی گروپ کا ایک خاص ترجمان ماہنامہ انوار الاسلام شائع ہوتا ہے۔ جس میں تھانوی صاحب کے مقدس ملفوظات نمبر وار شائع ہوئے ہیں چنانچہ انوار الاسلام ماہ فروری ۱۹۵۳ء جلد اول کے ملفوظ ۱۵۲ کا متن یہ ہے "فرمایا متبدعین میں غیر مقلدین ایسے ہیں جیسے رافضیوں کے مقابلہ میں خارجی"

رافضیوں کے چھوٹے بھائی تھانوی صاحب کا مترجم و محشی قرآن مجید اگرچہ تاج کمپنی لاہور نے بھی شائع کیا ہے۔ مگر پاکستان کمپنی نے کسی مصلحت کی بنا پر پ ۱۷ سورہ حج کی آیت شریفہ اذن للذین یقاتلون کا حاشیہ نمبر ا حذف کر دیا ہے۔ لیکن کارخانہ نور محمدی آرام باغ کراچی نے اپنے مطبوعہ قرآن مجید کے ص ۴۳۶ کے حاشیہ پر مذکورہ آیت کا تفسیر حاشیہ اپنی ذمہ دارانہ پالیسی کے تحت بلفظہ یوں شائع کر دیا ہے۔ اگرچہ یہ حاشیہ تقریظات کے ضمن خادم مرحوم سوہدری کے تقریظ کے حاشیہ میں ہم نقل کر چکے ہیں۔ ممکن ہے آپ کی نظر سے

---

[1] اس چیلنج کی اطلاع جب لاہور پہنچی۔ تو مناظر اسلام فخر جماعت اہلحدیث محترم مولانا حافظ عبد القادر صاحب نے اعلان کر دیا کہ ہم راولپنڈی پہنچ کر فیصلہ کن مناظرہ کریں گے چنانچہ بزم محمدی کی دعوت پر راولپنڈی تشریف لے گئے۔ تو مولوی صاحب کے اوسان خطا ہو گئے اور مختلف حیلے بہانوں اور سفارشوں سے ٹال مٹول دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ گذرا ہو۔ لہذا بطور ضیافت اور یاددہانی ملاحظہ فرمایئے۔

اسی طرح رافضیوں کے چھوٹے بھائیوں کی عادت ہے۔ جن کے عالموں نے اپنی نشامت اعمال سے ان کے جاہلوں میں آئمہ کرام کی برائی ڈال دی ہے

اس گستاخی پر وہ لوگ اپنے آپ کو اہلحدیث بتاتے ہیں۔ اور رسوائے اس کے کہ مسلمانوں میں فساد قائم کریں کسی کام کے نہیں ہیں ؎

تقلید و عدم تقلید کا فرق

رافضیوں کے مقابلہ میں اہلحدیث کو خارجی قرار دینے کے بعد پھر تھانوی صاحب نے اہل حدیث کو رافضیوں کا چھوٹا بھائی قرار دیا ہے۔ اس دورنگی و تضاد اور دماغی عارضہ کو ذہن میں رکھتے ہوئے اب تقلید اور عدم تقلید سے متعلق بھی تھانوی صاحب کا تضاد ملاحظہ فرمایئے تقلید کو مذہب حق اور ضروری ثابت کرنے کی غرض سے تھانوی صاحب نے ایڑی چوٹی کا زور جس طرح صرف کیا ہے۔ وہ ان کی تصنیف سے عیاں ہے مگر اس کے باوجود ماہنامہ انوار الاسلام لاہور مجریہ فروری ۱۹۵۳ء جلد اول کے ملفوظ ۱۳۷ کے مصرح الفاظ یوں بھی ہیں۔

فرمایا ترک تقلید پر قیامت میں (یقیناً) مواخذہ تو نہیں ہوگا۔ کیوں کہ تقلید کسی قطعی نص کی مخالفت نہیں ہے ؎

نیچریوں کے چھوٹے بھائی

تھانوی صاحب کا مخصوص علمی شاہکار زبان عربی تلخیصات العشر کے نام سے معروف ہے۔ اس کے طرح عاشر میں تھانوی صاحب نے اہل حدیث کو رافضیوں کے اور خارجیوں کے چھوٹے بھائی کے برعکس چھوٹے نیچری بھی قرار دیا ہے۔ چنانچہ مسلمانوں کو نقصان دینے والی تصنیفات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

تصنیفات النیچریون الکبار والصغار وغیر المقلدین

انتہائی ضرر رساں تصانیف تو چھوٹے بڑے نیچریوں اور غیر مقلدین کی ہیں۔

اہل بدعت

تھانوی صاحب نے مذکورہ پر ہی بس نہیں کیا۔ بلکہ اہل حدیث کو اہل بدعت کا سرغنہ و سرخیل بھی اعلان کیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں۔

والاھل ھواء منھم غیر المقلدین الذین یدعون اتباع الحدیث

؎ خطوط وحدانی والے الفاظ بغرض تشریح و اضافہ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل بدعت کے سرگروہ تو غیر مقلد ہیں (جو اس عہد الحاد میں بھی) جو خالص اتباع کتاب سنت پر عامل ہونے کے مدعی اور اتباع کتاب وسنت کی دعوت دیتے ہیں۔

تھانوی توحید

مذکورہ تضاد بیانی یا دماغی عارضہ کی ہذیان کو سامنے رکھتے ہوئے اب تھانوی صاحب کی توحید خالص اور سنت ثابتہ کی نشر و اشاعت کا نمونہ بھی خود ان ہی کی قلم سے ملاحظہ فرماتے چلیئے۔

تھانوی صاحب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فریاد و استغاثہ کرنے اور اس کی دعوت عام دیتے ہوئے لکھتے ہیں ؎

دستگیری کیجئے میرے نبیؐ !! — کشمکش میں تم ہی ہو میرے نبی !
جز تمہارے ہے کہاں میری پناہ — فوج کلفت مجھ پہ آ غالب ہوئی
ابن عبد اللہ زمانہ ہے خلاف — اے میرے مولا خبر لیجئے میری
ہیں ہوں بس اور آپ کا در یا رسول ! — ابر غم گھیرے نہ پھر مجھ کو کبھی

نشر الطیب فی ذکر الحبیب مصنفہ تھانوی صاحب مطبوعہ تاج کمپنی لاہور ص ۱۹۴

بریلویت کی تعلیم

تھانوی صاحب نے مذکورہ فریاد استغاثہ پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ بریلویت کا ریکارڈ مات کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

آپؐ جب بیت الخلاء میں جاتے تھے تو زمین پھٹ جاتی اور آپؐ کے بول و براز نگل جاتی۔ اور اس جگہ نہایت خوشبو آتی۔ .... اس لئے علماء آپؐ کے بول و براز کے طاہر ہونے کے قائل ہیں۔ (نشر الطیب ص ۱۶۲) "دیوبندیت زندہ باد"

ممکن ہے خوش عقیدہ اہل حدیث تھانوی صاحب کے فریاد و استغاثہ اور غلو کو دیکھ کر حیرت و تعجب کا اظہار کریں۔ بنابریں ان کی اطلاع کے لئے بالکل کھلم کھلا عرض کیا جاتا ہے کہ دیوبندی حضرات قبور صلحاء سے بالکل وہی سلوک کرتے اور عقیدہ رکھتے ہیں جو کہ غالی قبور پرست (بریلویہ) وغیرہ چنانچہ ہم نے اس حقیقت کو اپنے رسالہ حقیقت نما المعروف علمائے دیوبند کا مذہب حضرت حسین احمد مدنی کی قلم سے نانوتوی گنگوہی اور تھانوی صاحبان وغیرہ اکابر دیوبند کی قلم سے بلفظہ نقل کر چکے ہیں۔ تائید مزید کے لئے دیوبند کے موجودہ مہتمم قافلہ سالار قاری محمد طیب صاحب کا صریح بیان و فتوے اخبار مدینہ بجنور سے کھلم کھلا ملاحظہ فرمایئے۔

ایک سوال کے جواب میں مولانا طیب نے کہا کہ ہم دیوبندی ہیں اور دوسرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علماء بریلویوں ایں اختلاف خیال کو جس کا جی چاہے ۔ جہاں تک پھیلا دے حقیقت یہ ہے ۔ کہ ہم احترام اولیاء اور مزارات کے سلسلے میں سوائے سجدہ کے سب کچھ وہی کرتے ہیں ۔ جو دوسرے (بریلوی) کرتے ہیں "
(اخبار مدینہ جلد ۴۷ شمارہ ۳۲ و ۳۲ ص ۶)

پس جب اصل حقیقت یہ ہے ۔ کہ بریلوی اور دیوبندی بمصداق یک جان و دو قالب یا صلحاء پرستی (قبر پرستی) میں برابر یا صلحاء پرست برابر اور رسوا سوا ہیں ۔ تو اس سے اہلحدیث کو کوئی گلہ و شکوہ نہیں ہونا چاہیئے ۔ بلکہ دونوں گروہوں سے برابری کی توقع رکھنی چاہیئے ۔ اس لئے کہ معاملہ تقلید اور فروعی مسائل کا نہیں ۔ بلکہ اصول بنیادی یعنے توحید و شرک کا ہے ۔ جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے

آثار سحر کے پیدا ہیں اب رات کا جادو ٹوٹ چکا
ظلمت کے بھیانک ہاتھوں سے تنویر کا دامن چھوٹ چکا

باب ثانی

فصل اوّل

اسلامی فقہ و اجتہاد

نتائج التقلید کے جواب کا دم بھرنے والوں نے اپنے جوابی افسانوں کو دلچسپ و مقبول بنانے اور اپنے ناظرین پر اپنی علمی قابلیت کا سکہ جمانے کے لئے جو عجیب و غریب مفروضے اختراع کئے ان میں سے ایک یعنے الزام تراشی اور زبان درازی وغیرہ کے غلط و ناجائز اتہام یا مفروضہ کی اصلی حقیقت سے آشنا ہونے کے بعد اب ان کے دوسرے انتہائی پر فریب مغالطہ یا سراسر موہوم مفروضہ یعنے اہلحدیث اور نتائج التقلید پر فقہ و اجتہاد سے انکار کے باطل ترین الزام یا بہتان عظیم کی صحیح حقیقت بھی ملاحظہ فرمایئے ۔ نتائج التقلید اگر آپ کی نظر سے گذر رہی ہے ۔ تو آپ اس امر سے بخوبی آگاہ ہو گئے ہوں گے کہ اس کا آغاز و افتتاح ہی اس مقدس فقہی جماعت کی تاریخ و تعارف یا فضائل و مناقب سے کیا گیا ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لا تزال طائفۃ من امتی المحدث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے مبارک الفاظ سے اعلان فرماتے ہوئے اس کی واحد پہچان ما انا علیہ الیوم و اصحابی الحدیث۔ سے ارشاد فرما کر اس کو حجۃ اللہ فی ارضہ کے انتہائی امتیازی لقب و معزز نام سے سرفراز فرمایا۔ اور محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے بالاتفاق اس پاکباز جماعت کو فقہاء و محدثین اور محققین اہل الحدیث کے مبارک نام سے کتب حدیث و شرح تاریخ و رجال میں ذکر کیا ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ خود فقہاء حنفیہ نے اپنی تصنیفات میں اللہ عزوجل کی اس پسندیدہ و مقبول ترین جماعت کو اصل اسلام کا داعی و علمبردار بلکہ محافظ و سنتہ قرار دیتے ہوئے ان کے مسلک و مذہب کو حق و غیر حق معلوم کرنے کا واحد معیار اعلان کیا ہے۔ چنانچہ نتائج التقلید میں تفصیل و بسط سے یا حوالہ یہ سب کچھ عرض ہو چکا ہے۔ اور اس مقدس جماعت کے مشاہیر و اکابر کے طبقات بھی گنوائے جا چکے ہیں۔ جس سے اظہر من الشمس ہے کہ یہ فقہی راہ و مذہب عہد صحابہؓ و تابعینؒ میں مقبول و معمول تھا۔ عہد فتنہ و اختلاف میں وہ اہل حدیث کے امتیازی نام سے معروف چلا آیا ہے چنانچہ اہل علم نے مذاہب مقلدین کا فقہی اختلاف بیان کرتے ہوئے ان کے دوش بدوش کبھی یا بالمقابل مسلک اہل حدیث کو مذہب محدثین۔ اصحاب الحدیث اور اہل حدیث کے امتیازی نام و لقب سے یاد کیا ہے۔

مذکورہ سے صرف نظر نتائج التقلید کا مطالعہ کرنے والے حضرات اس سے بھی اچھی طرح آگاہ ہیں۔ کہ اس کے آخری باب کا عنوان ہی "توہین بزرگان دین کا نمونہ" ہے۔ جس میں کتب فقہ اور اصول فقہ حنفی کے مصرح و ناطق الفاظ سے توہین بزرگان دین کا جو نمونہ عرض کیا گیا ہے۔ اس کی ابتداء توہین انبیاء و رسل اور ملائکہ بالخصوص توہین قرآن مجید اور توہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ عرض کرنے کے بعد خلفائے راشدین اور اجلہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی توہین و تحقیر کی دلخراش مثالیں گنواتے ہوئے حضرات تابعینؒ و اتباع تابعینؒ و ائمہ مذاہب یعنی حضرت امام مالکؒ۔ شافعیؒ و احمدؒ رحمۃ اللہ علیہم کی رنجدہ توہین کا نمونہ اور پھر ان کے بعد آنے والے ان کے خصوصی جانشین حضرات آئمہ حدیث رحمۃ اللہ علیہم کی توہین کی اندوہگین و افسوسناک طول وطویل فہرست نقل کی گئی ہے۔ چنانچہ خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی توہین و تحقیر کی ذیل۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے خاص فرد اہل بیت اور مسلمہ خلیفہ کی توہین و تحقیر کا جو نمونہ عرض کیا گیا ہے۔ وہ ان کی فقہ و اجتہاد سے برملا اور کھلم کھلا انکار ہی ہے۔ اور لطف و کمال یہ کہ حضرت علیؓ کی فقہ و اجتہاد سے انکار کسی معمولی و غیر معروف کتاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ت نہیں بلکہ حنفی مذہب کی خاص مستند درسی و بنیادی کتاب شرح وقایہ کے معروف و مستند حاشیہ چلپی سے نقل کیا گیا ہے۔ ممکن ہے چلپی کے الفاظ آپ کے ذہن سے اتر چکے ہوں یا نتائج التقلید آپ کی نظروں سے نہ گذری ہو۔ لہذا بطور یاد دہانی تازہ دل تھام کر سنیئے چنانچہ چلپی ایسا نامور فقیہ پورے یقین دعوے سے لکھتا ہے لم یکن من اھل الاجتھاد

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نہ ہی تو مجتہد و فقیہ تھے اور نہ ہی فقہاء و مجتہدین صحابہؓ میں ان کا شمار ہے۔ (جل جلالہ)

حضرت انسؓ و ابو ہریرہؓ کی فقاہت سے انکار فقہ کے واحد اجارہ دار اہل السنت کے خصوصی مدعی حضرات حنفی بزرگوں نے صرف خلیفہ برحق کی فقہ و اجتہاد ہی سے انکار نہیں کیا بلکہ دوسرے اجلہ صحابہ بالخصوص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص اور بہت زیادہ صحبت یافتہ حضرت انسؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ ایسے عظیم المرتبت شاگرد و صحابی کہ جس کے حق میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکمال توجہ اور خصوصیت سے علم اور حفظ و فہم حدیث کے لئے دعا فرمائی رجو کما حقہ قبول بھی ہوئی اکی فقاہت سے بھی حنفی فقہاء نے جس طرح کھلم کھلا انکار کیا ہے مرأۃ الاصول مع شرح مرقاۃ الاصول اور نور الانوار کے صریح الفاظ ہم نتائج التقلید صـ۱۶۲ وغیرہ میں عرض کر چکے ہیں پس طالب تفصیل کو وہاں ہی ملاحظہ کرنا چاہیئے۔

امیر معاویہ اور امام شافعی ناقابل معافی مجرم ہیں حنفی دوستوں نے مذکورہ پر ہی بس نہیں کی بلکہ امیر معاویہؓ اور امام شافعیؒ کی فقاہت کو بدرجہ جہل اور ناقابل معافی جرم قرار دیا ہے اور امیر معاویہؓ اور شافعیؒ ہی کو نہیں بلکہ امام مالکؒ و امام احمدؒ کو جس طرح کھلے لفظوں میں بدعتی کہا ہے۔ نور الانوار کے واضح اور شرح وقایہ کے منہ بولتے الفاظ ہم نتائج التقلید صـ۱۶۷ وصـ۱۶۲ نیز صـ۱۸۱ وصـ۱۸۲ میں نقل کر چکے ہیں نہ صرف یہی بلکہ شافعیؒ کو ابلیس سے بھی بڑھ کر زیادہ فتنہ باز قرار دینے کی جو حدیث حنفی دوستوں نے اختراع کی ہے صـ۱۸۱ میں بلفظہٖ عرض ہو چکی۔

انصافاً فرمایئے کہ نتائج التقلید جب بعض اجلہ صحابہؓ اور بانیان آئمہ مذاہب کی فقہ و اجتہاد سے انکار یا ان کے بعض فقہی مسائل پر اعتراض و شبہات وارد کرنے والوں کو انتہائی گستاخ و بے ادب اور بہت بڑا مجرم بلکہ فقہ کا منکر قرار دیتی ہے۔ تو ذرا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹھنڈے دل سے غور فرمایئے اور خدا لگتی کہیے کہ اس کھلی ہوئی حقیقت کے باوجود بھی نتائج التقلید کو فقہ و اجتہاد سے انکار کا ملزم قرار دینا آخری جھوٹ و بہتان اور ظلم عظیم نہیں تو اور کیا ہے۔ نتائج التقلید اس پر بزبان حال کہہ رہی ہے ؎

بدم گفتی و خورسندم جزاک اللہ نکو گفتی

بہرحال ہمارے بعض خیرخواہوں نے مذکورہ تمام و کمال حقائق و شواہد بلکہ مسلّمہ تاریخی حقیقت کو بالکل ویسے ہی نظر انداز بلکہ کالعدم قرار دیتے ہوئے اپنے بغض و تعصب اور عدم بصیرت کا عملی ثبوت پیش کیا ہے۔ جیسا کہ حق اور اہل حق کے مخالفین قدیم الایام سے پوری جراءت و جسارت کے ساتھ اپنی مخالفت کو علی الاعلان کھلم کھلا بروئے کار لاتے چلے آئے ہیں چنانچہ گکھڑوی صاحب نے اگرانکار فقہ و اجتہاد کے اختراعی مفروضہ کو مہرہ بناکر اور دیوبندی کیمپ سے داد خواہی کے لئے اپنے جوابی افسانہ کو تفقہ فی الدین کے باب سے شروع کرتے ہوئے۔ فقہ کی اہمیت ضرورت اور افادیت وغیرہ سے متعلق جو رطب و یابس میسر ہوا، جمع کرنے کے بعد فقہاء صحابہ کی مختصر فہرست گنوا کر بالآخر امام ابوحنیفہؒ کو اُمت کا سب سے بڑا فقیہ و مجتہد اور موجودہ فقہ حنفی کو دوسرے تمام فقہی مذاہب سے فائق تر بلکہ تعامل صحابہؓ خالص اسلام ثابت کرنے کی آخری کوشش کی ہے۔ باوجودیکہ ان سے بن آیا کر گذرے ہیں۔ تو مصنف السہم الحدید نے اپنے جوابی مفروضہ کی ابتداء ہی سراج الامۃ امام الائمہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کے عنوان سے شروع کر کے امام ابوحنیفہ کے فضائل و مناقب میں جو کچھ مل گیا ذکر کرتے ہوئے فقہاء صحابہ کے چند اسمائے گرامی گنوا کر آخر تان اسی پر توڑی ہے۔ کہ امام ابوحنیفہؒ ہی جملہ فقہاء مذاہب سے بڑھ کر فقیہہ و مجتہد ہیں۔ اور فقہ حنفی ہی تمام فقہی مذاہب سے فائق و بالاتر اور اصل اسلام (تعامل صحابہؓ) کی مظہر و علمبردار ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی ساتھ دونوں کرمفرماؤں نے اپنے ناظرین کو یہ مغالطہ دینے کی بھی آخری و بھرپور کوشش کی ہے کہ فقہی مذاہب میں اہل حدیث (مذہب محدثینؒ) کا وجود ہی مفقود ہے۔ اور عہد حاضرہ کے (غیر مقلدین) حضرات (اہلحدیث) جو مسلک محدثین کے مدعی ہیں یہ بالکل غلط کار و گمراہ ہیں۔ اور ان کا یہ اختراعی مذہب اصل اسلام کے بالکل برعکس سراسر برخلاف بلکہ نیا و جدید مذہب ہے ان دونوں مہربانوں نے اہلحدیث پر اپنے جوش غصہ کا اظہار اپنے جوابی افسانوں کی تمہید میں جس طرح کیا ہے۔ وہ آپ اگرچہ جوابات کی کہانی کے لفظوں میں پڑھ چکے ہیں تاہم ان کا مزید بغض و غضب بھی دل تھام کر سنتے چلیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السہم الحدید | صا۱ دے ۴۲ میں ابن الحق صاحب حق و دیانت کو بغیر چھری کے ذبح کرتے ہوئے پوری جسارت کے ساتھ لکھتے ہیں ۔

" بات یہ ہے ۔ کہ سلف صالح کے اہلحدیث ۔ محدثین کی جماعت اور علم حدیث کے اہل علم کا طبقہ ہے اور ہمارے زمانہ کے مروجہ اہلحدیث فرقہ و مذہب بنتے ہیں کچھ عرصہ سے جب مسلمانوں میں نیا تفرقہ پڑا ۔ اور سلف صالح کے مجتہدین فقہا پر اعتماد اور وثوق کے تواتر تعامل سے کچھ لوگ باہر ہو گئے ۔ اس وقت اہل علم نے اس اجتماعی تعامل کے حلقہ سے باہر نکلنے والے لوگوں کو غیر مقلدین کے نام سے جانا اور پہچانا اور اس گروپ کے عقل مندوں نے اہل حدیث کے نام سے اپنا تعارف کرایا ہے ۔ اور سنا ہے کہ باقاعدہ طور سے انگریزی حکومت محکمہ رجسٹرار سے اپنے لئے اس نام کی رجسٹری کروائی ہے ولقد اعلم

اہلحدیث حضرات کون ہیں | ابن الحق صاحب نے حق و دیانت کو مذکورہ بری طرح اور بھونڈے طریق سے ذبح کرنے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ آگے چل کر ص۴۳ پر "اہلحدیث حضرات کون ہیں" کے جلی عنوان سے اپنی فطرت کے مثالی کمالات دکھاتے ہوئے لکھتے ہیں ۔ اور کیا خوب ہی لکھتے ہیں ۔

مسلمانوں میں عقائد و اعمال میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ سے متعلق اور متبعین فرقوں کے بالمقابل اور ان سے الگ صرف ایک فرقہ اہل السنت والجماعت کا فرقہ معروف و مشہور چلا آتا ہے ۔ محدثین کی اصطلاح میں جن حضرات نے علم حدیث کو بطور فن اپنایا وہ اہل حدیث کہلاتے ہیں ۔

اصحاب حدیث ارباب حدیث اہل حدیث اسی علمی طبقہ محدثین کے متعدد نام ہیں اور تعبیرات ہیں ۔ اور اہل حدیث کا یہ علمی طبقہ خواہ اہل السنت والجماعۃ ہوں ۔ یا ان میں حنفی ہوں ، مالکی ہوں شافعی ہوں حنبلی ہوں یا اہل سنت والجماعت سے الگ اور باہر شیعہ ہوں یا معتزلی یا کوئی اور فرقہ مگر ہیں اہلحدیث اور اہلحدیث ہی کہلاتے ہیں بخاری و مسلم میں شیعہ معتزلہ مرجیہ وغیرہ اہل حدیث مشائخ کی بکثرت روایات مذکور ہیں ۔ اگرچہ وہ بخاری اور مسلم کی طرح اہل السنۃ والجماعۃ کے محدثین اہل حدیث نہیں ہیں ۔ مگر ان کے اہل حدیث ہونے کا انکار نہیں کیا جا سکتا ۔ اس لئے کہ بخاری و مسلم نے ان کا اہلحدیث ہونا تسلیم کر لیا ہے (السہم الحدید ص۴۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السہم الحدید ص۵۷ شیخوپورہ کے نامور خطیب کو جبکہ مذکورہ فطری کمالات دکھانے پر بھی صبر و سکون میسر نہ ہوا تو آگے چل کر اپنی علمیت کا سکہ بٹھانے کی کی غرض سے عہد نبوت میں فقہاء اور محدثین کے جلی عنوان کے ذیل جوش جنون سے مدہوش غیظ و غضب کا اظہار یوں کرتے ہیں ۔

جبکہ صاحب سند داور اس کے گروپ غیر مقلدین کی کیا مخذول قابل شرم کوشش ہے کہ صحابہؓ اور تابعین میں محدثین اہل حدیث کی نشاندہی تو کرتے ہیں ۔ اور فقہاء صحابہ و تابعین کی فقہ اور حدیث ارفع اور اہم مقصد سے آنکھ چراتے ہیں ص۵۸

مقام ابوحنیفہ ص۲۶، ۲۷ ہمارے دونوں مہرباں چونکہ مختلف المزاج و مختلف العلم واقع ہوئے ہیں بناء بریں دونوں ہی اپنے اپنے فطری تقاضہ کی ذیل مختلف راگنی الاپنے کے عادی ہیں ۔ یعنی مصنف السہم نے اگر جہالت شریف کے کمالات دکھاتے ہوئے مسلک اہل حدیث سے انکار اور محدثینؒ کی آخری توہین بلکہ مذمت کی جسارت کی ہے تو گکھڑوی صاحب نے بدرجہا ان سے بھی بڑھ کر ہی نہیں بلکہ جس طرح کھل کر محدثینؒ کی توہین و تحقیر کی یا آخری بھبتی اڑائی ۔ اور محدثین کے مسلک سے جس طرح برملا انکار کیا ہے بلفظہ ملاحظہ فرمایئے ۔ یعنی ابوالزاہدی صاحب اپنے زہد و تقوے کے جلو میں لکھتے ہیں :۔

" پنساری کے پاس اگرچہ مختلف قسم کی قیمتی جڑی بوٹیوں اور ادویہ کا سٹاک تو کافی ہوتا ہے ۔ ۔ مگر وہ یہ نہیں جانتا کہ یہ کس بیماری کا علاج ہیں مقدار خوراک کیا ہے ؟ پرہیز کیا ہے ؟ مفرد قابل استعمال ہیں یا مرکب وغیرہ وغیرہ یہ تو طبیب اور حکیم ہی جانتا اور بتا سکتا ہے ۔ اسی طرح محدثین کرامؒ کے حافظہ میں ہزار ہا بیش بہا حدیثوں کا خزانہ تو ہوتا ہے مگر وہ ان سے استنباط احکام اور استخراج مسائل پر قادر نہیں ہوتے ۔ یہ کام فقہا کا ہے ۔ اور وہی حدیث کے معانی کو بہتر سمجھتے ہیں "

قلابازی گکھڑوی صاحب کی مذکورہ بھونڈی مثال و تشبیہ پر جبکہ ان کی ضمیر نے پُر زور ملامت کی تو جھٹ سے یوں قلابازی لگا دی کہ

یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ فقہا کرام کے مقابلہ میں وہ محدثین مراد ہیں جو نرے محدث ہیں اور فقاہت کا ملکہ ان کو حاصل نہیں ہے باقی رہے وہ محدثین عظام جو جامع بین اہل الحدیث والفقہ ہیں یا بالفاظ دیگر جو فقہا، محدثین میں شامل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں مثلاً بخاری وغیرہ تو ایسے حضرات محل بحث نہیں۔"

موروثی ہے

گکھڑوی صاحب نے انکار حدیث اور توہین محدثین و مسلک اہلحدیث سے انکار کا رنجیدہ و افسوسناک پارٹ ادا کرتے ہوئے محدثینؒ کو جاہل پنساری کی مانند قرار دیا ہے۔ یہ سب کچھ ان کا ذاتی اختراع نہیں۔ بلکہ یہ خالص موروثی ورثہ ہے۔ جو ان کے بزرگوں سے احادیث و آثار کے جھٹلانے یا انکار کے لئے کتب اصول فقہ میں نمایاں اصول و قاعدہ کی صورت میں مذکور و مسطور ہے چنانچہ نتائج التقلید میں پورے بسط و مستند حوالجات سے مذکورہ اصول و قاعدہ عرض کیا جا چکا ہے۔

ہنڈیا چوراہے میں

مصنف مقام نے محدثین کو جاہل پنساری کی تشبیہ و مثال سے ذکر کر کے اپنی علمیت و قابلیت کی ہنڈیا چوراہے میں پھوڑ کر رکھ دی ہے۔ یعنی اس غریب با علم و دانش سے دامن تہی کو یہ بھی معلوم نہیں کہ حکیم و طبیب ادویات کے خواص او و مقدار خوراک وغیرہ کے ماہر و محافظ ہونے کے باوجود ادویات (جڑی بوٹوں) کی شناخت اور ان کے اصلی نقلی ہونے وغیرہ کی پہچان کے لئے پنساریوں ہی کے محتاج ہوتے ہیں جیسا کہ ادویات کی شناخت کے ماہر پنساری مانے جاتے ہیں۔ ویسے ہی احادیث کی صحت و ضعف کا مدار محدثینؒ پر ہی ہے۔ اور ماشاء اللہ فقہاء محدثین تو احادیث کی صحت و ضعف کی شناخت و مہارت کے ساتھ فقہ حدیث کے بھی وہ ذیشان و مسلمہ ماہر ہیں۔ کہ دوسرا کوئی ان کی مانند نہیں ہو سکتا۔ لہذا گکھڑوی صاحب کو گوش و ہوش سے سن لینا اور صرف یاد ہی نہیں بلکہ دل و دماغ میں نقش کر لینا چاہیئے۔ مسلک اہلحدیث انہیں فقہاء محدثین کا مذہب ہے جنہیں دنیائے اسلام اکابر محدثین کے نام و مقام سے یاد کرتی چلی آ رہی ہے اور جن کے سربراہ احمد و اسحاق اور بخاری و مسلم اور دوسرے مصنفین صحاح ہیں چنانچہ نتائج التقلید میں مسلک محدثین کا معیار حق یا اہل اسلام معلوم کرنے کی کسوٹی ہونا طحطاوی شرح در مختار سے ذکر ہو چکا ہے مکمل تفصیل آ رہی ہے (وباللہ التوفیق وھو المستعان وعلیہ التکلان)

خود مدعیان جواب کی قلم سے

دیوبندی جانبازوں نے اپنے فطری جوہر و کمالات دکھاتے ہوئے مسلک اہلحدیث کو غلط و کالعدم بلکہ جدید و گمراہ کن مذہب اور اپنے مروجہ فقہی (حنفی) مذہب کو اصل اسلام یا تعامل صحابہؓ ثابت کرنے کی جس زور و شور سے کوشش بلکہ دماغ سوزی کی ہے آپ اس کا ملخص یا نمونہ خود ان ہی کے الفاظ یا ان کے جوابی افسانوں کے اقتباسات میں ملاحظہ فرما چکے لہذا ان کی اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام و کمال ناکام سعی و افسانہ بازی کو تاریخی معیار کی مسلمہ و مستند کسوٹی (معیار) پر آزمایئے۔ اور حق و انصاف کی نگاہ (عینک) سے خوب غور و فکر کے ساتھ اچھی طرح دیکھئے حق و صداقت یعنی اصل اسلامی فقہ یا خالص اسلام خود بخود مجسم صورت سے کھل کر آپ کے سامنے آ جائے گا اور لطف و کمال یہ کہ ہم اپنی طرف سے کوئی ثبوت و حوالہ پیش کرنے کی بجائے خود اپنے شفیق اور بیمع خیر خواہوں کی قلم سے عرض کرنے کی اجازت چاہتے ہیں "تاکہ ع

لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

کی مشہور ضرب المثل کا مجسم و عملی نمونہ ملاحظہ فرماتے ہوئے اللہ عزوجل کے قول "کونوا مع الصادقین" پر عمل پیرا ہونے کی سعادت سے آپ بہرہ ور ہو سکیں۔

السہم الحدید[۵۸] خطیب شیخوپورہ نے مذہب حق یا اصل اسلام اور خالص اسلامی فقہ یا صحیح مذہب اہل سنت والجماعت کی صحیح تعریف و مستند تاریخ اور حق و صداقت کو واضح کرنے کے لیے بطور حجت امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا قطعی و دو ٹوک فیصلہ منہاج السنہ سے نقل کرتے ہوئے لکھا ہے۔

حافظ کہتے ہیں اہلسنت والجماعت کا مذہب قدیم مشہور ہے (جو) امام ابوحنیفہؒ امام مالکؒ امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کے پیدا ہونے سے (بہت) پہلے معروف ہے اس لئے کہ اہل سنت والجماعت کا مذہب ان صحابہ کا مذہب ہے جنہوں نے اس (مذہب) کو اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے (براہ راست) حاصل کیا ہے (پس) جو شخص اس مذہب (مذہب صحابہؓ) کا مخالف ہے وہ اہل السنت والجماعت کے نزدیک بدعتی ہے۔ اس لئے کہ اس بات پر (پوری امت کا) اتفاق ہے کہ صحابہ کا اجماع حجت ہے"

حق واضح و آشکار کر دیا ہمارے دوستوں نے اگرچہ فنی کمالات و جہالت شریف کے موٹے و دبیز تر سیاہ ترین پردوں میں چھپانے کی آخری کوشش کی ہے مگر اللہ عزوجل کی قدرت کا کرشمہ دیکھئے کہ اس نے یہی مصنف السہم الحدید کی قلم و زبان سے حق ویسے ہی ظاہر کروا دیا۔ جیسا کہ امام الکذابین کی زبان سے آیۃ الکرسی نقل کروا دی پس آپ مصنف السہم الحدید کے بیان کردہ مذکورہ مرکزی نکتہ (مذہب اہل سنت کی تعریف و پہچان) اور مصنف مقام کے "فقہاء محدثین" کی خصوصی نشاندہی لوح دل پہ نقش و ثبت فرماتے ہوئے متفقہ و مسلمہ تاریخی حقیقت خود دیوبندی نمائندوں کے پیش کردہ

---

[۵۸] بریکٹ کے الفاظ بغرض تشریح اضافہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نامور گواہ ثبوت وصفائی علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی قلم سے بطور قطعی فیصلہ ملاحظہ فرمائیے

مقدمہ ابن خلدون | ابن خلدونؒ کہیئے یا مصنف مقام والسہم الحدید کے پیش کردہ گواہ ثبوت وصفائی اصل اسلامی فقہ کا مکمل وصحیح تعارف کرواتے ہوئے بطور قطعی وآخری تحقیق فرماتے ہیں۔

کان علم الشریعۃ | فی مبدء ھذا الامر نقلا صرفا تشمولھا السلف وتحروا الصحیح حتی اکملوھا وکتب مالک رحمہ اللہ کتاب الموطا اودعہ اصول الاحکام من الصحیح المتفق علیہ ورتبہ الفقہ"

ترجمہ بھی خود حنفی مترجم کی قلم سے پڑھئے

" ابتدائی زمانہ میں حدیث کا تمامتر دارو مدار نقل وروایت پر ہی تھا۔ اور اسلاف صحابہؓ وتابعین صحیح وضعیف احادیث پر اپنی بہت کچھ توجہات صرف کرتے اور ایک ایک صحیح حدیث کو ضعیف سے چھانٹ کر رکھ دیتے (سب سے اوّل) حضرت امام مالکؒ نے اپنی کتاب موطا لکھی۔ اور اس میں (عہد صحابہ وتابعین کی) متفق علیہ صحیح حدیث کے اصول ضبط کئے اور اس کی ترتیب فقہی ابواب پر رکھی (ترجمہ ابن خلدون ص۴۶۲ مطبوعہ کارخانہ نور محمد

۲۔ مزید سنئے | ابن خلدون نے مذکورہ پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ مزید تشریح وتوضیح کے لئے فرماتے ہیں۔ اہل حجاز کے امام حضرت مالک بن انس اصبحیؒ تھے۔ جو امام دارالہجرت کہلانے کے مستحق ہیں۔ آپ نے دیگر اصول واحکام میں عمل اہل مدینہ کو خصوصیت کے ساتھ اصل معیار ٹھہرایا۔ کیوں کہ آپ (امام مالکؒ) کے نے اپنے زمانہ کے لوگوں کو فعل وترک میں اپنے اگلوں (صحابہؓ) کے نقش قدم پر چلتے پایا۔ اور وہ اپنے ان اسلاف کرام (صحابہؓ) کے نکیر کے نقیر رہے۔ جن کو آنحضرتؐ سے شرف صحبت حاصل تھا۔ اور جنہوں نے براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دین سیکھا تھا۔

۳۔ اسلامی فقہ کے اولین علمبردار | ابن خلدونؒ تابعینؒ کے بعد اسلامی فقہ کو کتابی شکل میں مرتب کرنے والے مشاہیر آئمہ حضرات کے اسمائے گرامی گنواتے اور ان کا فقہی کمال اور جذبہ حفاظت دین کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں

اہل حجاز کا طریق سند[1] اس عہد میں اعلیٰ وارفع مانا جاتا تھا۔ اور وہ صحت سے قریب تر

---

[1] یعنی حدیث وآثار اور فقہی روایات کی سند بریکٹ کے الفاظ تشریحی اضافہ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھا جاتا تھا۔ کیوں کہ راویوں کی عدالت و ضبط میں انھوں نے سخت ترین شرطیں مقرر کر رکھی تھیں۔

اور مجہول الحال راوی سے وہ ہرگز ہرگز روایت نہیں لیتے تھے۔ سلفؒ کے بعد حجاز میں سلسلہ سند حضرت امام مالکؒ سے چلتا ہے۔ اور آپ ہی (بمصداق حدیث) سب سے بڑے عالم مدینہ تھے۔

پھر آپ کے بعد آپ کے شاگردوں میں سے امام محمد بن ادریس الشافعی اور امام احمد بن حنبلؒ جیسے بزرگوں نے آپ کی جگہ لی!!

زرقانی شرح موطا علامہ زرقانیؒ مقدمہ شرح موطا میں جس طرح رطب اللسان ہیں ان الفاظ کا بھی ترجمہ سن لیجئے۔ فرماتے ہیں :-

امام مالکؒ نے نوسو اساتذہ سے حدیث و فقہ کا علم حاصل کیا۔ اور اس وقت تک فتوٰے نہیں دیا۔ کہ جب تک ان کے عہد کے مسلمہ ستر آئمہ حدیث و فقہ نے ان کی علمی قابلیت کی شہادت اور فتوٰے دینے کی تصدیق نہیں فرمائی امام مالکؒ نے ایک لاکھ حدیث خود اپنے ہاتھ سے لکھی۔ اور سترہ برس کی عمر کم و بیش سنہ ۱۱۰ھ میں مسند درس پر جلوہ نما ہوئے۔ خوبی و کمال یہ کہ ان کا حلقہ درس خود ان کے نامور و مشاہیر اساتذہ فقہ و حدیث کی زندگی ہی میں ان سے بدرجہا شہرت پذیر ہوا اور بڑھ گیا۔ حدیث و فقہ سننے کے لیے ان کے دروازہ پر لوگوں کا اس درجہ ازدحام اور بھیڑ بھاڑ ہوتی جیسا کہ سلاطین کے دروازہ پر سائلین اور حاجت مندوں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ لہٰذا مجبوراً ان کو بواب (دربان) مقرر کرنا پڑا۔ جو درجہ بدرجہ اہل علم کو اجازت دیتا تھا۔ عالم مدینہ جب فقہ پڑھانے بیٹھتے تھے۔ تو معمولی طور مسند آرا ہوتے لیکن جب حدیث کا درس دینے کے لئے ارادہ کرتے تو باقاعدہ وضو و غسل فرماتے اور نیا و عمدہ لباس زیب تن کرتے پھر وافر خوشبو لگاتے۔ اور نہایت خشوع و خضوع سے بیٹھتے اور شروع سے خاتمہ درس تک باقاعدہ خوشبو از قسم اشیاء اگر وغیرہ جلوائے رکھتے تعظیم حدیث کا یہ حال تھا۔ کہ ایک روز حدیث کا درس شروع ہی کیا تھا۔ کہ اتفاقاً بچھو آپ کی قمیص میں گھس گیا۔ اور اس نے پے در پے سترہ بار کاٹا۔ (نیش زنی کی) اور درد زہر سے اگرچہ طبیعت نڈھال اور زرد ہو رہی تھی مگر آپ ہیں کہ تاوقت معین آخیر وقت تک مسلسل حدیث پڑھا رہے ہیں۔ خاتمہ پر غور کیا پس جب دیکھا گیا۔ تو پشت زخمی و متورم ہو رہی تھی۔

لہ یعنی صحابہؓ اور تابعینؒ کے بعد حدیث اور صحابہ کے فقہی اقوال کا سلسلہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہ ولی اللہؒ الحنفی

اگرچہ ابن خلدون ایسے نامور و مسلّمہ محقق و مورخ بلکہ دیوبندی نمائندوں کے گواہ ثبوت و بنعمانی کے مصرح و ناطق بیان اور مسلّمہ و اتفاقی "تاریخی حیثیت" کی موجودگی میں مزید کسی ثبوت و شہادت کی ضرورت نہیں۔ تاہم علمائے دیوبند بالخصوص مصنف مقام کی صراحت کے مطابق شاہ ولی اللہ الحنفی ایسے مسلمہ امام اور شیخ المشائخ کا اسلامی فقہ اور اس کی کتاب اول کے متعلق قطعی اور دو ٹوک فیصلہ بھی بطور تبرک و اطمینان بلکہ ہمارے دوستوں کے اختراع کردہ باطل مفروضہ کو خاکستر کرنے کے لئے ایک نظر دیکھتے چلئے۔

مسوّیٰ شرح موطا

شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے موطا امام مالک کی ایک شرح بزبان عربی لکھی ہے۔ اور دوسری بزبان فارسی یہ دونوں ایک ساتھ ہمارے سامنے ہیں۔ چنانچہ مسوی شریف میں موطا شریف کی تقدیس و عظمت کا ذکر فرماتے ہوئے یوں رطب اللسان ہیں :- "ان علم الفقه اشرف العلوم وانفعها واوسعها وكتاب الموطا اصح كتب الفقه واشهرها واقدمها واجمعها وقد اتفق السواد الاعظم من الملة المرحومة"

علم فقہ یقیناً اشرف العلوم اور بہت زیادہ نفع بخش وسیع تر علم ہے جس کی پہلی اور سب سے بڑی مستند و مشہور تر اور جامع کتاب مؤطا امام مالکؒ ہے بنا علیہ ملت مرحومہ کے سواد اعظم نے اس کی صحت و ثقاہت اور قدامت وغیرہ پر بصدق دل اتفاق کیا ہے۔

مصفّیٰ شرح موطا شریف

شاہ صاحب بطور آپ بیتی مصفی کی تمہید میں لکھتے ہیں۔ کہ فقیر فقہی اختلاف اور فقہا کی باہمی کشمکش اور مقلدین کے جدل و فساد سے تنگ ہو۔ اور گھبرا کر جب بہت زیادہ پریشان ہو چکا۔ تو بالآخر اس پریشانی میں اللہ عزوجل سے دعا و استعانت علی الحق کی سعی کی چنانچہ فرماتے ہیں۔

وایں فقیر) بعد از تضرع بحضرت باری جل مجدہ متوجہ شد وگفت۔ لئن لم یہدنی ربی لاکونن من القوم الضالین۔ انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین پس اشارہ بکتاب موطا کہ تالیف امام ہمام حجۃ الاسلام مالکؒ بن انسؓ است واقع شد و رفتہ رفتہ آں اشارہ در خاطر فاطر شاخ و برگ آوردہ از جملہ آں شاخ و برگ آنست کہ بیقین معلوم شد کہ امروز ہیچ کتابے از کتب فقہ اقوی از موطا نیست (ص۳ مصفی)

پس اللہ عزوجل نے فقیر کی دعا کو شرف قبولیت بخشا اور قبولیت کے آثار رفتہ رفتہ شاخ و برگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی صورت میں نمودار ہونے شروع ہوئے جن میں سے ایک بار آور شاخ یہ ہے کہ بکمال یقین و تحقیق یہ معلوم و ثابت ہوا کہ فقہ اسلامی کی صحیح ترین مستند و کتاب اول صرف موطا امام مالک ہی ہے

۲۔ مزید فرماتے ہیں اور پورے عزم بالجزم و تحقیق و دعوے سے فرماتے ہیں

"باید دانست کہ امروز در دست مردماں ہیچ کتابے نیست کہ مصنف آں از تبع تابعین باشد غیر از موطا"

یاد رکھنا چاہیے کہ موطا کے سوا دوسری کوئی بھی ایسی کتاب نہیں اور یہ ممکن نہیں کہ جس کے مصنف کو اتباع تابعین کے قرن و عہد میں ہونے اور سربلندی کا شرف و سعادت حاصل ہو۔

نہ صرف یہی بلکہ شاہ صاحب مزید تاکید کے لئے پورے دعوے اور زور سے فرماتے ہیں

" واز آئمہ فقہ امروز ہیچ کتابے کہ خود ایشاں تصنیف کردہ باشد بدست مردماں نیست الا موطا

بکمال یقین یاد رکھئے کہ عہد اتباع تابعینؒ کے آئمہ فقہاء میں سے سوائے امام مالکؒ کے دوسرے کسی فقیہ کو یہ مرتبہ کمال میسر نہیں کہ اس کی خود نوشت تصنیف رہتی دنیا تک کے لوگوں کے ہاتھوں میں موجود و محفوظ ہو

اہل حدیث کی متفقہ کتاب شاہ صاحبؒ موطا شریف کی جلالت و قدر کا اظہار فرماتے ہوئے بطور دوٹوک فیصلہ فرماتے ہیں:۔

وہیچ کتابے نیست کہ اہل حدیث متفق باشند بر جلالت و قدر مصنف او مانند موطا(مصفی[۳])

عالم اسلام میں صرف موطا شریف ہی ایک ایسی کتاب ہے کہ جس کی صحت و ثقاہت و عظمت اور اس کے مصنف کی جلالت و قدر پر اس عہد اور مابعد کے اہل حدیث متفق ہیں۔

شافعیؒ فرماتے ہیں شاہ صاحب کو موطا کی فقاہت اور اس کے مصنف کے فقہی و علمی کمال سے جس درجہ قلبی شغف اور والہانہ عقیدت ہے۔ اس کا اونچے مظہر ملاحظہ فرمائیے:۔

ونیز شافعی گفت العلم یدور علی ثلثۃ مالک بن انس وسفیان بن عیینہ ولیث بن سعد

اسلامی علم و فقہ صرف ان تین ہی مشاہیر آئمہ کی بدولت رواں دواں ہے جن میں کے ایک حضرت امام مالکؒ دوسرے سفیان بن عیینہؒ اور تیسرے حضرت سعدؒ ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تینوں میں سے ایک کا فیصلہ شاہ صاحب تینوں مشاہیر فقہاء اسلام میں سے ایک کامل بزرگ یعنی سفیان بن عیینہ سے روایت کرتے ہیں۔

(قال سفیان بن عیینہ فی حدیث یوشک ان یضرب الناس اکباد الابل یطلبون العلم فلا یجدون عالما اعلم من عالم المدینہ نری انہ مالک بن انس (مصفی)

عنقریب لوگ اونٹوں پر سوار ہو کر طلب علم کے لئے سفر کریں گے۔ اور بہ نسبت عالم مدینہ کے کسی اور کو زیادہ عالم نہ پائیں گے۔ ابن عینہ اور عبدالرزاق نے اس حدیث کا محمل (مصداق) امام مالک ہی کو قرار دیا ہے۔ (آیۃ اللہ الکاملہ صـ ۲۲۳ کشاف صـ ۲۴)

متفقہ تاریخی حقیقت دیوبندی دوستوں کے محبوب ترین حنفی ترجمان یعنی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے فقہی طریق اور روایت حدیث کا تذکرہ فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں :-

ایں کاروبار بر فقہاء سبعہ افتاد و بعد از ایشاں وارث ایشاں امام مالکؒ شد و حدیث آثار ایشاں تدوین فرمود و آنچہ از سینہ بسینہ منتقل میشد در بطون قراطیس ودیعت نمود و از اہل آفاق و از جمیع اعصار بسوئے او متوجہ شدند (مصفی صـ ۵)

سیرۃ النعمان صـ ۲۳ شبلی نعمانی ایسے حنفی مورخ و محقق نے اگرچہ ایڑی چوٹی کے زور سے فقہ حنفی کو اصل اسلامی فقہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ مگر باوجود اس کے شاہ صاحب کی بیان کردہ تاریخی حقیقت کو واضح اور کھلم کھلا لفظوں میں اعلان کرنے کے سوا اسے کوئی چارہ نہ ہوا۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ

مدینہ حدیث کا مخزن اور نبوت کا اخیر قرار گاہ تھا۔ صحابہؓ کے بعد تابعین کے گروہ میں سے سات شخصؒ علم فقہ و حدیث کے مرجع بن گئے تھے۔ اور مسائل شرعیہ میں عموماً ان کی طرف رجوع کیا جاتا تھا۔ ان لوگوں نے بڑے بڑے صحابہؓ کے دامن فیض میں تعلیم پائی تھی۔ اور یہ مرتبہ حاصل کیا تھا۔ تمام ممالک میں واسطہ در واسطہ ان کے درس کا سلسلہ پھیلا ہوا تھا۔ یہ لوگ ہم عصر تھے۔ اور ایک مشترک مجلس افتاء کے ذریعہ سے تمام مسائل شرعیہ کا فیصلہ کرتے تھے

مدینہ کی فقہ جس کی تدوین امام مالک نے کی اس کی بنیاد انہیں کے فتووں پر ہے "

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ امام ابوحنیفہؒ کا تذکرہ شاہ صاحبؒ نے مصفّی میں جہاں عالمِ مدینہ کا علمی مقام و کمال اور ان کے شاہکار مؤطا شریف کی عظمت وغیرہ بیان فرمائی۔ ضمناً امام ابوحنیفہ کا مرتبہ اور علم حدیث میں ان کا مقام بھی مختصراً ذکر کر ہی دیا ہے۔ چنانچہ امام ابوحنیفہؒ کی تابعیت اور عدم تابعیت کی بحث کا فیصلہ و خاتمہ کرتے ہوئے مجددانہ انداز میں فرماتے ہیں۔

۱۔ "در عصر تبع تابعین ہنوز نماند مگر ابوحنیفہؒ وامام مالک"

(آئمہ اربعہ میں سے صرف امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ ہی دو ایسے بزرگ ہیں جن کو تبع تابعین میں ہونے یعنی تابعین سے تلمذ کا شرف حاصل ہے۔

علمی مقام تابعیت کی بحث کو نپٹانے و چکانے کے بعد شاہ صاحبؒ امام ابوحنیفہؒ کے مقام علم حدیث کی حقیقت آشکار فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

"آں یک شخصے ابوحنیفہ است کہ رؤس محدثینؒ مثل احمد و بخاری و مسلم و ترمذی و ابوداؤد و نسائی و دارمی یک حدیث از وے در کتاب ہائے خود روایت نکردہ اند و رسم حدیث از وے بطریق ثقات جاری نشد" (مصفی صـ ۶)

آئمہ عہد تابعین میں سے امام ابوحنیفہؒ ہی ایک ایسے امام ہیں کہ ان سے مشاہیر و رؤس محدثین مثل امام احمدؒ۔ بخاریؒ۔ مسلمؒ۔ ترمذیؒ ابوداؤد اور نسائی و دارمی نے اپنی کتب حدیث میں ایک روایت بھی نقل و ذکر نہیں فرمائی۔ بلکہ امام ابوحنیفہؒ سے حدیث و روایت کا سلسلہ ہی بطریق ثقہ جاری و ثابت نہیں ہوا۔

حیرت و تعجب شاہ صاحبؒ کے مذکورہ دوٹوک فیصلہ سے آپ کو انتہائی حیرت اور بہت زیادہ تعجب ہوگا۔ کہ جب مسلمہ مشاہیر محدثین نے امام ابوحنیفہؒ سے حدیث و روایت کرنا گوارہ ہی نہیں فرمایا۔ اور بطریق ثقات آپ سے سلسلہ حدیث و روایت ثابت ہی نہیں ہوا تو پھر آپ کے نام و مذہب کو شہرت کیوں اور کیسے ہوگئی۔ اس حیرت کا ازالہ بھی شاہ صاحب نے حجۃ اللہ البالغہ میں خود ہی یوں فرما دیا ہے۔

"جس مذہب کے پیرو زمانہ میں مشہور ہوگئے اور قضا اور فتوے ان پر مفوض ہوا لوگوں میں ان کی تصانیف مشہور ہوگئیں۔ انھوں نے عام طور پر درس دینا شروع کیا وہ مذہب اطراف عالم میں پھیل گیا۔ اور ہمیشہ اس کی شہرت بڑھتی گئی۔ اور جس مذہب کے پیرو گمنام ہوئے۔ اور قضا و فتوے کی خدمت ان میں نہ رہی۔ لوگوں نے ان میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کافی رغبت نہ کی۔ وہ چند روز کے بعد نابود ہو گیا (ص۲۲۴)

قول فیصل شاہ صاحب نے ترویج مذاہب کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے ترویج و شہرت مذہب کی خصوصی وجہ سلاطین کا قرب اور قضاۃ و فتوے کے عہدہ کو قرار دیا ہے چنانچہ حنفی مذہب کی ترویج شہرت کا سبب بیان کرتے ہوئے دوسرے مقام میں فرماتے ہیں:

ابو حنیفہؒ کے شاگردوں میں سب سے زیادہ شہرت امام ابو یوسفؒ کو ہوئی (کیونکہ) ہارون رشید کے عہد میں قاضی القضاۃ کا منصب ان کو حاصل ہوا۔ اس کی وجہ سے امام ابوحنیفہ کا مذہب پھیل گیا۔ اور تمام اطراف عراق، خراسان ماوراء النہر تک اس کا قبضہ ہو گیا۔ (ص۲۲۴)

عہدہ قضا قاضی صاحب کیسے اور کیوں کر قاضی ہوئے اور ہارون رشید کو انھوں نے کس طرح مسخر کیا اور گرویدہ بنایا اس کی تفصیل "حقیقت تم تاریخ التقلید" میں بیان کر چکے ہیں۔

ابن خلکان شاہ صاحب نے تو صرف ترویج مذہب کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے ہی فرمایا کہ قاضی صاحب کا عہدہ قضا ہی شہرت مذہب ابوحنیفہؒ کا موجب ہوا۔ مگر ابن خلکان نے تو برملا بلکہ ڈنکے کی چوٹ سے اعلان کیا ہے وھو اول من وضع الکتب فی اصول الفقہ علی مذھب ابی حنیفۃ واملی المسائل ونشرھا وبث علم ابی حنیفۃ فی اقطار الارض قال عمار بن ابی مالک ما کان فی اصحاب ابی حنیفۃ مثل ابی یوسف لولا ابی یوسف ما ذکر ابوحنیفۃ "کذا"

اگر ابی یوسف قاضی نہ ہوتے تو امام ابوحنیفہ اور ان کا مذہب کا دنیا میں ذکر و نشان تک نہ ہوتا

بین الاقوامی شہرت کے مالک حنفی محقق ابن خلدون، شاہ ولی اللہؒ جنیے کہ حنفی فقہ کے غالی عاشق و حامی کے متفقہ بیان کو ذہن میں رکھتے ہوئے اب بین الاقوامی شہرت کے مالک حنفی مورخ و محقق بلکہ حضرت تھانوی صاحب کے بہت بڑے عقیدت مند اور مخلص مرید سید سلیمان ندوی کا آخری اور منصفانہ تاریخی فیصلہ ان کی بہت بڑی مایہ ناز تصنیف "حیات مالکؒ" سے تازگی ایمان کے لئے مزید پڑھئے۔ سید صاحب بکمال جزم و دعوے عہد صحابہؓ و تابعینؒ کی فقہ و اجتہاد اور حدیث و روایت کی صحت و اسناد کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فقہاء سبعہ کے عنوان سے رطب اللسان ہیں۔

ا۔ صحابہؓ کے بعد تمام فتاویٰ و مسائل اور مقدمات قضایا انہی کے فیصلہ سے طے پاتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی مجلس اجتماعی اس عہد کی سب سے بڑی عدالت العالیہ تھی۔ فقہ مدینہ جس کا ذکر آگے آئے گا۔ انہی فقہاء سبعہ کی علمی مجلسوں کے نتائج بحث ہیں۔

۲ مزید وضاحت

آگے چل کر ص۲۰ میں مزید وضاحت سے لکھتے ہیں:۔

فقہاء سبعہ اور دیگر شیوخ مدینہ کے سینوں میں جو علم منتشر اور پراگندہ تھا۔ امام زہری پہلے شخص ہیں جنہوں نے اس کو اپنے سینہ اور سفینہ کے اوراق میں جمع کیا اور یہی علم امام زہریؒ کے بعد امام مالکؒ کے سینہ میں منتقل ہوا۔

۳ پوری صراحت

اگرچہ سید صاحب ایسے نامور محقق کی مذکورہ تصریحات ہی کافی وافی ہیں۔ تاہم علمی اضافہ اور یقین وایمان کو مزید محکم کرنے کے لئے مزید سنئے فرماتے ہیں:۔

"عمر بن عبدالعزیز جب مدینہ کے والی مقرر ہوتے۔ تو انھوں نے اس مجلس (فقہاء سبعہ) کو اور باقاعدہ کر دیا۔ (فقہاء سبعہ) اپنی مجلس کے ارکان شوریٰ مقرر کئے۔ تمام احکام ومقدمات ان ججوں (فقہاء سبعہ) کی بحث ومذاکرہ کے بعد طے ہوتے تھے اور وہ مدینہ کی فقہی عدالت کا حکم تسلیم ہوتا تھا جس میں زیادہ مدد حضرت عمر کے قضایا واحکام سے لی جاتی تھی۔ کیونکہ ان کے عہد حکومت میں وسعت فتوحات نے بہت سی نئی ضرورتیں پیدا کر دی تھیں۔

حضرت عمرؓ ان (ضرورتوں) کا فیصلہ فقہاء صحابہؓ کی مجلس شوریٰ میں کرتے تھے

اس بناء پر مدینہ کی فقہ کا بڑا حصہ امام مالک سے پہلے خود حضرت عمرؓ کے زیر ریاست صحابہ کی مجلس میں اور ان (عمرؓ) کے نواسہ عمر بن عبدالعزیزؒ کی زیر صدارت تابعین کی مجلس میں مرتب ہو چکا تھا۔ امام مالکؒ کی فقہ وفتاوے (موطا) کی بنیاد اسی فقہ مدینہ پر ہے۔"

جواہر کی اصلی

سید صاحب نے مذکورہ بر ہی اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ بکمال یقین دعوی موطا کے عنوان سے ص۹۶ پر لکھتے ہیں:۔

موطا علوم مدینہ کا مجموعہ ہے۔ جہاں ان زر وجواہر کی اصلی کان تھی۔ تمام اکابر صحابہؓ اعاظم تابعینؒ جن کا ذکر بہ تفصیل اوپر کئی بار گذر چکا ہے۔ ان کا مسکن یہی شہر مبارک تھا کہ یہ صحیفہ مقدس انہی بزرگوں کی روایات وفتاوی پر مبنی ہے۔ اس بناء پر یہ صحیفہ حقیقت میں صحیح ترین موثق ترین احکام اسلامیہ کا مجموعہ ہے ص۹۶

اسلامی فقہ کی دوسری کتاب

خالص اسلامی فقہ کی پہلی کتاب کو ذہن میں رکھتے ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب دوسری فقہی کتاب کا نام سنیئے۔ ابن خلدون دوسری اسلامی فقہ کی کتاب کا نام وحقیقت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

چونکہ بعض احادیث کئی کئی مسائل شرعیہ پر مشتمل تھیں اس لئے مجبوراً وہ کئی کئی ابواب کے تحت لائی گئی ہیں۔ اور یوں احادیث بخاری میں تکرار ہو گئی (مقدمہ ابن خلدون صفحہ ۴۶۲)

مقام ابو حنیفہ صفحہ ۲۶۳ ابن خلدون کے قول فیصل کو نگاہ میں رکھتے ہوئے اب اسی فقہ کی تشریح و وضاحت کرتے ہوئے مصنف مقام ابو حنیفہ؟ اسلامی فقہ کی دوسری کتاب کی فقہی عظمت و کمال بلکہ شانِ فقاہت کا کھلم کھلا اقرار در پردہ اعتراف اور بالیدہ و تصدیق خود گکھڑوی صاحب کی زبان و قلم سے سنئے لکھتے ہیں اور کیا خوب صفائی سے لکھتے ہیں:

اگر حدیث سے طرز استدلال کا کسی نے اندازہ لگانا ہو تو امیر المؤمنین الحدیث امام بخاری کے ابواب و تراجم سے لگا سکتا ہے کہ بعض مقامات میں حافظ الدنیا ابن حجر عسقلانی جیسے اساطین حدیث و فقہ بھی حدیث اور ترجمۃ الباب کی تطبیق کرنے میں حیران ہیں و ششدر رہ جاتے ہیں۔ اور توجیہ پر توجیہ کرتے چلے جاتے ہیں کیونکہ ظاہر طور پر دعوے اور دلیل کی مطابقت نظر نہیں آتی۔ مگر نہایت باریک بینی سے کام لیا جائے تو ہوتی ضرور ہے اسی لئے کہا گیا ہے۔ فقہ البخاری فی الابواب والتراجم

(مقام ابو حنیفہ صفحہ ۱۶۳)

فقہ و حدیث کی تیسری کتاب موطا و صحیح بخاری کے بعد تیسری خالص اسلامی فقہ و حدیث کی کتاب کا تذکرہ محقق ابن خلدون نے جس وضاحت کے ساتھ فرمایا ہے حنفی مترجم ہی سے سنئے:۔

"امام بخاری کے بعد امام مسلم بن حجاج القشیری آئے۔ آپ نے بھی صرف انہی احادیث کو ضبط فرمایا جن کی صحت پر (سلف کا) اتفاق تھا۔ اور مکررات کو حذف فرما کر طرق روایت و اسناد کو یکجا جمع کر دیا۔ آپ نے بھی اپنی کتاب کی ترتیب فقہی ابواب پر رکھی

فقہ و حدیث کی مزید کتابیں اسلامی فقہ کی اولین یا طبقہ اولیٰ کی کتب ثلاثہ کو ذہن میں رکھتے ہوئے مزید اسلامی فقہ و حدیث کی کتابوں کے اسمائے گرامی ابن خلدون نے جس طرح گنوائے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔

بہت سی احادیث (جو مکہ) ان بزرگوں (امام مالکؒ بخاریؒ و مسلمؒ) سے ترک ہو گئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھیں اس لیئے مختلف علمائے حدیث نے ان کو اپنی اپنی کتابوں میں ضبط کیا مثلاً ابوداود سجستانی ابوعیسیٰ ترمذی۔ ابوعبدالرحمن نسائیؒ نے اپنی اپنی سنن میں ان کا استیعاب کیا یہی مذکورہ پانچ تصانیف امہات کتب (صحاح ستہ) کہلاتی ہیں مقدمہ ابن خلدون ص ۴۴۲

صحاح ستہ سید صاحب حیات مالک میں طبقہ اولیٰ و ثانیہ کی کتب فقہ و حدیث کے نام گنواتے ہوئے لکھتے ہیں :-

"طبقہ اولیٰ میں موطا۔ بخاری اور مسلم داخل ہیں اور طبقہ ثانیہ ترمذی، ابوداود نسائی ان دونوں طبقات کو صحاح ستہ کہتے ہیں۔ ابن اثیر جزری المتوفیٰ ۶۰۶ھ نے جامع الاصول میں انھیں چھ کتابوں کو جمع کیا ہے۔

روز روشن سے بھی زیادہ اور بڑھ کر مذکورہ محققین کے متفقہ دوٹوک فیصلہ سے ظاہر ہی نہیں بلکہ روز روشن سے بھی بڑھ کر اور بہت زیادہ واضح و ثابت ہو چکا کہ صحابہؓ و تابعینؒ کے عہد و زمانہ میں جو فقہ قبول و معمول تھی۔ اس کی اولین یا مستند و قدیم ترین کتابیں بالاتفاق موطا امام مالکؒ صحیح بخاری و صحیح مسلم ہیں جو طبقہ اولے کی کتب کے امتیازی و معروف نام و مقام سے اہل سنت والجماعت میں قرآن مجید کے بعد مقبول و شہرۂ آفاق ہیں۔ پھر ان کے بعد مزید تین کتابیں (۱) ابوداود (۲) ترمذی (۳) نسائیؒ۔ طبقہ ثانیہ کی مستند قدیم کتابیں ہیں۔ اور بقول شاہ ولی اللہؒ مسند احمد بھی اسی طبقہ ہی کی خاص کتاب ہے۔ مذکورہ چھ کتابیں اہل السنت کے مدعی تمام فرقوں میں صحاح ستہ کے نام سے مشہور و مقبول ہیں۔ اور انتہائی ادب و احترام کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں انکے مصنفین ائمہ اہل حدیث۔ فقہاء محدثین...... محققین اہل حدیث و فقہا محققین اہل سنت والجماعت اور محدثین و اکابر محدثین کے نام سے معروف و مقبول ہیں۔ اور ان کے مذہب و مسلک کو اہلحدیث اور مذہب محدثین کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اور دوسرے تمام فقہی مذاہب سے مذہب محدثین کو فائق و برتر بیقین کرتے ہوئے فقہا مذاہب بالخصوص متاخرین احناف نے اپنی تصانیف میں بطور تقدس دوسرے فقہی مذاہب کے ساتھ ہی ساتھ مستقل و الگ تھلگ مذہب کی صورت میں جس طرح ذکر کیا۔ بلکہ مذہب محدثین کو جس صراحت کے ساتھ اصل اسلام اور مذہب حق معلوم کرنے کا واحد ذریعہ اور خصوصی معیار قرار دیا ہے۔ ہم فقہا احناف کے یہ دوٹوک فیصلے نتائج التقلید البشری بسعادت الدارین۔ اکمل البیان فی شرح حدیث نجد قرن الشیطان وغیرہ میں ملاحظہ ہی نقل کر چکے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر ہمارے دوست پچوں کہ ان سے بالکل آنکھ چرا کر اپنی ہی ہانک رہے ہیں۔ لہذا ان پر بطور اتمام حجت اور آپ کی یاد دہانی و ضیافت طبع کے لیئے دوبارہ عرض کرنے کی اجازت چاہتے ہیں مزید باللہ التوفیق)

دیوبندی حضرات کے خصوصی ترجمان حنفیت

علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کے محققانہ فیصلہ و اعلان کے بعد اگرچہ کسی مزید ثبوت وشہادت کی ضرورت وحاجت نہیں تاہم دیوبندی دوستوں کے خصوصی ترجمان حنفیت حضرت شاہ ولی اللہ کی آخری و فیصلہ کن تحقیق بھی بطور تبرک ملاحظہ فرماتے ہی چلیئے۔ شاہ صاحب اسلام کی مستند و قدیم کیتیب یا طبقہ اولی کی کتب فقہ و حدیث کے اسمائے گرامی اور ان کی فہرست گنواتے ہوئے رطب اللسان ہیں۔

استقراء و تلاش سے طبقہ اولی کی صرف تین کتابیں ہیں (۱) موطا (۲) صحیح بخاری (۳) صحیح مسلم امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ بعد کلام اللہ کے سب کتابوں میں زیادہ صحیح امام مالک کی موطا ہے۔ اہل حدیث کا اتفاق ہے۔ کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے موافقین کی رائے کے موافق موطا کی تمام حدیثیں صحیح ہیں۔ اور دیگر محدثین کی رائے ہیں اس میں ایسی کوئی مرسل ومنقطع نہیں ہے۔ کہ دیگر طرق سے اس کی سند متصل نہ ہوئی ہو۔ اس وجہ سے اس کی تمام حدیثیں صحیح ہی ہیں۔ امام مالکؒ کے زمانہ میں اکثر موطا ئیں تصنیف کی گئی جن میں موطا امام مالک کی تخریج کی گئی اور اس کی منقطع احادیث کا متصل ہونا ثابت کیا گیا۔ مثلاً ابن ابی ذیب ابن عیینہ ثوری ومعمر وغیرہم کی کتابیں جن کے اساتذہ اور امام مالک کے اساتذہ مشترک تھے۔

امام مالک سے بلاواسطہ ایک ہزار لوگوں سے زیادہ موطا کی روایت کی ہے۔ دور دراز ملکوں سے سفر کرکے لوگوں نے موطا کو امام مالک سے اخذ کیا ہے۔ جیسے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ذکر کیا تھا۔ (پیش گوئی فرمائی تھی) امام مالکؒ کے شاگردوں میں سے بعض ایسے لوگ تھے۔ جن کی فقاہت مشہور و اعلے درجے کی تھی۔ جیسے امام شافعیؒ اور محمد بن حسن اور ابن وہب اور ابن قاسم اور بعض بڑے بڑے متبحر و محدثین تھے۔ جیسے یحییٰ بن سعید قطان اور عبدالرحمٰن بن مہدی اور عبدالرزاق اور بعض ان کے شاگرد امراء و سلاطین تھے۔ جیسے رشید اور ان کے دونوں بیٹے

موطا کی شہرت امام مالک کے زمانہ ہی میں تمام اسلامی ممالک میں منتشر ہو گئی تھی۔ اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد جتنا زمانہ گذرتا گیا۔ اسی قدر اس کی شہرت بڑھتی گئی۔ اور اس کی طرف (علمائے مذاہب کی) توجہ ہوتی گئی۔ شہروں کے فقہانے اپنے مذاہب کی بنیاد اسی (موطا) پر رکھی۔ بعض مسائل میں اہل عراق (امام ابوحنیفہ اور ان کے تلامذہ) نے بھی اسی کو مبنیٰ قرار دیا اور علما برابر اس کی حدیثوں کی تخریج کرتے رہے اور اس کے شواہد و توابع کو بیان کرتے رہے۔ اس میں سے غریب حدیث کی شرح اور مشکل کا انضباط کرتے رہے۔ اس کے مسائل میں مباحثہ کرتے تھے۔ اور اس کے راویوں کی تحقیق اور ان امور میں لوگوں نے یہاں تک غور کیا۔ کہ اس کے بعد غور کا کوئی مرتبہ (مقام) باقی نہیں۔

اگر تجھ کو حق کا صاف کرنا منظور رہے۔ تو کتاب موطا (امام مالکؒ) کا امام محمد کی کتاب الآثار اور امام ابو یوسف کی کتاب امالی سے موازنہ کرلو۔ موطا شریف میں اور ان دونوں کتابوں میں بعد المشرقین نظر آئے گا۔

تم نے کسی محدث یا فقیہ کو سنا ہے کہ ان دونوں کی طرف توجہ کی ہو۔ (آیتہ اللہ ص۲۰۵)

صحیح بخاری و صحیح مسلم

شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ صحیح بخاری و صحیح مسلم کی تقدیس و قبولیت کے متعلق فرماتے ہیں۔

صحیحین پر تمام محدثین نے اتفاق کیا ہے۔ کہ صحیحین میں جتنی حدیثیں متصل مرفوع ہیں وہ سب یقیناً صحیح ہیں۔ ان دونوں کتابوں کا ثبوت مصنفین تک بالتواتر ہے۔ اور جو (کوئی) ان کی حالت کو نگاہ عظمت سے نہ دیکھے۔ وہ مبتدع (بدعتی) ہے۔ اور مسلمانوں کے راستہ کے خلاف پیروی کرنے والا ہے۔" (ص۲۰۷)

فقہ و حدیث کی مزید کتابیں

شاہ صاحب مذکورہ کتب کا تعارف کرانے کے بعد لکھتے ہیں:۔

دوسرے طبقہ کی کتابیں اگرچہ موطا اور صحیحین کے درجہ کی نہیں ہیں۔ لیکن ان کے قریب قریب ہیں۔ ان کے مصنفین ثقاہت و عدالت و حفظ میں مشہور و معروف تھے فنون حدیث میں متبحر تھے...... جو لوگ ان کے بعد ہوئے ہیں۔ انہوں نے ان کو بہ نظر قبول دیکھا۔ محدثین فقہانے ان کی طرف درجہ بدرجہ توجہ کی۔ ان لوگوں کی کتابیں مشہور ہوگئیں۔ لوگوں نے ان کے غریب امور کی شرح کی۔ ان کے راویوں کی تفتیش کی۔ فقہی مسائل کو مستنبط کیا۔ عام علوم کی بنا انہی احادیث پر ہے۔ اس طبقہ میں سنن ابوداؤد۔ جامع ترمذی اور نسائی ہیں...... غالباً مسند احمد بھی اسی درجہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ امام احمدؒ نے اس (اپنی مسند) کو گویا ایک معیار قرار دیا ہے۔ اس سے صحیح و سقیم کی شناخت بھی ہو سکتی ہے
اور (امام احمدؒ نے) فرمایا ہے جو حدیث اس (میری مسند) میں نہیں اس کو مت قبول کرو (صفحہ ۲۰۵، ۲۰۶)

حضرت ملا علی قاریؒ کا ناطق اعلان

نتائج التقلید میں حقیقت افروز باطل شکن دلائل سے آشکارا کر دیا گیا ہے کہ اصل اسلام صرف مسلک اہل حدیث اور اہل حدیث ہی ہے۔ اور اس مسلک کے خصوصی محافظ داعی و علمبردار اور حامل اہل حدیث اور اہل حدیث ہی ہیں۔ مگر ہمارے مہربان دوست چونکہ تقلیدی بھول بھلیوں کے چکر میں مبتلا مذہب محدثین سے آشنا ہی نہیں بنا بریں وہ اپنی دانست وفہم کے یا اپنے ناظرین کو مبتلائے فریب کر کے اس مسلک سے دور و نفور رکھنے کے خواہش مند ہیں۔ لہٰذا انھوں نے اپنے جوابی افسانوں میں جو پُر فریب مغالطہ پیش کیا ہے۔ اس کو صحیح ثابت کرنے کے لئے جس زور وشور سے صفحات کے صفحات سیاہ کر دیئے ہیں۔ ان کا ماحصل یہی اور صرف یہی ہے۔ کہ اہل حدیث کوئی خاص و مستقل مذہب اور گروہ نہیں ہے(۲) بلکہ یہ اہل علم کا ایک خاص گروہ ہے جسے حفظ و روایت حدیث کا بہت زیادہ شوق و شغف ہے (۳) اور یہ ایسا گروہ ہے۔ کہ اس میں اہل بدعت رافضی معتزلہ، جہمیہ و مرجیہ وغیرہ لوگ بھی برابر کے شریک و حصہ دار ہیں۔ چنانچہ مصنف السہم الحدید نے تو اپنے فطری کمالات دکھاتے ہوئے "اہل حدیث حضرات کون ہیں۔" کے جلی عنوان سے طول وطویل مضمون لکھا ہے جس میں اپنے ناظرین کو یہی باور کرانے کی مذموم کوشش کی ہے کہ اہل حدیث سے مراد وہ گروہ ہے۔ جسے حدیث کے حفظ و روایت کرنے کا بہت زیادہ شوق تھا۔ اور یہ گروہ خاص کر اہل سنت والجماعت پر بھی مشتمل نہیں۔ بلکہ اس میں رافضی معتزلہ، مرجیہ و جہمیہ وغیرہ جملہ گمراہ فرقوں کے لوگ بھی شامل تھے۔ چنانچہ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں بہت سے گمراہ المحدثین کی روایات بھی موجود ہیں۔

اور مصنف مقام نے بھی اگرچہ مصنف السہم الحدید کی روش کو ایک گونہ قبول و معمول کیا ہے۔ مگر طائفہ منصورہ نامی کتابچہ میں تو پورے فنی کمالات سے اپنے ناظرین کو مسخر کرتے اور یہ مغالطہ دینے کی منحوس کوشش کی ہے۔ کہ طائفہ منصورہ مقلدین مذاہب اربعہ سے علیحدہ یا باہر کوئی دوسرا خاص گروہ یا فرقہ نہیں بلکہ مالکی حنفی شافعی و حنبلی مقلدین کے اہل علم کا وہ مخلوط گروہ یا مجموعہ ہے۔ جن کو حدیث و فقہ کی مہارت حاصل اور اس سے خاص شغف ہے۔۔ ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے دوستوں کے اس پر فریب مغالطہ اور تمام و کمال فن کاری کا پول اگرچہ طائفہ منصورہ کے جواب میں مستقل رسالہ شائع کر کے آشکار کرنے کا ارادہ رکھتے بلکہ فیصلہ کر چکے ہیں تاہم بمصداق

سو سنار کی ایک لوہار کی

ہم اپنے دوستوں کی خدمت میں یہاں اتنا ضرور عرض کر دینا چاہتے ہیں کہ آپ حضرات کا پیش کردہ فسون باطل ساحرین فرعون کی سحر کاری کے مشابہ و مانند اور مصداق ہے بس جیسا کہ ان کا تمام و کمال سحر عصاء موسےٰ کے میدان میں آنے سے لاشئے بلکہ مفقود و لاپتہ ہو کر رہ گیا۔ ویسے ہی انشاء اللہ العظیم آپ کا تمام تانا بانا اور فسون ہم شیخ عبد القادر جیلانیؒ ایسے مسلمہ بزرگ و صاحب کمال ولی اور خود آپ کے گواہ ثبوت شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ اور امام نووی بلکہ حنفی مذہب کے نامور و مخصوص ارکان علامہ علی قاری شامی اور رشید احمد طحطاوی حتیٰ کہ حجۃ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہؒ جیسے آپ بزعم خود مطلق سے حنفی ثابت کرنے کے لئے پھولے نہیں سماتے۔ اور خاص کر ہندوستان کے نامور ترجمان حنفیت مولوی عبد الحی لکھنوی کی قلم سے لاشئے اور لاپتہ کئے دیتے ہیں۔ (وباللہ التوفیق)

غنیۃ الطالبین شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اہل بدعت و گمراہ فرقوں کی پہچان کا واحد ذریعہ و معیار ہی اہل حدیث کی مذمت و بدگوئی قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں

فعلامۃ اھل البدعۃ الوقیعۃ فی اھل الاثر

اہل بدعت کی اہل حدیث کے حق میں بدگوئی وغیرہ کا نمونہ ذکر کرنے کے بعد بطور آخری اور اٹل فیصلہ فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

وکل ذالک عصبیۃ وغیاظا لاھل السنۃ ولا اسم لھم الا اسم واحد وھو اصحاب الحدیث

اہل بدعت کا اہل حدیث کو بڑے بڑے ناموں سے ذکر کرنا یہ ان کا محض تعصب اور رنج ہے۔ یاد رہے کہ ان کا نام تو صرف ایک اور ایک ہی ہے۔ اور وہ ہے اہل حدیث۔

شیخ صاحب رح آگے چل کر فرقہ ناجیہ کا تعارف کرواتے ہوئے رطب اللسان ہیں:۔ کہ موجودہ تفرقہ جس نے مسلمانوں کے حصے بخرے کر رکھے ہیں۔ عہد خلافت راشدہ بلکہ فقہاء سبعہ مدینہ وغیرہ کے بہت بعد ظہور پذیر ہوا ہے تاہم اللہ عزوجل نے حفاظت دین کے لئے ایک مخصوص گروہ کو منتخب فرما ہی رکھا ہے۔ بلفظہ

الاشرذمۃ قلیلۃ وھم الفرقۃ الناجیۃ فحفظہ اللہ الدین بھم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ ایک قلیل جماعت ہے جو فرقہ ناجیہ ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس قلیل جماعت کو ہی اپنے دین کا محافظ دستہ (باڈی گارڈ) بنا رکھا ہے۔ چنانچہ اس محافظ دستہ کا خصوصی تعارف کرواتے ہوئے فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

ان الدین بدأ غریبا وسیعود غریبا فطوبی للغرباء قیل ومن الغرباء قال صلی اللہ علیہ وسلم الذین یصلحون ما افسد الناس من سنتی من بعدی۔

دین کی ابتداء غربت ہی سے ہوئی اور انتہا بھی غربت ہی پر ہوگی۔ بناءً علیہ غرباء ہی کو بشارت وخوشخبری ہے۔ صحابہ نے عرض کیا غرباء سے کون لوگ مراد ہیں۔ حضور نے فرمایا غرباء سے مراد وہ ہیں جو ہمارے بعد آئیں گے۔ اور اصل اسلام میں لوگوں نے جو خلل وفساد برپا کیا ہوا ہوگا۔ اس کی اصلاح کریں گے۔ اور ہماری مردہ سنتوں کا احیاء کریں گے۔ غرباء کو بشارت اور ان کے ساتھ وابستگی کی تاکید فرماتے اور گمراہ فرقوں کی فہرست گنواتے ہوئے بالآخر غرباء یعنے فرقہ ناجیہ کا واضح نشان و پتہ کا یوں اعلان فرماتے ہیں۔

"واما الفرقة الناجية فهي اهل السنة والجماعة قد بينا مذهبهم واعتقادهم على ما نذكره"

اور اے پر فرقہ ناجیہ تو وہ صرف ایک ہی فرقہ ہے۔ جو اہل سنت والجماعت کے نام سے معروف ہے۔ جیسا کہ ہم ان کے مذہب واعتقاد کو گذشتہ صفحات میں بیان کر چکے ہیں۔

"وتسمى هذه الفرقة الناجية القدرية .... وما اسمهم الاسم واحد الا اصحاب الحديث واهل السنة على ما بينا"

قدریہ وغیرہ گمراہ فرقے شقاوت قلبی کی وجہ سے فرقہ ناجیہ کو بُرے بُرے منحوس ناموں سے ذکر کرتے آرہے ہیں۔ مگر آگاہ وخبردار رہنا اور یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ فرقہ ناجیہ کا مخصوص وامتیازی نام صرف اہل حدیث اور اہل سنت ہی ہے۔ گمراہ فرقے جو بُرے بُرے نام رکھتے ہیں یہی ان کی گمراہی کی کھلی علامت وپہچان ہے وہابیت کا طعنہ دینے والے بھی کان کھول کر سن لیں۔ اور اگر باز نہ آئیں۔ تو بموجب قول ومقتدی شیخ جیلانی اپنے کو گمراہ سمجھ لیں

سلف صالح اہل حدیث کا دوسرا نام ہے

مسئلہ صفات یعنے استواء العرش بیان کرتے ہوئے شیخ صاحب نے دو ٹوک

www.KitaboSunnat.cc

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیصلہ دیا ہے۔ کہ سلف صالح اہل حدیث ہی کا دوسرا یا متبادل نام ہے، چنانچہ فرماتے ہیں:۔

ولا نقل من احد من الصحابة والتابعين من السلف الصالح من اصحاب الحديث

یعنی اہل حدیث سلف صالح یا صحابہ و تابعین سے یہ معنی ہرگز منقول نہیں جو اشعریہ وغیرہ فرقے بیان کرتے ہیں۔

منہاج السنۃ جلد ۲ ص ۱۰۲ شیخ اسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اہل بدعت کے بالمقابل اہل السنت والجماعت کا مخصوص امتیازی نام اہل حدیث عنوان سے جس طرح اعلان فرمایا ہے بلفظہٖ پڑھیے:۔

"واما اهل الحديث والسنة والجماعة اختصوا باتباعهم الكتاب والسنة الثابتة عن النبيهم صلى الله عليه وسلم في الاصول والفروع وماكان عليه اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم بخلاف الخوارج والمعتزلة والروافض ومن وافقهم في بعض الاقوالهم"

نہ صرف یہی بلکہ شیخ الاسلام نے منہاج السنۃ میں پوری صراحت کے ساتھ یوں بھی اعلان کر دیا ہے۔ کہ

(۲) فاعتقاد اهل الحديث هو السنة المحضة لانه هو الاعتقاد الثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم

(۳) شیخ الاسلام مزید فرماتے ہیں۔ وقال العلماء اهل الحديث اعلم بمقاصد الرسول من اتباع الائمة بمقاصد ائمتهم

(۴) شیخ الاسلام فرماتے ہیں۔ هم اجل قدرا من هؤلاء صدقا واعلاهم منزلة واكثرهم دينا وهم من اعظم الناس صدقا وامانة وعلما واعظمهم

حاصل ترجمہ یہ کہ اہل حدیث علماء و اعتقاداً اصلاً و فرعاً نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے منسلک و وابستہ ہیں لہٰذا ان کا مقام ہر حیثیت سے اعلےٰ افضل و برتر ہے۔ اور مسلمانوں میں صدق امانت اور مرتبہ کے اعتبار سے اعظم تر ہیں۔

شرح فقہ اکبر ص ۱۷۴ ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر میں متعدد مقامات پر فقہا مذاہب کے مذہب گنواتے ہوئے مسلک اہل حدیث و جماعت اہلحدیث کو جس طرح مستقل

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الگ مذہب وطائفہ ذکر کیا ہے بطور مثال صرف دو مقام یعنی بحث ایمان ہی سے پڑھیے قاری صاحب صفحہ ۴۲ میں لکھتے ہیں :-

" وذکر عن احمد بن حنبل وجماعة من اهل الحدیث انهم یقولون ان الایمان غیر مخلوق "

مزید سنئے قاری صاحب نے آگے چل کر صفحہ ۴۵ میں اہل حدیث مذہب وطائفہ مبارکہ کا امام فقہا رمذاہب یعنے امام ابوحنیفہ سفیان ثوری امام مالک اور اوزاعی اور شافعی بلکہ عامۃ الفقہا کی فہرست گنوتے ہوئے اہل حدیث کا مستقل ذکر جس وضاحت اور پوری صراحت سے جس طرح کیا ہے غور سے سنئے ؛-

ان ایمان المقلد الذی لادلیل معه صحیح قال ابوحنیفة وسفیان الثوری والمالک والاوزاعی والشافعی واحمد وعامة الفقهاء واهل الحدیث رحمهم الله تعالیٰ صح ایمانه ولکنه عاص بترک الاستدلال

نووی شرح صحیح مسلم امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح صحیح مسلم میں اکثر وبیشتر مقامات میں اختلاف مذاہب کا ذکر کرتے اور مذاہب گنواتے ہوئے فقہاء مذاہب کے دوش بدوش اہل حدیث کو جس طرح مستقل اور پوری خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا ہے بطور مثال باب تشہد اور باب الشفعہ کے حوالہ جات ہم نتائج التقلید صفحہ ۳۸ میں بعنوان ایک زبردست مغالطہ کا پول نقل کر چکے ہیں یہاں دہرانے کی ضرورت نہیں۔

ردالمختار باب البغات درمختار کی شرح لکھتے ہوئے شامی نے فقہی مذہب گنوانے ہوئے ہوئے اگرچہ کئی ایک مقامات میں اہل حدیث کو مستقل وعلیحدہ مذہب کی شان سے ذکر کیا ہے مگر ہم بطور مثال باب البغات کا ایک حوالہ اپنے دوستوں کے دماغی توازن کی درستگی کے لئے بطور انجکشن عرض کئے دیتے ہیں۔

قال ابن المنذر ولا اعلم احدا وافق اهل الحدیث علی تکفیرهم

طحطاوی کا دوٹوک فیصلہ سطور فوق میں تو صرف یہی ذکر ہوا۔ کہ حنفی شافعی وغیرہ اہل علم نے جہاں فقہاء مذاہب کے فقہی اقوال ذکر کئے ہیں۔ ان کے ساتھ ہی اہل حدیث مذہب کو بھی مستقل وعلیحدہ مذہب کی صورت ونام سے بکمال صراحت ذکر کیا ہے جس سے حامی سے عامی تر بھی یہ معلوم کر سکتا ہے۔ کہ مروجہ فقہی مذاہب (مالکی۔ حنفی۔ شافعی وحنبلی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ ہی ساتھ اہل حدیث جو اصل اسلامی فقہ کا حامل داعی علمبردار اور محافظ ہے خود مروجہ مذاہب کی کتب فقہ میں بدستور منقول و مروی ہوتا آرہا ہے۔ لیکن علامہ طحطاوی نے تو شرح درمختار میں مذکورہ کے علاوہ پوری ذمہ داری اور عزم بالجزم کے ساتھ اصل اسلام (مذہب حق) معلوم کرنے کا واحد ذریعہ اور خاص معیار ہی اکابر اہل حدیث اور تصنیفات اہل حدیث کو قرار دیا۔ اور اعلان فرمایا ہے چنانچہ بطور سوال و جواب لکھتے ہیں۔

"فان قلت ما ذا تعرف علی انک علی صراط مستقیم و کل واحد من ھذہ الفرق یدعی انہ علیہ قلت لیس ذالک بالادعا والتشبث باستعمال الوھم القاصر والقول الزاعم بل بالنقل عن جھابذۃ ھذہ الصنعۃ وعلما اھل الحدیث الذین جمعوا صحاح الاحادیث فی امور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واحوالہ وافعالہ وحرکاتہ وسکناتہ واحوال الصحابۃ والمھاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان مثل الامام البخاری ومسلم وغیرھما من الثقات المشھورین الذین اتفق اھل المشرق والمغرب علی صحتہ ما اورد فی کتبھم من امور النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ بعد النقل ینظر الی الذی تمسک بھدی ھم واقتفی اثرھم وھتدی بسیرھم فی الاصول والفروع فیحکم بانہ من الذین ھم وھذا ھو الفارق بین الحق والباطل والمتمیزین من ھو علی صراط المستقیم وبین من ھو علی سبیل الذی علی میمنہ وشمالہ

(طحطاوی شرح درمختار)

ترجمہ:۔ اگر تو سوال کرے کہ ہر فرقہ اس بات کا مدعی ہے کہ صرف ہم ہی حق پر ہیں، تو تیرے پاس معیار حق کی دلیل و ثبوت کیا ہے؟ اس کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حق کا دعوے اپنے قول و گمان سے صحیح نہیں۔ بلکہ حقانیت کے ثبوت کے لئے مسلمہ علماء و فقہاء امت کی طرف رجوع کیا جائے۔ جو کہ کتاب و سنت کے انتہائی ماہر ہیں اور وہ علما اہلحدیث ہیں۔ جنہوں نے کتب صحاح کو جمع کیا ہے۔ اور ان کتب کی صحت پر امت مسلمہ کا اتفاق ہے۔ جیسا کہ امام بخاری و مسلم وغیرہما ہیں۔ پس جو مذہب و مسلک ان کی کتب احادیث کے موافق اور صحیح ثابت ہے وہ صحیح ہے اور جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان سے دور اور گمراہ ہے۔ وہ صراط مستقیم سے دور ہے۔ یعنی معیار حق کتب صحاح ہی ہیں۔ جو ان کے مطابق ہے وہ حق ہے اور جو ان کے مخالف ہے وہ غلط و باطل ہے۔

عقد الجید معہ سلک مروارید صلا حجۃ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے تصانیف اہلحدیث کو علمائے امت کی تحقیقات کی روشنی میں جس طرح معیار حق اعلان فرمایا ہے۔ حنفی مترجم کی زبان سے بصدق دل پوری توجہ سے سنئے۔ شاہ صاحب فرماتے ہیں:۔

ان محققین کی تدبیر کا خلاصہ بموجب اس تلاش کے جو ہم نے ان کے کلام سے کی ہے۔ کہ ان مسائل کو جو مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ اور ثوری اور دوسرے مجتہدوں سے منقول ہیں۔ جن کے مذہب اور فتوے مقبول ہیں۔ (ان کے مذاہب کو) موطا امام مالک اور بخاری اور مسلم پر پیش کیا جائے۔ پھر ترمذی ابو داؤد و نسائی کی احادیث پر پیش کریں پس جو مسئلہ حدیث کے موافق پڑے اس کو اختیار کریں۔ اور جو حدیث کے مخالف ہو اس کو نہ مانیں۔ اور اس پر عمل کرنا چھوڑ دیں۔

مزید تشریح شاہ صاحب آگے چل کر صلا میں بغرض مزید تشریح فرماتے ہیں:۔

"اور اگر تم کو ہمارے بیان میں شک ہو۔ تو تم کو چاہئے کہ بیہقی کی کتابیں اور معالم السنن اور شرح السنہ بغوی کو دیکھو۔ غرضیکہ محققین فقہاء اہل السنت کا یہی طریقہ تھا۔ اور یہ لوگ علیحدہ ہیں۔ اہلحدیث کے فرقہ ظاہریہ سے ..... اور یہ لوگ اہل حدیث کے زیادہ مشابہ ہیں۔ کیوں کہ انھوں نے مجتہدوں کے اقوال میں وہی کچھ کیا جو محدثین نے صحابہ اور تابعین کے مسائل میں روا رکھا"

امام الکلام معہ غیث الغمام صلا ہندوستان کے مسلمہ و نامور ترجمان (شارح) مذہب حنفی مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی فاتحہ خلف الامام کے متعلق حنفی شافعی و مالکی مذاہب کے اقوال ذکر کرنے کے بعد محدثین (اہلحدیث) کا مذہب بیان کرکے بطور قول فیصل اپنی آخری تحقیق یا اہلحدیث کی مدح اور ان کا شاہکار بیان کرتے ہوئے جس طرح رطب اللسان ہیں۔ اہل حدیث کے وجود باجود کا اس سے بڑھ کر کوئی دوسرا ثبوت ہو ہی نہیں سکتا۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

وھذا ھو مذھب جماعۃ من المحدثین جزاھم اللہ یوم الدین ومن نظر بنظر الانصاف وغاص فی بحار الفقہ والاصول متجنبا عن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتراف بعلم علم يقيناً ان اكثر المسائل الفرعية والاصلية التي اختلف العلماء فيها فمذهب المحدثين فيها اقوى من مذاهب غيرهم واني كلما اسير في شعب الاختلاف اجد قول المحدثين فيه قريباً من الانصاف فلله درهم عليه شكرهم كيف لا وهم ورثة النبي صلى الله عليه وسلم حقاً ونواب شرعه صدقاً حشرنا الله في زمرتهم واماتنا على حبهم وسيرتهم (امام الكلام)

کہ جو شخص بھی تعصب سے الگ ہوکر منصفانہ طریق پر مسائل اختلافیہ میں غور کرے گا۔ یقیناً وہ آئمہ محدثین رحمہم اللہ کے مسلک کو حق وصواب پائے گا۔ ہم نے تو جب کسی اختلافی مسئلہ کی تحقیق کتب محققین کی ورق گردانی کے بعد آخری نتیجہ مرتب کیا۔ تو قول آئمہ حدیث کو ہی انصاف پر مبنی پایا۔ اور یقیناً ہونا بھی ایسا ہی چاہیئے۔ کیونکہ آئمہ حدیث ہی تو دین کے نواب اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح وارث وجانشین ہیں۔ ہماری دعا تو یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلک اہل حدیث پر ہمیں زندہ رکھے اور اسی پر خاتمہ کرے۔ اور حشر میں انہی کی جماعت میں اٹھائے آمین برحمتک یا ارحم الراحمین (امام الکلام)

سرخیل تابعین حضرت امام شعبی کوفی اور حضرت عبدالرحمٰن بن مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں ۔

دین النبی محمد مختار ۔۔۔ نعم المطیعة لدفتی الاثار

لا ترغبن عن حدیث واهله ! ۔۔۔ الرأی لیل والحدیث نهار

میزان شعرانی

ترجمہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ہی اللہ تعالیٰ کا محبوب وپسندیدہ دین ہے مسلمانوں کے لئے حدیث وآثار ہی مشعل راہ ہیں۔ حدیث مثل دن کے روشن اور رائے وقیاس اندھیری رات کی مانند ہے۔

عارف باللہ امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے قصیدہ نونیہ میں کیا خوب لکھا ہے :۔

یا مبغضا لاهل الحدیث وشاتما ۔۔۔ ابشر بعقد ولایة الشیطان

اوما علمت بانهم انصار الرسول ! ۔۔۔ لهم بلاشك ونكران

ماذنبهم اذخالفوك لقوله ۔۔۔ ما خالفوا لاجل قول فلان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسبوا الیہ بکل مقالۃ   او حالۃ او قائل و مکان
فلذا غضبتم حیث ما انتسبوالی
غیرالرسول بنسبۃ الاحسان!

ترجمہ:۔ اہلحدیث کے ساتھ بغض رکھنے اور گالی دینے والو تمہیں شیطانی محبت اور طریق مبارک رہے۔ حقیقتِ واقعہ یہ ہے۔ کہ اہل حدیث ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعوان و انصار ہیں۔ کیا اہلحدیث سے تم صرف اس لئے مخالف ہو۔ کہ وہ اپنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب کرتے ہیں۔ اور حضور ہی کے اقوال و افعال کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے ہیں۔ اور تم اپنے کو غیر کی طرف منسوب کرتے اور غیر کے اقوال پر عامل ہو!

اہلحدیث کبھی کسی کے مقلد نہیں ہوئے مذکورہ حقیقت افروز بیان اور محققین احناف کے اٹل فیصلہ سے ثابت و واضح ہو چکا ہے۔ کہ اہلحدیث مروجہ مذاہب میں سے کسی خاص ایک مذہب کے کبھی بھی مقلد و پابند نہیں ہوئے بلکہ یہ عہد صحابہؓ و تابعینؒ کے فقہی مذاہب کے عامل و علمبردار اور داعی و محافظ بلکہ خاص مبلغ و ناشر چلے آرہے ہیں۔ مگر ہمارے دوست اور ان کے بعض پیشرو نشۂ تقلید کی رو میں بہتے ہوئے چونکہ اہل حدیث کو مقلدین ہی میں شمار کرنے کی ذہن پہ پُر فریب راگنی الاپتے آرہے ہیں۔ لہٰذا ہم ان کی اس راگنی کو مع پورے سازوں   وغیرہ کے حجۃ الاسلام ولی الدین احمدؒ کی قلم حقیقت اشکار کی ضرب سے ویسے ہی توڑ موڑ کر رکھ دیتے ہیں۔ جیسا کہ شاہ صاحب کے مورث اعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تلوار کی ایک ہی ضرب سے حق کو ایسا آشکار کر دیا تھا کہ خود اللہ عزوجل نے کھٹ سے فلا وربک الایہ نازل فرما کر اس فیصلہ کی تصدیق و تائید فرما دی لہٰذا ابن فاروقی کا دوٹوک فیصلہ سنیئے۔ اور خداداد علم و دانش سے غور فرمایئے اور قبول و معمول فرماتے ہوئے بخلوص دعا کیجیے۔ کہ اللہ تعالیٰ صراط مستقیم پر قائم رکھے اور اسی پر خاتمہ فرمائے۔

حجۃ اللہ البالغہ ولی الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ اکابر اہلحدیث کا اظہار کار اور ان کی تقلید سے نفرت و بیزاری اور کھلم کھلا انکار و بغاوت ذکر فرماتے ہوئے حجۃ اللہ البالغہ میں رقمطراز ہیں:۔

محققین اہل حدیث نے . . . . متقدمین میں سے خاص کسی امام کی تقلید پر اتفاق نہیں کیا۔ (آیات اللہ الکاملہ صفحہ ۲۲۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کشاف معہ انصاف ص۲۶ حجۃ اللہ البالغہ پر ہی آپ نے اکتفا نہیں فرمایا۔ بلکہ اپنی آخری تصنیف انصاف میں بطور آخری تحقیق و فیصلہ رطب اللسان ہیں :۔

"ان اکابر اہل حدیث اکی یہ رائے نہ تھی۔ کہ گذشتہ لوگوں میں سے کسی شخص کی تقلید پر اتفاق کیا جائے۔"

فتنہ تقلید کا اثر شاہ صاحب نے فتنہ تقلید کے وبائی عہد کا حال بیان کرتے ہوئے بعض مشاہیر اہل حدیث کا بعض تقلیدی مذاہب سے منسوب و مشہور ہونے کا ذکر بطور مثال جس طرح فرمایا ہے۔ وہ بھی سننے ہی چلیے چنانچہ چوتھی صدی کے حالات بیان کرتے ہوئے شاہ صاحب فرماتے ہیں۔

"خاص لوگوں میں ایک فرقہ اصحاب تخریج کا تھا جس مسئلہ کو وہ مصرح نہ پاتے تھے۔ اس میں وہ تخریج کرتے تھے۔ اور مذہب میں اجتہاد کیا کرتے تھے۔ اور یہ لوگ اپنے اصحاب (اہل تخریج) کے مذہب کی طرف منسوب ہوا کرتے تھے۔ یوں کہا جاتا تھا کہ فلاں شافعی ہے اور فلاں حنفی (چنانچہ) اہلحدیث بھی جس مذہب سے زیادہ موافق ہوا کرتے تھے کبھی کبھی اس مذہب سے منسوب ہوتے تھے جیسے کہ نسائی اور بیہقی امام شافعی کی طرف منسوب ہوتے تھے۔ اور بجز مجتہد کے کسی کو قضا اور فتوے کی خدمت نہیں ملتی تھی۔ (ابت اللہ الکاملہ ص۲۲۵)

معلوم ہوا شاہ صاحب کے محققانہ فیصلہ سے ثابت و معلوم ہوا۔ کہ مقلدین کی کثرت موافقت کی وجہ سے اہل حدیث کو بھی مقلد مشہور کرنے کے خوگر ہیں۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو تقلید سے جس درجہ طبعی نفرت و بیزاری تھی۔ اس سے مخلصی پانے کے لئے جس طرح اللہ تعالیٰ کے حضور پورے عجز و توجہ سے آپ نے دعا فرمائی۔ اور اللہ تعالیٰ نے دعا کو جس درجہ قبولیت سے نوازا۔ اور صراط مستقیم سے انکو سرفراز کیا۔ اور دستگیری فرمائی۔ مصفی کی تمہیدی عبارت ابتداً ص بیں ذکر ہو چکی ہے۔

تقلید اندھاپن اور جہالت ہے شاہ صاحب نے صرف اکابر اہل حدیث کا تقلید سے انکار و اباء ہی نقل نہیں فرمایا۔ بلکہ تقلید کو جس طرح اندھاپن اور قطعی جہالت اعلان فرمایا ہے۔ بحوالہ انتباہ فی سلاسل اولیاء ریاض المرتاض ص۸ سے پڑھیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہ صاحب فرماتے ہیں:۔

"ایں راہ یعنے تقلید مبارک است کسے راہ کہ از علم کتاب وسنت بہرہ نیافتہ باشد و مدارک علماء خوض نکردہ بود"

تقلید ایسے لوگوں کا کردار ہے۔ جو علم کتاب وسنت سے بے بہرہ یا ناآشنا اور علمائے حق کے مدارک سے جاہل و ناواقف ہیں۔

نہ صرف یہی بلکہ تقلید کو شاہ صاحب نے حجۃ اللہ البالغہ، انصاف، تفہیمات وغیرہ تصانیف میں جس طرح خطرناک فتنہ اور ہلاکت آفرین اعلان ثابت کیا ہے۔ اس کو ہم نتائج التقلید، اور تاریخ التقلید میں نقل کر چکے ہیں۔

منکرین تقلید کی مستقل تاریخ اگرچہ شاہ صاحب کی مذکورہ تصریحات سے اہل حدیث کا تقلید سے انکار و بغاوت اظہر من الشمس ہے۔ تاہم شاہ صاحب کی تلم حقیقت آشکار (عقد الجید) سے علماء حق کے ایسے مستقل گروہ کی نشاندہی اور تاریخ بھی ضرور سنتے ہی چلئے۔ جو کہ مسلمانوں پر تقلیدی وباء و فتنہ کے پوری طرح مسلط ہو جانے کے باوجود بھی پوری صحت و سلامتی کے ساتھ منکرین تقلید کی شان وآن سے مسلمانوں کو خالص اسلام یعنی اتباع کتاب و سنت کی پرزور و برملا دعوت و بشارت دیتے چلے آئے ہیں چنانچہ شاہ صاحب رد تقلید میں آئمہ مذاہب کے ارشادات نقل کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔

"پھر عبد الوہاب (شعرانی) نے علماء مذاہب کی بہت بڑی جماعت کا حال بیان کیا ہے کہ ائمہ مذاہب کے وقت سے لے کر عبد الوہاب کے وقت (۹۷۳ھ) تک ان کا دستور یہ تھا۔ کہ مذاہب کے بموجب عمل کرتے۔ اور فتوے دیتے تھے۔ بدوں اس کے کہ کسی مذہب معین کا التزام ہو" (عقد الجید معہ سلک مروارید۔ صلا۸)

تقلید ضروری نہیں شاہ صاحب کے مذکورہ قول فیصل سے ثابت ہوچکا۔ کہ فتنہ تقلید کے سخت ترین اندھیرے یا وبائی صورت سے مسلمانوں پر مسلط ہوجانے کے باوجود بھی علماء حق کی بہت بڑی جماعت دسویں صدی ہجری تک اس طرح غیر مقلد یا تقلید سے متنفر و بیزار چلی آئی ہے۔ کہ چاروں مذاہب سے جس مذہب کے قول و فتوے کو قرآن و حدیث کے موافق پاتے۔ بدوں تعین مذہب (تقلیداً) اسی پر فتوی دیتے۔ اور عمل کرتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ اس سے چند سطور پہلے ص ۹ ، میں شاہ صاحب بطور احقاق حق یہ اعلان بھی کر چکے ہیں۔

اور نووی نے کہا ہے کہ جس بات کو دلیل چاہتی ہے۔ وہ (حق بات) یہ ہے کہ عامی کو مذہب معین (کی تقلید) اختیار کرنا لازم نہیں۔ بلکہ (وہ مختار ہے) جس عالم (حنفی شافعی وغیرہ) سے چاہے فتوے دریافت کرلے لیکن یہ نہ ہو کہ رخصتیں چھانٹنے لگے"

ماحصل مذکورہ تمام کمال بیان کا ماحصل یہ ہوا۔ کہ اہل حدیث ہمیشہ و ہر زمانہ میں تقلید سے متنفر و بیزار تعامل صحابہؓ و تابعینؒ کے عامل و علمبردار اور داعی چلے آرہے ہیں بلکہ ان کی دیکھا دیکھی منصف پسند محققین علماء کا ایک مستقل گروہ بھی زمانہ عبدالوہاب شعرانی یعنی نانویں صدی ہجری تک چلا آیا ہے۔ کہ بدون تقلید مذہب معین جس مذہب کا جو مسئلہ ان حضرات کو اقرب الی الکتاب والسنتہ نظر آیا۔ خود اسی پر عمل کرتے اور دوسرے کو فتوے دیتے آئے ہیں۔ چنانچہ ہم یہ دعوے کہتے ہیں۔ اور اس پر واضح دلائل رکھتے ہیں۔ کہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کا خانوادہ اسی محققین علماء کے گروہ یا شکوہ کی زندہ یادگار اور مجسم نمونہ ہے۔

ولی اللہی خانوادہ کو عدم رفع یدین اور عدم آمین بالجہر وغیرہ مسائل کی بناء پر بعض الناس جو حنفی مقلد قرار دے رہے ہیں۔ ان کی یہ جرأت بالکل شمس نصف النہار کو گھٹ ٹوپ اندھیری رات کہنے کے مترادف ہے۔ حجۃ اللہ البالغہ میں اکثر مسائل اختلافیہ میں وہ حنفی مذہب کے برعکس فتوے دے چکے ہیں۔ اخبار اہل حدیث دہلی میں ایک مبسوط مقالہ کئی اقساط میں "حجۃ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ کا مذہب خود ان کی اپنی قلم سے" کے عنوان سے شائع کر چکے ہیں بطور نمونہ حنفی مذہب سے کھلی مخالفت کے دس نمبر گنوا چکے ہیں۔ نہ صرف یہی بلکہ ان کی قلم سے ان کا مذہب فقہاء محدثین کا مذہب اور اس پر خدائی تائید و بشارت ہونے کی وصیت بھی نقل کر چکے ہیں الفرقان بریلی کے شاہ ولی اللہ نمبر میں ایڈیٹر الفرقان نے جو فیصلہ کن مضمون لکھا ہے۔ اس میں انھوں نے بدلائل واضح لکھا ہے۔ کہ موجودہ حنفیت سے شاہ صاحب کا قطعاً و ہرگز کوئی واسطہ نہیں طالب تفصیل کو اصل کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

فصل ثانی

اہل الرائے کی جدید فقہ یا عراقی مذہب کا بیان

اصل حجازی اسلام یا صحابہؓ و تابعینؒ کے عہد سعادت عہد کی خالص اسلامی

۱؎ بریکٹ کے الفاظ بطور تشریح اضافہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہ اور اس مبارک فقہ کی مسلمہ قدیم اور مستند و معروف کتب فقہ و حدیث اور اس فقہ کے محافظ وعلمبردار اور داعی گروہ کے ممتاز ترین سربراہوں کے اسمائے گرامی سے آشنا ہونے کے بعد۔ اب اس (مدنی فقہ) کے مدمقابل رواج پذیر ہونے والی دوسری طرز کی جدید یا عراقی فقہ اور اس کے محرک اور داعی گروہ کے سرخیل حضرات اور اس کی مکمل تاریخ اور صحیح خدوخال بھی ضد و تعصب سے بالاتر بلکہ خالی الذہن ہو کر بکمال غور و توجہ پورے ٹھنڈے دل سے سنئے۔ اور خدا داد علم و بصیرت کی روشنی میں دیانت و انصاف کے معیار پر حق و صداقت معلوم کرنے کی آخری کوشش فرمایئے اور اسے بصدق دل قبول و معمول کرتے ہوئے اللہ عزوجل سے استقامت وخاتمہ کے لئے بخلوص دعا فرمایئے۔

سطور گذشتہ میں ذکر ہو چکا کہ نتائج التقلید کی تردید کا دم بھرنے والے دوست مختلف حیلے بہانوں اور آخری داؤ پیچ سے اہل حدیث کے وجود باجود ہی سے انکار و فرار کی بھرپور و مذموم سعی کر چکے ہیں۔ مگر قادر مطلق کی قدرت کا عجیب و غریب منظر دیکھئے۔ کہ جس قدر انھوں نے کتمان حق (اہل حدیث کے وجود سے انکار) کی منحوس کوشش کی ہے اللہ عزوجل نے اس سے بدرجہ بڑھ کر ہی نہیں بلکہ بہت زیادہ خود ان ہی کی قلم سے بالکل واضح انداز و نمایاں طور پر اہل حدیث کے وجود اور فقہی مذہب کا ثبوت اور اس کے عامل و داعی اور محافظ و علمبردار گروہ کے مایہ ناز و فخر اکابرین سربراہوں کے اسماء گرامی بکمال وضاحت گنوا دیئے ہیں۔ بس اسی پر بس نہیں بلکہ خود ان کی جدید طرز کی فقہ یا اہل الرائے کے عراقی مذہب کی کھلی ہوئی نمایاں خامیوں اور خامی کمزوریوں اور کوتاہیوں وغیرہ کا اظہار و ذکر بھی پوری صراحت سے کروا دیا ہے افللہ الحمد حمداً کثیراً دائماً لا یحصی ولا یعد)

السہم الحدید ص ۱۶۱ | شہرستانی رحمۃ اللہ علیہ نے چونکہ فقہی مذاہب کی مستقل تاریخ بیان کرتے ہوئے ان کی فقہ کی اصل اور صحیح حقیقت بیان کر کے اہل حدیث کی معیاری فقہ کا معیار اور اس کی نمایاں خوبی و کمال اور اہل الرائے کی جدید عراقی فقہ کا غیر معیاری ہونا اور کھلم کھلا کوتاہی ذکر کی ہے۔ بنابریں مصنف السہم الحدید شہرستانی کے احقاق حق سے تلملا بلکہ بھونچکا ہو کر رہ گئے۔ بنابریں اہل حدیث کے وجود سے انکار و فرار کی تمام و کمال منحوس کوشش ان کے ذہن ہی سے نکل چکی ہے۔ چنانچہ اس تلملاہٹ و مبہوتی کے عالم میں شہرستانی پر دلی کدورت اور غیظ وغضب کی بھڑاس نکالنے کے لئے "صریح غلطی" کے جلی عنوان سے "الملل والنحل" کی بیان کردہ مکمل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریخی حقیقت یوں نقل کرتے ہیں۔

شہرستانی کہتے ہیں:۔

"اُمت کے مجتہدین کی صرف دو قسمیں ہیں۔ اصحاب الحدیث اور اصحاب الرائے"

اصحاب حدیث تو اہل حجاز ہیں امام مالکؒ امام شافعی امام سفیان ثوری۔ امام احمد اور داؤد بن علی اصفہانی کے اصحاب ہیں۔ اور ان کو اصحاب حدیث اس لئے کہا جاتا ہے کہ ان کو احادیث کی تحصیل اور اخبار کی روایت کا زیادہ اہتمام رہا اور جب تک ان کو حدیث جلی خفی یا اثر ملتا تھا تو یہ لوگ قیاس خواہ جلی ہو یا خفی رجوع نہیں کرتے (قیاس کی طرف توجہ ہی نہیں دیتے) تھے اور احکام کو نصوص (قرآن۔ حدیث) پر بنا کرتے تھے۔

اور اصحاب الرائے (تو) وہ اہل عراق ابوحنیفہؒ کے اصحاب ہیں۔ اور ان کو اصحاب الرائے اس لئے کہا جاتا ہے کہ انہوں نے استنباط احکام اور وجہ قیاس کے حاصل کرنے میں زیادہ اہتمام کیا تھا۔ اور کبھی (یہ لوگ) خبر واحد (احادیث احاد) پر قیاس کو مقدم رکھتے ہیں"

یاد رہے کہ مصنف السہم الحدید کو رنج اور کوفت اور اختلاف و ناراضگی شہرستانی کے بیان کردہ امر محقق کے صرف اسی حصہ سے ہے۔ جہاں اس نے اہل الرائے کا خبر واحد (احاد حدیث) پر قیاس کو مقدم کرنا ذکر کیا ہے۔ باقی تمام و کمال بیان (تاریخی حقیقت) یا پورے بنیادی اختلاف کو بکمال خاموشی و بصدق دل تسلیم کرتے ہوئے اپنے تصدیقی دستخط ثبت کر چکے ہیں۔ رہی ان کی ٹال مٹول اور مغالطہ بازی و داؤ پیچ یہ سب ان کا فطری تقاضا ہے جس کا حقائق و شواہد کے بالمقابل بمصداق جاء الحق وزہق الباطل الایہ۔

کوئی اعتبار نہیں اور بالکل نہیں۔ کیونکہ فقہ حنفی کے اکثر و بیشتر مسائل مصرح احادیث کے خلاف ہیں چنانچہ صحیح بخاری کتاب الحیل بلکہ مصنف ابن ابی شیبہؒ کا خاص جزو رد ابوحنیفہ اس کا مجسم ثبوت اور زندہ گواہ ہیں جیسے کہ حقیقت الفقہ اور شمع محمدی خود نتائج التقلید، فقہ احناف کے اصلاحی گروہ وغیرہ مزید کئی ایک کتابیں خود ہند و پاک کے اہل حدیث بھی باحوالہ شائع کر چکے ہیں۔ جن کے جواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وانکار کی تاحال کسی دیوبندی دوست کو بالکل ویسے ہی توفیق میسر نہیں ہوئی۔ جیسا کہ نتائج التقلید کے باب ثانی اور سوم و چہارم وغیرہ کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی مصنف السیم الحدید اور مصنف مقام ابوحنیفہ کو جرأت وہمت نہیں ہوئی۔

مقام ابو حنیفہؒ ص ۱۳۹ حضرت گکھڑوی صاحب نے تاریخی دباؤ اور حق کی قوت سے مجبور و لاچار ہو کر اگرچہ شہرستانی کے بیان کردہ امر محقق کو نقل تو کر دیا ہے مگر فنی کمالات کا مظاہرہ کرتے ہوئے اہل حدیث کے فقہی کمال یا ان کی وجہ تسمیہ کو جو دراصل فقہ اہل حدیث کی روح یا رگ جان ہے کو بلا ڈکار ہضم کر گئے چنانچہ لکھتے ہیں :۔

علامہ شہرستانی لکھتے ہیں کہ امت کے آئمہ مجتہدین دو گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں تیسرا گروہ یہاں کوئی نہیں۔ ایک اصحاب حدیث اور دوسرا اصحاب الرائے۔ اصحاب حدیث تو اہل حجاز ہیں۔ جو امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام ثوریؒ امام احمد بن حنبلؒ اور امام داؤد الاصفہانی کے پیروکار ہیں۔ (اہل حدیث کی وجہ تسمیہ جو دراصل اہلحدیث کی روح یا جان ہے اس کو دیانت یا امانت کی نذر کرتے ہوئے ہضم کر گئے ہے مذکورہ کے بعد پھر لکھتے ہیں :۔

اصحاب الرائے اہل عراق ہیں۔ جو ابو حنیفہ نعمانؒ بن ثابتؒ کے اصحاب ہیں۔ اور یہ جو ان کے اصحاب الرائے ہونے کی وجہ یوں بیان کی ہے کہ ان کا نام اصحاب الرائے اس لئے رکھا گیا ہے کہ وہ قیاس کی علت کی جستجو میں خاص اہتمام کرتے ہیں۔ اور اس معنی کے حاصل کرنے کے درپے ہوتے ہیں۔ جو احکام سے مستنبط ہوتا ہے اور حوادث کو ان پر مبنی قرار دیتے ہیں۔ اور کبھی وہ قیاس جلی کو خبر واحد پر مقدم بھی کر دیتے ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ نے خود فرمایا ہے۔ کہ ہمارا یہ علم رائے (قیاس) ہے جس پر ہم پورے حق سے نادر ہو گئے ہیں۔ اگر کوئی شخص اس کے علاوہ اور رائے رکھتا ہے تو اس کو اس کا حق پہنچتا ہے جیسا کہ ہمیں رائے کا حق ہے۔" (امام صاحب کا مذکورہ قول تاریخ بغداد اور میزان شعرانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بھی منقول و مروی ہے)

ابن خلدون

مصنف السہم الحدید نے اگرچہ اپنی تائید و تصدیق میں ابن خلدون کو بارہا پیش کیا ہے مگر اہل حدیث اور اہل الرائے کی تاریخی حقیقت نقل کرنے سے وہ عمداً پس وپیش کر (بلکہ آنکھ چرا) گئے ہیں۔ لیکن مصنف "مقام" نے حق کے دباؤ سے مجبور ہیٹنے پر ہاتھ رکھتے ہوئے طوعاً و کرہاً اسے بھی نقل کر ہی دیا ہے۔ چنانچہ ان کا بیان کردہ اردو ترجمہ یہ ہے:۔

"علم فقہ ان (اہل حجاز اور اہل عراق) میں دو قسموں میں بٹ گیا۔ ایک طریق اہل الرائے کا ہے۔ اور وہ اہل عراق ہیں۔ اور دوسرا طریق الحدیث کا ہے۔ اور وہ اہل حجاز ہیں۔ اہل عراق میں حدیث (چونکہ) کم تھی۔ جیسا کہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں۔ اس لئے انھوں نے بکثرت قیاس سے کام لیا۔ اور اس میں ان کو خوب مہارت حاصل ہوگئی اور اسی مہارت فی القیاس ہی کی وجہ سے ان کو اہل الرائے کہا جاتا ہے۔ اور اس جماعت (رائے قیاس) کا پیشرو جس کی اپنی اور اس کے اصحاب کی وجہ سے یہ مذہب قرار پایا امام ابوحنیفہ ہیں۔ (مقام ص۱۴۰ و ۱۴۱)

فنی کمال

مصنف مقام جیساکہ شہرستانی کا فیصلہ نقل کرتے وقت اہل حدیث کی وجہ تسمیہ ہضم کر گئے۔ ویسے ہی فنی کمالات سے ابن خلدون کا ناطق فیصلہ نقل کرتے وقت امام اہل الحدیث کا نام نامی ذکر کرنے سے آنکھ چرا گئے۔ کیوں کہ ان کا نام ہی اہل حدیث کی حقانیت وصداقت کی ضمانت ہے۔ حالانکہ ابن خلدون بکمال وضاحت رقمطراز ہیں۔

واما اهل الحجاز فكان امامهم مالك بن انس الاصبحى امام دار الهجرة"

اہل حجاز (اہل حدیث) کے امام و مقتدا، امام مالک بن انس اصبحی امام دار الہجرۃ ہیں (جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کا صحیح مصداق و مجسم ثبوت ہیں)

بہرحال

اللہ عزوجل کی کرم نوازی ہمارے ہی شامل حال ہے۔ کیونکہ ہمارے دوستوں نے انکار و فرار اور بے حد بہت زیادہ ضد و اصرار کے بعد اہل حجاز کے فقہی طریق و مذہب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا اہلحدیث نام سے مشہور و معروف ہونا اور اس کے مدمقابل اہل عراق کے فقہی طریق کو رائے قیاس کا مذہب از خود ہی کھلے طور تسلیم کر لیا ہے۔ پس اس صراحت و وضاحت کے ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھیئے کہ مالک و شافعی اور احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم اہل حدیث کے نامور نامدہی نہیں بلکہ امام الائمہ اور شیخ المشائخ ہیں چنانچہ مصنف السہم الحدید نے ۳۵۵ اور مصنف مقام نے طائفہ منصورہ ۱۱۵ و ۱۲۳ میں امام مالک وامام احمد بن حنبل کا امام الحدیث ہونا بکمال صراحت تسلیم کیا ہے۔ رہی ان کی تقلید تو اس سے خود ان بزرگوں نے تاکید اکید منع فرمایا۔ اور ان کے تلامذہ یعنی اکابر اہلحدیث طبقہ اولے اور ثانیہ نے تقلید سے برملا انکار کیا اور اتباع حدیث کا فتوے دیا ہے چنانچہ حجۃ اللہ البالغہ اور انصاف وغیرہ سے گذشتہ اوراق میں ذکر ہو چکا۔

حجۃ اللہ البالغہ اور انصاف

علامہ شہرستانی اور ابن خلدون کی بیان کردہ فقہی مذاہب کی تاریخی حقیقت کو حجۃ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے حجۃ اللہ البالغہ اور انصاف میں اہل حدیث اور اہل الرائے کے باب و عنوان سے جس تفصیل و بسط اور تشریح و وضاحت سے بیان فرمایا ہے۔ ہم اپنے دیوبندی حضرات پر بطور اتمام حجت عرض کئے دیتے ہیں۔ امید ہے کہ دیوبندی کیمپ شاہ صاحب سے عقیدت و محبت کے دعوے کی ذیل اس پر ضرور غور فرمائیے گا۔ اور عملی رنگ میں اس کا ثبوت بہم پہنچایئے گا شاہ صاحب نے اہل اسلام کی صحیح خیر خواہی اور اصلاح و فلاح کے لئے اپنی مجددانہ تحقیق کو جس کمال یقین و دعوے اور ذمہ داری سے اعلان فرمایا اور مدنی فقہ کے مقابل عراقی فقہ کو جس طرح دوسری طرز کی جدید فقہ قرار دیا ہے حنفی مترجم کے قلم سے پڑھیئے۔

امام مالکؒ اور سفیان ثوریؒ کے زمانہ اور مابعد میں ابھی) ان محتاط لوگوں کے مقابلہ میں کچھ ایسے علماء بھی تھے۔ کہ جن کو (ملائے قیاس کیے) مسائل بیان کرتے میں کوئی ناگواری نہ تھی۔ (اور) رائے سے فتوے دینے میں ان کو کچھ باک نہ تھا۔ وہ کہتے تھے کہ دین کی بنا فقہ (رائے قیاس) پر ہی ہے۔ اس لئے اس کی اشاعت ضروری ہے۔ "آیات الکاملہ ۱۳۳ وکشاف منہ"

www.KitaboSunnat.com

دوسری طرز کی جدید فقہ ولی الدین احمدؒ نے مذکورہ پر ہی اکتفا نہیں فرمایا۔ بلکہ بکمال وضاحت دوسری طرز کی جدید فقہ کی کمزوری اور نشان دہی کرنے کی غرض سے اہل الرائے کی قلت حدیث و آثار کو آشکار کرتے ہوئے مجتہدانہ شان و انداز سے فرماتے ہیں۔

اس وجہ سے حدیث اور فقہ اور مسائل مدوّن کرنے کی دوسری طرز کی ضرورت پڑی کیوں کہ ان (اہل الرائے) کے پاس اتنی احادیث اور آثار نہ تھے۔ جن سے وہ لوگ (اہل الرائے) فقہ کو ان اصول کے موافق مستنبط کر سکتے جن کو اہل حدیث نے پسند کیا تھا۔ (آئینہ اللہ ارکا ملہ ص۲۳۳۔ کشاف معہ انصاف ص۴۶ و ۴۷)

قول فیصل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بطور قول فیصل اصل حقیقت آشکار فرمادی کہ:۔

(۱) اہل حجاز یا اہلحدیث کا مذہب و مسلک خالص حجازی اسلام یا عہد خلافت راشدہ کا فقہی مذہب ہے۔

(۲) اور اہل الرائے کی فقہ کا وجود عہد تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے بعد اتباع تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے زمانہ یعنے امام مالکؒ اور سفیان ثوریؒ کے زمانہ و مقابلہ میں ظہور پذیر ہوا ہے۔ اور عہد ھارون رشید میں قاضی ابویوسف کے عہدہ قضاۃ کی وجہ سے بطور شاہی مذہب اس کی شہرت و ترقی ہو گئی۔

(۳) بقول ابن خلدون و شاہ ولی اللہ اہل الرائے کے پاس چونکہ حدیث و آثار کا سرمایہ قلیل تھا۔ بنابریں انھوں نے رائے قیاس پر زور دیا۔ اور اس میں خوب مہارت حاصل کر لی اس لئے ان کا نام ہی اہل الرائے قرار پایا۔ اور مشہور ہو گیا (حنیفت کا لیبل ان کا اپنا ہے)

(۴) اہل الرائے کی شہرت و ترقی دوسری صدی کے اواخر میں شروع ہوتی ہے۔ کیوں کہ سیرت النعمان میں سنہ ۱۶۶ ہجری سے قاضی صاحب کے عہدہ قضاۃ کا آغاز اور سنہ ۱۸۲ھ میں ان کی وفات ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھیئے کہ امام ابوحنیفہ کے درس کا آغاز ان کے اُستاد حضرت حماد سنہ ۱۲۰ھ کے وفات کے بعد کم و بیش چالیس برس کی عمر میں ہوتا ہے اور ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے برعکس بقول زرقانی شرح موطا امام مالکؒ کے درس کی ابتدا سترہ سال کی عمر سنہ ۱۱ھ سے ہوتی ہے گویا کہ امام ابو حنیفہ سنہ ۱۲۰ھ تک طالب علم تھے۔ اور مالکؒ اس عہد میں ایسے شہرہ آفاق مدرس تھے کہ خود امام ابو حنیفہ بصد شوق وکمال ادب ان کے حلقہ درس میں حاضر ہوئے۔ چنانچہ سیرۃ النعمان حصہ اول ص۳۶ میں امام ابو حنیفہ کے اساتذہ کی فہرست میں امام مالکؒ کا نام بھی گنوایا گیا ہے۔ (کمام)

اہل الرائے کے لقب کی شہرت

حضرت شبلی نعمانی ایسے حنفی مورخ سیرۃ النعمان حصہ دوم باب حدیث اور اصول حدیث کی ذیل "اہل الرائے" کے لقب سے مشہور ہونے کی وجہ" کی سرخی سے لکھتے ہیں

" امام ابو حنیفہ سے پہلے فقہ کوئی مستقل اور مرتب فن نہ تھا۔ امام صاحب نے جب اس کی تدوین کی طرف توجہ کی، تو ہزاروں مسئلے ایسے پیش آئے۔ جن میں کوئی حدیث صحیح بلکہ صحابہ کا قول بھی موجود نہ تھا اس لئے ان کو قیاس سے کام لینا پڑا۔ قیاس پر گو پہلے بھی عمل تھا خود صحابہ قیاس کرتے تھے۔ اور اس کے مطابق فتوی دیتے تھے لیکن اس وقت تک تمدن کو چنداں وسعت حاصل نہ تھی۔ اس لئے نہ کثرت سے واقعات پیش آتے ہیں۔ نہ چنداں قیاس کی ضرورت پڑتی تھی امام صاحب نے فقہ کو مستقل فن بنانا چاہا تو قیاس کی کثرت استعمال کے ساتھ ساتھ اس کے اصول وقواعد بھی مرتب کرنے پڑے اس بات نے ان (امام ابو حنیفہ) کو رائے اور قیاس کے انتساب سے زیادہ شہرت دی۔ چنانچہ تاریخوں میں جہاں (کہیں) ان کا نام لکھا جاتا ہے۔ امام اہل الرائے ہی لکھا جاتا ہے۔

۲۔ اس شہرت کی ایک وجہ یہ بھی ہوئی کہ عام محدثین حدیث و درایت میں درایت سے بالکل کام نہیں لیتے۔ امام ابو حنیفہؒ نے اس (درایت) کی ابتداء کی اور اس کے اصول وقواعد منضبط کئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انھوں نے بہت سی احادیث اس بنا پر قبول نہ کیں کہ وہ اصول درایت کے موافق ثابت نہ تھیں (مصنف السہم الحدید صاحب مقام کو شہرستانی سے پہلے نعمانی صاحب پر رنج وغصہ کا اظہار کرنا چاہیئے)

اس لئے اس (اہل الرائے) لقب کو (اور) زیادہ شہرت ہوئی کیوں کہ درایت اور رائے مترادف الفاظ ہیں اور کم از کم یہ کہ عام لوگ ان دونوں میں فرق نہیں کر سکتے" (ص۲۱، ۲۲)

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ اگرچہ شہرستانی ابن خلدون اور حجۃ الاسلام نعمانی صاحب کے متفقہ دوٹوک فیصلہ کے ہوتے ہوئے مزید کسی دلیل یا حوالہ کی ضرورت باقی نہیں رہتی تاہم مذہب حنفی کے خصوصی رکن بلکہ بہت بڑے نامور مبلغ وشارح ملا علی قاریؒ نے اہل الرائے کی شہرت اور انکار حدیث کی شہرت وغیرہ کا اعتراف مرقاۃ شرح مشکوٰۃ کی تمہید میں جس صراحت سے کیا اور مرقاۃ کی صورت میں اس کا ازالہ جس طرح کرنا چاہا ہے اگرچہ نتائج التقلید طبع ثانی ص۹۵ میں ذکر ہو چکا تاہم بطور یادداشت ملاحظہ فرمایئے قاری صاحب مرقاۃ شرح مشکوٰۃ کی غرض وغایت اور مقصد ومدعا بیان کرتے ہوئے ص۳ میں فرماتے ہیں۔

ہمارے مرقاۃ لکھنے کی اہم ترین وجہ یا غرض وغائت یہ ہے کہ شارحین کتب حدیث اکثر شافعی ہی گذرے ہیں۔ جو احادیث کی شروح اپنے مذہب کے موافق لکھتے ہوئے یہ کہتے اور ثابت کرتے چلے آئے ہیں۔ کہ حنفی مذہب۔ اہل الرائے کا مذہب ہے جو نہ ہی تو حدیث پر عامل ہے اور نہ ہی علوم حدیث سے واقف وآشناء

(نتائج التقلید میں اس موضوع پر نہایت مدلل ومطالب خیز اور تفصیل وبسط سے بحث کی اور عجیب تر دلائل پیش کیے گئے ہیں طالب تفصیل کو نتائج التقلید کا ایک نظر ضرور مطالعہ فرمانا چاہیئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقام ابو حنیفہ ص ۱۳۸ مصنف مقام نے بھی حضرت قاری صاحب سے مذکورہ موضوع پر ایک حوالہ نقل کیا ہے لہذا بطور تبرک ان کے الفاظ بھی سنتے ہی چلیئے۔ قاری صاحب علامہ طیبی ایسے نامور شارح مشکوٰۃ پر اظہار ناراضگی کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔ علامہ طیبی کے کلام سے علماء حنفیہ پر کنایۃً اعتراض کی بو محسوس ہوتی ہے انھوں نے یہ گمان کیا ہے۔ کہ علمائے حنفیہ رائے کو حدیث پر مقدم سمجھتے ہیں اور اسی لئے ان کو اہل الرائے کہا جاتا ہے۔

مقام ابو حنیفہ ص ۱۳۶ گکھڑوی صاحب اگرچہ فنی کمالات سے اہل الرائے ایسی شہرہ آفاق ضرب المثل اور تاریخی حقیقت پر پردہ پوشی کے لئے ایڑی چوٹی کا زور صرف کیا ہے مگر یہ ایسی ناطق حقیقت و ضرب المثل ہے کہ اس کا چھپانا محال بلکہ نا ممکن ہے لہذا ہر طرف سے مجبور ہو کر اور ہار کر بالکل واشگاف الفاظ میں لکھتے ہیں :۔

"کتب تاریخ اسلام طبقات رجال اور مناقب وغیرہ میں حضرت امام ابو حنیفہ کا لقب امام اہل الرائے ہی مذکور ہے"

مکرر صراحت سے لکھتے ہیں :۔

"یہ بالکل ٹھیک ہے کہ امام ابو حنیفہ امام اہل الرائے تھے"

حجۃ الاسلام کا قطعی دو ٹوک فیصلہ اگرچہ سیرۃ النعمان اور مرقاۃ۔ بلکہ خود مصنف مقام کے واضح اقرار و اعتراف سے امام ابو حنیفہؒ کا اہل الرائے ہونا اظہر من الشمس ہو چکا ہے تاہم دیوبندیوں کے ایمان اور شاہ ولی اللہ سے عقیدت کے امتحان و آزمائش کے لئے حضرت شاہ صاحب کا اس بارے میں قطعی دو ٹوک فیصلہ بھی ملاحظہ فرماتے ہی چلیئے۔

ولی الدین احمدؒ حجۃ اللہ البالغہ اور انصاف میں اپنی آخری تحقیق بطور آخری فیصلہ رقمطراز ہیں :۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"امام ابوحنیفہؒ کو ابراہیم اور ان کے ہمعصر علماء کی روش کی زیادہ پابندی تھی۔ ابراہیم کے مذہب سے وہ بہت کم علیحدگی (اختیار) کرتے تھے الاماشاء اللہ اور ان کے مسلک کے موافق مسائل خارج کرنے میں ان (ابوحنیفہ) کی عظمت شان کا اندازہ ہوتا ہے۔ تخریج مسائل کے وجوہ دریافت کرنے میں نہایت دقت نظر سے وہ کام لیتے تھے..... اس قول کی اگر تصدیق منظور ہے۔ تو امام محمدؒ کی کتاب الآثار اور جامع عبدالرزاق اور ابوبکر شیبہ کی تصنیف سے ابراہیم اور ان کے معاصرین کے اقوال کو ملخص کرکے امام ابوحنیفہؒ کے مذہب سے ان کا اندازہ کرلینا چاہیئے۔ وہ (امام ابوحنیفہؒ) کہیں (بھی) ان (ابراہیمؒ) کی روش سے تجاوز نہیں کرتے...... امام محمدؒ اور امام ابو یوسفؒ بھی ابراہیمؒ اور معاصرین ابراہیمؒ کے طریقہ سے کنارہ کش نہیں ہوتے۔ امام ابوحنیفہؒ کے وہ قدم بقدم ہیں۔ (آیت اللہ صـ۲۲۳ و صـ۲۲۴)

آگے چل کر صـ۲۲۳ و صـ۴ میں شاہ صاحب بکمال صراحت مکرر فرماتے ہیں :۔

"اپنے اپنے اماموں کے بارہ میں انھوں نے (یہ) اعتقاد کیا تھا۔ کہ ان کا پایہ تحقیق (مسائل) میں بلند ہے اور سب سے زیادہ میلان ان کو اپنے اساتذہ کی طرف ہی تھا۔ جیسے کہ...... ابوحنیفہ کا قول کہ ابراہیم سالم سے زیادہ فقیہ ہیں۔"

حضرت ابراہیمؒ صاحب آثار نہیں بلکہ صاحبِ قیاس تھے

توہین سالم کی ذیل تنائج التقلید صـ۱۷۶ و صـ۱۷۷ میں حضرت ابراہیم کا مختصر حال تذکرۃ الحفاظ ذہبیؒ سے عرض ہو چکا یہاں صرف اتنا مزید سن لیجئے کہ ذہبی روایت کرتے ہیں :۔

"کان الشعبیؒ صاحب آثار وکان ابراہیمؒ صاحبِ قیاس"

امام شعبی تو صاحب حدیث و آثار تھے اور ابراہیم نخعی صاحب رائے قیاس"

مزید فرماتے ہیں

"کان الشعبی اذ جاءہ شئی اتقاہ وکان ابراھیم یقول ویقول"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام شعبی فتوے دینے میں بہت زیادہ محتاط تھے۔ اور حضرت ابراہیم بقول ونقول (جومنہ در آیا کہہ دیتے) ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابراہیم کے متعلق بہت زیادہ سخت اقوال نقل کئے ہیں۔ مگر ہم مذکورہ پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ نہ ہی تو حضرت ابراہیمؒ کے پاس حدیث وآثار کا زیادہ سرمایہ تھا۔ اور نہ ہی حضرت امام ابوحنیفہؒ اس متاع عزیز سے زیادہ بہرہ ور تھے چنانچہ ابن خلدونؒ اور شاہ ولی اللہؒ کا متفقہ فیصلہ اس پر ذکر ہو چکا (واللہ اعلم بالصواب)

امام ابوحنیفہؒ کی رائے خود اُن کی زبانی

یہ مسلمہ امر ہے۔ کہ صائب رائے حضرات کی رائے ہمیشہ محکم ومضبوط ہوتی ہے۔ مگر مصنف مقام نے تدوین فقہ حنفی کا افسانہ بیان کرتے ہوئے بحوالہ نقدمہ نصب الرائے صد۳۱ امام صاحب کی رائے قیاس کا جو وزن ومقام بیان کیا ہے بلفظہ پڑھیئے۔

اگر امام ابو یوسف جلد بازی سے کام لیتے ہوئے اپنے استاد محترم (امام ابوحنیفہ) کی رائے بدوں تنقیح اور تحقیق لکھ دیتے تو امام ابوحنیفہ ان کو تنبیہ فرماتے۔ کہ وہ ہر چیز (مسئلہ) جو تم مجھ سے سنتے ہو۔ مت لکھا کرو۔ کیونکہ میں اگر آج کوئی رائے قائم کرتا ہوں تو کل اس کو چھوڑ دیتا ہوں۔ اور کل کی رائے پرسوں ترک کر دیتا ہوں"

اس مقام پر حضرت گکھڑوی کا پیش کردہ شعر عرض کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے جو یہ ہے ص۵

تیرا ہر نظارہ ہے آئینہ دار زندگی رقص کرتی ہیں تیرے دامن میں موجیں علم کی

فقہ حنفی کی قبولیت کے افسانہ کی حقیقت

اگرچہ شروع ہی سے حنفی دوست فقہ حنفی کی شہرت وقبولیت کے دلائل میں سلاطین وامراء اور سرمایہ داروں اور عوام کا حنفی ہونا بکمال فخر گنواتے آئے ہیں۔ لیکن ہمارے دوستوں نے اس دلیل کو وحی ناطق یقین کرتے ہوئے جس طرح فخر سے بیان کیا ہے۔ ملاخطہ فرمایئے۔

مقام ابوحنیفہ ص۳ تا ۵۰

گکھڑوی صاحب بڑے طمطراق سے لکھتے ہیں:۔

"یہ بات بھی نہایت قابل غور وفکر ہے کہ اکثر مسلمان اور عادل بادشاہ کیوں فقہ حنفی کے قبول کرنے اور اس کی نشرواشاعت کے لئے کوشاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مجبور رہے۔ اگر آئے دن نت نئے حوادث و نوازل اور احکام و مسائل میں بغیر فقہ حنفی کے ان کو کوئی صحیح حل نظر آتا یا فقہ حنفی کے بغیر کسی اور امام کی فقہ ان کے لئے تشفی کا کوئی سامان موجود ہوتا تو وہ فقہ حنفی کے دامن میں کیوں پناہ لیتے، اور اس کے گرویدہ اور دلدادہ کیوں ہوتے، حقیقت یہ ہے کہ اسلامی حکومت اور سلطنت کی ترقی زمانہ کے ساتھ نئی نئی مشکلات کو بوریا نشین مولوی اور زاویہ میں ضربیں لگانے والا صوفی اور ہر پیش آمدہ نئے حادثہ اور مسئلہ کو صریح حدیث میں تلاش کرنے والا سادہ لوح محدث کیا جانے؟

السہم الحدید ص ۲۴ طوروی صاحب چونکہ مصنف مقام ایسے مجدد و قلمکار نہیں بنا بریں شہرت و قبولیت اور ترویج حنفیت کے موضوع پر انھوں نے اپنی دانست کے مطابق جو کچھ لکھا ہے۔ اس کا ماحصل اگرچہ گذشتہ اوراق میں ذکر ہو چکا تاہم ان کا مزید ثبوت بلفظہ ملاحظہ فرمائیے۔

امام ابو حنیفہؒ نے دوسرے محدثین اور ائمہ حدیث کی طرح روایت کے باضابط حلقے قائم نہیں کئے تھے۔ اور ترویج فقہ کو پسند فرمایا تھا (کیونکہ) اس وقت محدثین ہزاروں تھے۔ مگر فقہ کا مقام خالی تھا۔ (پس) اس گوشہ کو ابو حنیفہ نے پُر کر دیا۔

مقام غور مصنف مقام نے امام ابو حنیفہ کی اصابت رائے (آج کی کل اور کل کی پرسوں ترک کر دیتا ہوں) اور مصنف السہم الحدید کا یہ صریح اعلان کہ احادیث و آثار کی ترویج و اشاعت سے کنارہ کش ہو کر فقہ و رائے قیاس پر تمام توجہات مرکوز کر دینا تو دیوبندی دوستوں نے بکمال خوشی گوارا کر لیا مگر تاریخ التقلید کی بیان کردہ تاریخی حقیقت کہ امام صاحب محدث و امام فن حدیث نہیں باعث توہین قرار دی گئی (انا للہ وانا الیہ راجعون)

ائمہ مجتہدین کی توہین مذکورہ امر تو بطور جملہ معترضہ تھا اصل حقیقت سنئے چنانچہ گکھڑوی صاحب مقام ۸۰ تا ۸۵ میں فقہ حنفی کی مدح سرائی میں انتہائی غلو سے کام لیتے ہوئے دوسرے ائمہ مذاہب اور محدثین و فقہا کے فہم حدیث اور ان کی فقاہت و اجتہاد کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو توہین و تحقیر کی ہے۔ دیوبندی کیمپ کے کسی چھوٹے بڑے فرد کو اس سے قطعاً رنج و ملال تو کیا توہین آئمہ کا شائبہ تک بھی نہیں ہوا۔ لیکن اگر فقہ حنفی کے خلاف حدیث تو کیا حیاسوز مسائل کا ذکر کیا جائے تو توہین امام و فقہ کا شور برپا کیا جاتا ہے۔ یہ ہے غلو و تعصب کی ادنیٰ ترین زندہ مثال ؏

جو چاہے تیرا حسن کرشمہ ساز کرے

حجۃ الاسلام کا ناطق محاکمہ ہم گکھڑوی صاحب کی غلو بازی اور فقہ حنفی کی حقانیت و للہیت کا جواب ان کی زبان میں عرض کرنے کی بجائے حجۃ الاسلام کا فیصلہ کن محاکمہ جو تاریخ التقلید میں عرض کر چکے ہیں عرض کر دینا ہی کافی جانتے ہیں۔ سنیئے شاہ صاحب فرماتے ہیں۔

جمہور فقہاء محدثینؒ اور مفسرینؒ قرآن اور اسلام کے نامور متکلمین و مشاہیر صوفیا کرامؒ تو یقیناً شافعی المذہب ہی چلے آ رہے ہیں اس کے برعکس جمہور سلاطین اور فلسفہ یونان کے شیدائی اور عوام (جہلا) حنفی مذہب کا نام لیوا گروہ اور پائے جاتے ہیں۔ ولی الدین احمدؒ کے ناطق محاکمہ سے ظاہر ہے کہ حنفی مذہب اولیاء و صلحاء اور ربانی علما کا مذہب نہیں۔

مزید سنیئے شاہ صاحب نے صرف تفہیمات پر ہی اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ دیوبندی حضرات کے محبوب ترین حقیقی ترجمان نے حقیقت آشکار کر دی کہ حنفی دوست اور تو سب کچھ ہیں۔ مگر خدا رس اور ماہرین کتاب و سنت نہیں ہیں۔ انصاف اور تنویر العینین وغیرہ میں اس محاکمہ پر مزید روشنی جس طرح ڈالی ہے سننے ہی چاہیئے۔

"مذہب شافعی کا یہ حال کہ اس میں مجتہد مطلق۔ مجتہد فی المذہب اور علماء اصول اور اہل کلام۔ قرآن مجید کے مفسر حدیث کے حفاظ اور (ر) شارحین اور دوسرے مذہبوں سے کی نسبت بہت زیادہ ہوئے ہیں۔ اور یہ مذہب اسناد اور روایت میں اوروں (دوسرے) مذہبوں سے درست تر ہے"۔ ص۸۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یاد رہے شافعی مذہب سے مقلدین شوافع کا مذہب مراد نہیں بلکہ شافعی کے مذہب سے شاہ صاحب کا مقصد مذہب الحدیث ہے اس لئے کہ شافعی سرخیل آئمہ اہل حدیث ہیں۔

حنفی مذہب شاہ صاحبؒ حنفی مذہب کی علم کتاب وسنت سے نروبائیگی اور تہید ستی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اور مجتہد مطلق منتسب مذہب امام ابوحنیفہ میں بعد تیسری صدی کے نہ رہا۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسا مجتہد نہیں ہوتا۔ مگر وہی شخص جو بڑا جید محدث ہو۔ اور حنفی علماء کا مشغول ہونا علم حدیث میں پہلے سے اور حال میں ابھی کم ہی رہا ہے۔ صـ۳۱"

شاہی مذہب کی حقیقت شاہ صاحب نے انصاف اور حجۃ اللہ البالغہ میں حنفی مذہب کی شہرت اور سلاطین کا مذہب ہونے کی حقیقت جس صراحت سے بیان فرمائی ہے۔ وہ بھی گوشِ دل سے سنئے:۔

"امام ابوحنیفہؒ کے شاگردوں میں سے زیادہ مشہور ابو یوسفؒ ہیں۔ کہ زمانہ ہارون رشید میں قاضی القضاۃ ہوئے۔ اور امام کا مذہب ظاہر ہونے کا سبب اور اس کے بموجب فیصلہ ہونے کا باعث اطراف عراق خراسان اور ماوراء النہر (ترکستان و ایران) میں یہی ہوا (کشاف صـ۲۵)

شاہ صاحب نے بھی جب اصل حقیقت آشکار فرما دی ہے۔ کہ حنفی مذہب کی شہرت فقہی خوبی وکمال کی بنا پر نہیں۔ بلکہ قاضی ابو یوسف کی قضاۃ ہی کا نتیجہ ہے۔

ابن خلکان صـ۲۰۴ شاہ صاحب نے تو صرف بطور اشارہ ہی فرمایا کہ حنفی مذہب کی ترویج واشاعت کا اصل موجب و ذریعہ قاضی صاحب ہی ہیں چنانچہ اصل الفاظ یہ ہیں۔ وھو اول من وضع الکتب فی اصول الفقہ علی مذھب ابی حنیفۃ واملی المسائل ونشرھا وبث علم ابی حنیفۃ فی اقطار الارض قال عمار بن ابی مالک ما کان فی اصحاب ابی حنیفۃ مثل ابی یوسف لولا ابی یوسف ما ذکر ابو حنیفۃ"

حاصل ترجمہ امام صاحب کے شاگردوں میں قاضی ابو یوسف کی مثل نہیں۔ کیونکہ امام صاحب کے مذہب ومسلک کی نشرواشاعت کا خاص ذریعہ قاضی صاحب ہی ہیں۔ چنانچہ عمار بن ابی مالکؒ فرماتے ہیں کہ اگر قاضی ابو یوسفؒ (رئیس القضاۃ) نہ ہوتے تو امام ابو حنیفہؒ کا مذہب تو کیا ان کا نام وذکر بھی دنیا میں نہ ہوتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاضی صاحب نے دربار ہارون رشید میں جس طرح رسائی حاصل کی اور فقہی کمالات سے ان کو جس طرح مسخر کیا تاریخ التقلید میں ہم نے باحوالہ مفصل بیان کر دیا ہے ۔ نہ صرف یہی بلکہ فقہ حنفیہ میں سلاطین و امراء اور عوام جہلا کی فقہ نفسانی خواہشات کی جس درجہ کفالت کی گئی ہے اس کا مجلس تدوین فقہ اور اس کی حقیقت نمونہ بھی باحوالہ عرض کر دیا گیا ہے

مجلس تدوین فقہ اور اس کی حقیقت

فقہ حنفی کی مقبولیت کے عنوان سے مصنف مقام نے قلم کاری کا جو مظاہرہ کیا ۔ اور فقہ حنفی کی حقانیت اور مقبولیت کے جو ثبوت اور دلائل پیش کیے ۔ ان میں سے سلاطین و سرمایہ دار اور عوام کے حنفی ہونے کی اصل حقیقت حجۃ الاسلام حضرت ولی الدین احمد کی قلم سے ذکر ہو چکی ۔ اب ان کی بیان کردہ فقہ حنفی کی آخری خوبی و کمال ملاحظہ فرمایئے ۔ جو انھوں نے مقام صـ۹۲ پر یوں بیان کی ہے ۔

"اور تیسری وجہ یہ ہے کہ امام صاحب کی فقہ اس لئے مقبول رہی ہے ۔ کہ اس کے اصول و ضوابط شورٰے کے ذریعہ طے ہوتے رہتے ہیں ۔ چنانچہ کوفہ کے اندر کتاب و سنت کی روشنی میں وضع قوانین اور حل حوادث و نوازل کے لئے ایک مجلس شوریٰ قائم تھی ۔ جو امام ابو حنیفہؒ کی سرکردگی میں مسائل پر غور و خوض کیا کرتی تھی ۔ اور کافی بحث و تمحیص اور مناظرہ کے بعد جب سب کی رائے متفق ہو جاتی ۔ تو پھر وہ مسائل قید تحریر میں لائے جاتے تھے ۔ اور منضبط کر کے ان کی تدوین کی جاتی تھی ۔" (صـ۹۲)

ارا کین شوریٰ

مصنف مقام نے ارا کین شورٰے کے عنوان سے مجلس تدوین فقہ کے ارا کین کے جو اسمائے گرامی گنوائے ہیں حسب ذیل ہیں :-

"امام ابو یوسف ۔ زفر داؤد طائی ۔ اسد بن عمر عافیۃ الاودی قاسم بن معن ۔ علی بن مسہر مندل بن علی ۔ اور حبان بن علی"

اور عافیہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ :-

جب کبھی وہ کسی مسئلہ میں بحث و تمحیص شروع کرتے تو اگر عافیہ ان میں شریک نہ ہوتے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابوحنیفہ رح فرماتے ہیں۔ کہ اس مسئلہ میں عافیہ کے آنے تک بحث ختم نہ کرو۔

بحث کا وقت بحث و تمحیص کے وقت کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے مصنف مقام لکھتے ہیں۔

ایک ایک مسئلہ پیش کرتے اور ان (اراکین) کی رائے سنتے اور اپنا نظریہ بیان کرتے اور ایک ایک مہینہ بلکہ ضرورت پڑی تو اس سے بھی زیادہ عرصہ تک اس میں مناظرہ اور مباحثہ کرتے رہتے حتیٰ کہ جب کسی ایک قول پر سب کی رائے جم جاتی۔ تو اس کے بعد امام ابویوسف رح اس کو اصول (مرتب شدہ مجموعہ) میں درج کر دیتے۔ یہاں تک کہ سب اصول انہوں نے منضبط کر دیئے (مقام ص۸۴)

گو ہمارے دوسرے کرمفرما قلت معلومات کی بنا پر کچھ زیادہ تو نہیں لکھ پاتے تاہم ص۱۰۷ و ص۱۸۵ میں یہ ضرور لکھ چکے ہیں۔ کہ آپ کی مجلس میں ایک ایک مسئلہ پر بحث ہوتی تھی۔ اور جب اہل مجلس کو اتفاق ہو جاتا۔ تو اس کے بعد ابویوسف رح کو امام ابوحنیفہ رح اس کے لکھنے کا حکم فرماتے۔ ص۱۰۷۔ مزید وضاحت کے لئے ص۱۸۵ میں لکھا ہے:۔

"جب اس زمانہ کے علماء کو اس حکم کی صحت پر اتفاق ہوتا۔ تو امام ابویوسف رح کو اس کے لکھنے کا حکم فرماتے"۔

مجلس تدوین فقہ کے پاس کردہ مسائل اگرچہ حنفی دوستوں نے مجلس تدوین فقہ کے متفقہ طے کردہ مسائل کی تعداد ہزارہا ہزار بلکہ چھ لاکھ و بارہ لاکھ بیان کی ہے مگر مصنف مقام نے اپنی تحقیق تراسی ہزار بیان کی ہے چنانچہ مقام ص۸۵ میں لکھتے ہیں:۔

"امام صاحب نے تراسی ہزار مسائل طے کئے ان میں سے اڑتیس ۳۸ ہزار تو عبادات سے متعلق تھے۔ اور باقی معاملات سے متعلق۔

سیرت النعمان ص۶۲ گکھڑوی صاحب نے اگرچہ مجلس تدوین فقہ کی تفصیلات بیان کرنے میں خوب زور آزمائی کی ہے مگر اس کی ابتداء و خاتمہ اور مرتب شدہ مسودہ کی نشان دہی کرنے سے قاصر رہے ہیں لہٰذا یہ سب کچھ صاحب سیرت النعمان ایسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نامور حنفی محقق سے ملاحظہ فرمایئے۔ نعمانی صاحب مجلس تدوین فقہ کی ابتداء و آغاز کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:" تاریخوں سے ثابت ہے کہ امام ابو حنیفہ کو تدوین فقہ کا خیال سنہ ۱۲۰ھ میں پیدا ہوا"

تدوین کی مدت نعمانی صاحب تدوین فقہ کی مدت و زمانہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔ "یہ صحیح ہے اس کام میں کم و بیش تیس ۳۰ برس کا زمانہ صرف ہوا یعنی ۱۲۱ھ سے ۱۵۰ھ تک جو امام ابو حنیفہ کی وفات کا سال ہے" (ص ۶۳)

مرتب شدہ مجموعہ کی نقلیں نعمانی صاحب نے مجلس تدوین فقہ کے مرتب کردہ مجموعہ کی نقلوں کی جو تصریح کی ہے۔ بلفظہ ملاحظہ فرمایئے:۔

"امام صاحب کی زندگی ہی میں اس مجموعہ نے وہ حسن قبول حاصل کیا کہ اس وقت کے حالات کے لحاظ سے مشکل سے قیاس میں آسکتا ہے۔ جس قدر اس کے اجزاء تیار ہوتے ساتھ ہی ساتھ تمام ملک میں اس کی اشاعت ہوتی جاتی تھی۔ امام صاحب کی درسگاہ ایک قانونی مدرسہ تھا جس کے طلبا نہایت کثرت سے ملکی عہدوں پر مامور تھے۔ اور ان کی آئین حکومت کا یہی مجموعہ تھا" ص ۶۴

آپ انتہائی بے تاب ہوں گے۔ کہ حضرت امام کی مجلس تدوین فقہ کا مرتب کردہ مجموعہ جہاں کہیں بھی ہو۔ اس کو ہر قیمت سے دیکھنا اور ضرور دیکھنا چاہیے۔ مگر آپ یہ معلوم کر کے بیحد حیران بلکہ اندوہگین ہوں گے۔ کہ وہ مجموعہ محض ہوائی افسانہ اور امر موہوم ہے۔ کیونکہ اس کا وجود ہی خطہ ارض سے مفقود ہے۔ چنانچہ حضرت شبلی نعمانی بکمال یقین اور پورے دعوے و ثبوت سے لکھتے ہیں:۔

اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ امام صاحب کی زندگی ہی میں ایک مجموعہ فقہ مرتب ہو گیا تھا۔ لیکن قیاس غالب یہ ہے۔ کہ وہ نسخہ (امبعہ تام النقول) معدوم ہو گیا" سیرت نعمان جلد ۲ باب تصنیفات امام)

نہ صرف یہی بلکہ آگے چل کر مزید صراحت سے لکھتے ہیں:۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ وہ مجموعہ ایک مدت سے ضائع ہو گیا اور دنیا کے کسی کتب خانہ میں اس کا پتہ نہیں چلتا" (سیرت نعمان جلد ۲ ص ۶۵)

تصویر کا دوسرا رخ مجلس تدوین فقہ کا ایک پہلو تو آپ ملاحظہ فرما چکے۔ کہ کئی کئی ماہ کی بحث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مجلس یا قیاس آرائیوں سے تیس سال کی مدت میں بالاتفاق جو مجموعہ فقہ مرتب ہوا۔ اور پوری اسلامی مملکت میں اس کی نقلیں شائع ہو کر آئین حکومت قرار پایا۔ اس مجموعہ یا مملکت اسلامیہ کے آئین کا خطہ ارض پر تو کیا شیعہ کے امام غائب تک کو بھی اس کا علم و خبر نہیں جس سے افسانہ تدوین فقہ کی اصل حقیقت مجسم صورت میں کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ یہ محض یاروں کی خوش فہمی اور افسانہ بازی ہے)

اب مجلس تدوین فقہ کے پاس کردہ مسائل کی تصویر کا دوسرا رُخ بھی خود حضرت گکھڑوی صاحب اور نعمانی صاحب کی قلم ہی سے ملاحظہ فرمایئے۔

اگر بفرض محال آنکھیں بند کر کے تسلیم کر بھی لیا جائے۔ کہ مجلس تدوین فقہ کا مرتب کردہ مجموعہ گم ہو چکا ہے اور اس کی تمام نقول بھی مفقود و ضائع ہو گئیں۔ تو کم از کم یہ امر تو کسی طرح بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اس مجموعہ پر عمل درآمد کی یاد سے فقہ حنفی کا جو ذخیرہ بھی مرتب ہوا۔ اس کے مسائل تو یقیناً متفق علیہ ہی ہونے چاہئیں۔ مگر دیکھا یہ جا رہا ہے کہ امام محمدؒ کی خود نوشت تصنیفات سے لے کر عہد حاضرہ تک کی تمام کتب فقہ میں جو مسائل بھی ہیں۔ ان میں سے شاید ہی کوئی مسئلہ ایسا ہو گا جو اتفاقی اور اختلاف سے محفوظ ہو۔ ممکن ہے آپ ہمارے بیان کو جنبہ داری اور تعصب خیال فرمانے پر آمادہ ہوں لہذا آپ کی تسلی و اطمینان کے لئے خود مصنف مقام امام ابو حنیفہؒ و سیرت نعمان کے بالکل واضح و مصرح ارشادات عرض کرنے کی اجازت چاہتے ہیں۔

مقام ابو حنیفہ ص ۲۳۳ فقہ حنفی کی حقیقت واقعہ بیان کرنے کی غرض سے بحوالہ حیات طیبہ مصنفہ مرزا حیرتؒ دہلوی گکھڑوی صاحب لکھتے ہیں:۔

جو کتابیں کہ فقہ حنفی کی کہلاتی ہیں۔ ان سے یہ غرض نہیں کہ ایک ایک حرف امام اعظمؒ کا ہے۔ بلکہ یہ غرض ہوتی ہے کہ یہ ایک ایسے مجتہد فی الفروع دصنفدرا کی کتاب ہے جس کا رجحان بعض مسائل میں امام صاحب کی طرف تھا۔ یہ بدیہی امر ہے کہ آج تک امام صاحب کے کسی شاگرد یا معتقد نے بالکلیہ امام کے کسی مسئلہ کو تسلیم نہیں کیا صاحبین بہت سی باتوں میں اختلاف رکھتے ہیں۔ گو انہوں نے اپنا نیا کوئی مذہب قائم نہیں کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گنگوہی صاحب اس پر بطور قول فیصل لکھتے ہیں :۔
ہمارا ابھی اس پر صاد ہے (۱) نہ تو ہر مسئلہ اور جزئی جو کتب فقہ میں مسطور و مذکور ہے حضرت امام اعظمؒ کی فرمودہ ہے۔ اور نہ ہر جزئی اور مسئلہ صحیح اور معمول بہا ہے۔
۔ اور نہ ہی ایسی متروک اور ناقابل عمل جزئیات کی وجہ سے وہ کتابیں ہی سرے سے مخدوش قرار دی جا سکتی ہیں جن میں ان متروک جزئیات کے علاوہ سینکڑوں بلکہ ہزاروں مسائل قرآن و حدیث اور اجماع امت کے عین مطابق اور معمول بہا ہیں (مقامہ ص۲۳)

سیرت النعمان جلد ۲ ص۶۶ گنگوہی صاحب کا قول فیصل یا تحقیقی بیان ملاحظہ فرمانے کے بعد اب شبلی نعمانی صاحب کا حقیقت افروز بیان بھی سنیئے اور مجلس تدوین فقہ کے پاس کردہ متفقہ مسائل یا مرتب کردہ مجموعہ کی داد دیجئے نعمانی صاحب فقہ حنفی کی کیفیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

"یہ فقہ اگرچہ عام طور فقہ حنفی کہلاتی ہے لیکن درحقیقت وہ چار شخصوں یعنی امام ابو حنیفہؒ، زفرؒ، قاضی ابو یوسفؒ، امام محمدؒ کی رایوں کا مجموعہ ہے۔ قاضی ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ نے بہت سے مسائل میں امام ابو حنیفہؒ کی رائے سے اختلاف کیا ہے۔"
(سیرت النعمان مطبوعہ مرکنٹائل پریس لاہور)

غور فرمائیے کہاں تو فقہ حنفی کی ہمہ گیری کا ثبوت زور سے مجلس شوریٰ کے متفقہ پاس کردہ مسائل کی صورت میں پیش کیا جا رہا تھا، اور پھر کہاں اس کے بالکل برعکس متروک (ناقابل عمل) اور نادر بلکہ پورے یقین کے ساتھ استاد و شاگردوں کا باہمی اختلاف بیان کر کے مجلس تدوین کی فقہ کی اجتماعیت و اتفاقی فیصلہ کو غلط بلکہ ہوائی و محض خیالی ثابت کر دیا گیا ہے۔ کہنے والے نے غالباً اسی پہ کہا ہے ؎

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

مجلس تدوین فقہ کے اراکین کا جائزہ تاریخ کی روشنی میں

بحوالہ سیرت النعمان ذکر ہو چکا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ (۱) مجلس تدوین فقہ کی ابتداء و آغاز سنہ ۱۲۰ھ ہجری میں ہوتا ہے۔ (۲) مصنف مقام ابوحنیفہؒ اور السہم الحدید کی متفقہ صراحت کے مطابق اس مجلس کے محرر ابتداء تا انتہا، قاضی ابویوسف رہے (۳) اور یہ بھی ان دونوں بزرگوں کی مصرح شہادتوں سے ذکر ہو چکا۔ کہ جب تک امام ابوحنیفہؒ قاضی صاحب کو لکھنے کا حکم نہ دیتے۔ قاضی صاحب کوئی مسئلہ بھی قلم بند نہ فرماتے۔

امام زفرؒ مصنف مقام ابوحنیفہؒ کی صراحت ص۸۳ کے مطابق امام زفرؒ اور ابن حبان مجلس تدوین فقہ کے خصوصی و نامور اراکین تھے۔ مگر جب تاریخ کی روشنی میں ان بزرگوں کی تاریخ پیدائش کا جائزہ لیا جائے تو قاضی صاحب سنہ ۱۱۳ھ یا سنہ ۱۱۰ھ میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور امام زفرؒ کی پیدائش سنہ ۱۱۰ھ اور ابن حبان کی سنہ ۱۱۱ھ ہے۔ لہذا باعتبار تاریخ پیدائش اور عمر یہ تینوں خصوصی ارکان مجلس تدوین فقہ سنہ ۱۲۰ھ میں کیسے اور کیونکر شامل ہو سکتے ہیں۔ اور اگر حسب تصریح سیرت النعمان اہل کوفہ کی حدیث و فقہ کی تعلیم کے لئے بیس برس عمر کی قید و شرط کی پابندی قبول کر لی جائے۔ تو قاضی صاحب ماشاءاللہ سنہ ۱۳۳ھ یا سنہ ۱۳۷ھ اور حضرت زفرؒ سنہ ۱۳۰ھ اور ابن حبان بفضلہ تعالیٰ سنہ ۱۳۱ھ ہجری میں حدیث و فقہ کے مبتدی طلبا ثابت ہوتے ہیں۔ لہذا ان بزرگوں کو سنہ ۱۲۰ھ سے مجلس تدوین کا رکن کہنا اور ثابت کرنا تاریخ سے استہزاء اور علم و دانش سے بغاوت کے مترادف ہے۔ ع

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

فقہ شریف کی مقدس موضوعات حنفیہ دوستوں نے جیسا کہ فقہ حنفی کو مذہب حق یا اصل اسلام ثابت کرنے کے لئے مجلس تدوین فقہ کا مفروضہ اختراع کر رکھا ہے۔ ویسے ہی دوسرے مذاہب (شافعی وغیرہ) کو ناجائز و غلط کالعدم ثابت کرنے کی غرض سے بنیادی کتب فقہ حنفیہ میں بعض فرضی و بے سروپا عبارتوں کو حدیث اقوال صحابہؓ اور ائمہ مذاہب کے اقوال بھی درج کر رکھے ہیں چنانچہ ان فرضی عبارتوں (یا فقہ شریف کی مقدس موضوعات) کا نمونہ نتائج التقلید باب اول کی پانچ فصلوں میں عرض کیا گیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

. . . . اور باب ثانی کی فصل ثانی میں نقوش رسول نمبر کی صریح حدیث سے کھلی بغاوت کی ایک دو نہیں بلکہ پوری بیس مثالیں اور وہ بھی انتہائی عجیب و غریب کہئے یا تحیر خیز و افسوسناک گنوائی گئی ہیں۔

نہ صرف یہی بلکہ اکابر دیوبند اور دوسرے اراکین فقہ کی قرآن و حدیث پر ظلم و زیادتی کا نمونہ تیسرے باب میں پیش کرکے تقلیدی تعصب کا اندوہگین منظر دکھایا گیا ہے۔ نتائج التقلید کے خلاف قلم اٹھانے والے مہربانوں کا فرض تو یہ تھا۔ کہ اپنے جوابات کی ابتدا ہی ان ابواب کی تردید و جوابات سے شروع کرتے مگر یہ کر معذرات بلکہ ان کا پورا کیمپ مذکورہ حقائق و شواہد سے بالکل ویسے ہی درماندہ اور ساکت و لاجواب ہو کر رہ گیا ہے جیسا کہ مخاطبین آیت

فاسئلوھم ان کانوا ینطقون

لاجواب اور خیرہ و مبہوت ہو کر رہ گئے تھے۔

پس جیسا کہ وہ لوگ خیرہ و مبہوت ہو کر رہ جانے کے باوجود بھی اپنے موہوم ابائی مذہب پر مر مٹنے کے جوش و جذبہ سے مدہوش

حرقوہ وانصروا الھتکم

کے متفقہ نعرہ اور عملی فیصلہ کرنے پر مجبور ہوئے۔ ویسے ہی نتائج التقلید کی تردید کے مدعی حضرات بھی اپنے تقلیدی مذہب یا فقہ کی مقدس موضوعات سے عبرت حاصل کرنے کی بجائے۔ خود ان موضوعات کی تائید و حمایت بلکہ فقہ کی حقانیت کے لئے قرآن مجید کے بعد اسلام کی سب سے بڑی اور اہم بلکہ آخری متاع عزیز کتب حدیث پر ہاتھ صاف کرنے کے لئے۔ کمال جوش و جذبہ حملہ آور ہوئے اور منکرین حدیث اور ان جیسے دوسرے اہل بدعت کی تائید و تصدیق بلکہ ان کی رہنمائی کے لئے جس طرح کھل کر سامان بہم پہنچائے ہیں خود ان کی قلم سے پڑھیئے۔

مقام ابوحنیفہ ص ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۶، ۲۳۷ | گکھڑوی صاحب اگرچہ مذکورہ عنوان و ابواب سے آنکھ چرا کر نو دو گیارہ ہو چکے ہیں۔ مگر چوتھے باب "توہین بزرگان دین کا نمونہ" کے ایک عنوان کی ایک سراسر بے اصل اور موضوع تر روایت جو مصنف ہدایہ نے امام ابوحنیفہؒ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت سے خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے تعامل کے عنوان سے بالفاظ انھا امرسنۃ کذا ردو دی الحسن عن ابی حنیفۃ لانہ واظب علیہ خلفاء الرشدون نقل کی ہے۔ اور نتائج التقلید میں اسے واقعات کی روشنی میں سراسر موضوع لاپتہ اور غلط سلط ثابت کیا گیا ہے مصنف مقام اس کھلی حقیقت کو دیکھ کر تلملا گئے ہیں۔ چنانچہ اس تلملاہٹ اور دل و دماغ کی بھڑاس نکالنے کی غرض سے صفحہ ۲۳۳ پر باب ہشتم کی ذیل ایک لطیف بحث کے جلی عنوان سے لکھتے ہیں۔

"غیر مقلدین حضرات نے فقہ حنفی اور کتب فقہ کو ناقابل اعتبار ٹھہرانے اور عوام کو ان سے بدظن کرنے کے لئے کئی حربے اختیار کر رکھے ہیں۔ کبھی تو کتب فقہ سے کمزور، ضعیف اور متروک العمل جزئیات چن چن کر عوام کو یہ باور کراتے ہیں۔ کہ یہ ہے حنفی فقہ۔ جیساکہ داد حق حقیقت الفقہ جلد دوم۔ نتائج التقلید اور شمع محمدی وغیرہ میں یہ طریق اختیار کیا گیا ہے مگر از روئے انصاف اس پر غور نہ کیا

د۔ کہ فقہ حنفی کی ہر جزی اور مسئلہ حضرت امام ابوحنیفہ کا فرمودہ نہیں۔

ب۔ بلکہ بیشتر مسائل بعد کے فقہاء کرامؒ اور خصوصیت سے متاخرین کی تخریجات ہیں۔

ج۔ اور ظاہر بات ہے کہ غیر معصوم اور غیر مجتہد کے نظریات میں خطاء اور غلطی کا پہلو بہت نمایاں ہوتا ہے۔

اگر ہم فقہاء احناف کے حوالے اس پر عرض کریں تو شاید غیر مقلدین کو ان سے اطمینان نہ ہو اس لئے خود ان کے گھر کا ایک حوالہ عرض کئے دیتے ہیں۔

مشہور غیر مقلد اور صاحب قلم عالم مرزا حیرت صاحب دہلوی لکھتے ہیں کہ:۔

جو کتابیں فقہ حنفی کی کہلاتی ہیں۔ ان سے یہ غرض نہیں ہوتی کہ ایک ایک حرف امام اعظم کا ہے۔ بلکہ یہ غرض ہوتی ہے کہ یہ ایک ایسے مجتہد فی الفروع (صفدر) کی کتاب ہے جس کا رجحان بعض مسائل میں امام صاحب کی طرف تھا۔ یہ بدیہی امر ہے کہ آج تک امام صاحب کے کسی خاص شاگرد یا معتقد نے بالکلیہ امام کے ہر مسئلہ کو تسلیم نہیں کیا صاحبینؒ بہت سی باتوں میں اختلاف رکھتے ہیں گو انھوں نے اپنا مذہب قائم نہیں کیا (حیات طیبہ صفحہ ۱۴۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت گکھڑوی صاحب حیرت مرحوم کی تصدیق و تائید کرتے ہوئے بکمال جزم و دعوے لکھتے ہیں۔

۲۔ہمارا بھی اس پر صاد ہے۔ نہ تو ہر ہر مسئلہ اور جزی جو کتب فقہ میں مسطور و مذکور ہے حضرت امام کی فرمودہ اور نہ ہر جز اور مسئلہ صحیح اور معمول بہا ہے۔ اور نہ اس غلط کاری کی وجہ سے امام ابو حنیفہ کی شخصیت اور فقہ حنفی پر اعتراض درست ہے اور نہ ہی ایسی متروک اور ناقابل عمل جزئیات کی وجہ سے وہ کتابیں (ہدایہ وغیرہ) ہی سرے سے مخدوش قرار دی جاسکتی ہیں جن سے ان کے متروک جزئیات کے علاوہ سینکڑوں بلکہ ہزاروں مسائل قرآن اور حدیث واجماع امت کے عین مطابق ہیں اور معمول بہا ہیں ص۲۳۴

جوشِ تعصب مذکورہ سے ذرا آگے چل کر گکھڑوی صاحب فنی شعبدہ بازی دکھاتے ہوئے اپنے ناظرین کو مسحور کرنے کی غرض سے لکھتے ہیں کہ:۔

"ہم اس مسئلہ کو یوں بھی پیش کر سکتے ہیں کہ جس طرح کتب حدیث میں باستثناء صحیحین بیسیوں ہی نہیں بلکہ سینکڑوں ہزاروں حدیثیں ضعیف، معلول منکر بلکہ خالص جعلی اور من گھڑت بھی موجود ہیں"

مذکورہ پر ہی بس نہیں بلکہ گکھڑوی صاحب اہلحدیث اور کتب حدیث پر مزید غیض و غضب کا اظہار کرتے ہوئے آگے چل کر ص۲۳۴ پر لکھتے ہیں:۔

قطع نظر ان باتوں سے جو بات ہم یہاں عرض کرنا چاہتے ہیں۔ وہ غور سے ملاحظہ فرمایئے اگر ہدایہ اور صاحب ہدایہ کی پوزیشن، اس لئے مخدوش ہے۔ کہ اس میں بعض بے اصل اور فرض کیجئے معلول بلکہ موضوع اور جعلی حدیثیں بھی درج کی گئی ہیں۔ تو مؤلف نتائج التقلید اور ان کے حواری صحیحین کے علاوہ حدیث کی تمام کتب سے ہاتھ دھو ڈالیں" ص۲۳۷

غیظ و غضب گکھڑوی صاحب نے مذکورہ بسارت پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ جوشِ تعصب کی بھڑاس نکالنے کی غرض سے مشکوٰۃ شریف ایسی مسلمہ درسی کتاب پر ہاتھ صاف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

"کیا مؤلف نتائج التقلید اور ان کے مصدقین کے نزدیک مشکوٰۃ اور صاحب مشکوٰۃ پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتماد کیا جاسکتا ہے یا نہیں جس میں لما خلق اللہ العقل الخ کی حدیث درج ہے جس کے بارے میں صاحب مشکوٰۃ صرف یہ ہلکے الفاظ استعمال کرتے ہیں کہ اس میں بعض علماء نے کلام کیا ہے ۔ حالانکہ علامہ السخاوی الشافعیؒ وغیرہ تصریح کرتے ہیں کہ یہ اتفاقاً جھوٹی اور جعلی روایت ہے حافظ ابن تیمیہ وغیرہ اس کو موضوع کہتے ہیں (ص ۲۳۷)

نہ صرف یہی بلکہ دوسری معروف کتب حدیث مسند احمدؒ، ترمذی، نسائی، ابوداؤد وابن ماجہ و مستدرک حاکم کو ناقابل اعتبار و مخدوش وغیر صحیح ثابت کرنے کی غلط اور ناکام اور مذموم کوشش کرتے ہوئے ان کی بعض ضعیف و مجروح روایات گنواتے ہوئے منکرین حدیث کی خوشنودی بلکہ کھل کر رہنمائی کر چکے ہیں۔

مگر مصنف مقام اور ان کے دوسرے ہمخیال دوستوں کو معلوم ہونا بلکہ آگاہ رہنا و یاد رکھنا چاہیئے کہ جیسے روشن دن کے ساتھ اندھیری رات کو کوئی مناسبت اور لگاؤ نہیں ویسے ہی کتب حدیث سے ہدایہ وغیرہ کتب فقہ حنفی کو بھی قطعاً کوئی واسطہ لگاؤ اور مناسبت نہیں۔ اس لئے کہ کتب فقہ تو تعصب جنبہ داری اور اپنے مذہب کی تقلید کو محکم و استوار کرنے کے لئے لکھی گئی ہیں۔ مگر کتب حدیث کا معاملہ و منشاء ہی بالکل اور سراسر ان کے برعکس و برخلاف ہے کیونکہ محدثین کے پیش نظر کسی معین مذہب کی تائید و تصدیق یا تردید و مخالفت نہیں اور قطعاً و ہرگز نہیں ان کا مقصد وحید صرف اسلام اور مسلمانوں کی بے غرض اور صحیح خیرخواہی یعنے ارشادات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ویسے ہی من وعن محفوظ اور زندہ باقی رکھنا ہے جیسا کہ وہ زبان نبوت سے منقول ہوتے وقت تھے۔

اور یہی وجہ ہے کہ ان مخلصین و ربانی بزرگوں نے اپنی تصانیف میں الفاظ حدیث سے قبل سند رواۃ کا اہتمام فرمایا ہے۔ ہر چند ان کی آخری خواہش و کوشش یہی تھی کہ صحیح روایت نقل کریں۔ مگر بشری تقاضہ و کمزوریوں کی ذیل بعض ایسی روایتیں بھی ان سے مروی و مرقوم ہوگئیں جو صحت کے معیار پر صحیح نہیں۔ ان میں ان کے ارادہ کا دخل نہیں بلکہ انھوں نے اپنی بریت کے لئے سند کو من وعن نقل کر کے رہتی دنیا تک کے لئے سند کو معیار صداقت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرار دیا ہے۔ کہ جو چاہے آزمائے ہم بری الذمہ ہیں۔

لیکن مصنفین کتب فقہ ہیں۔ کہ ان کے نزدیک سند و حوالہ کا ذکر شجر ممنوعہ سے بھی زیادہ منع ہے لہذا کتب حدیث و فقہ کی مناسبت بالکل ویسے ہی ہے۔ جیسا کہ کہا گیا ہے ؎

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

ندامت و ملامت جب گکھڑوی صاحب اور ان کے ہم خیال دوست محدثین رحمہم اللہ کے اخلاص پر حملہ کرتے ہیں۔ تو خود ان کے قلوب و اذہان ندامت محسوس کرتے ہوئے ان کو ملامت کرتے ہیں۔ چنانچہ اسی کا نتیجہ ہے کہ گکھڑوی صاحب محدثین رحمہم اللہ کی نیک نیتی خلوص و پاک دامنی اور صفائی بلکہ بریت کا اقرار و اعتراف کرتے ہوئے کھلم کھلا لکھتے ہیں:

یہی کہا جائے گا۔ کہ ان اکابر محدثین رحمہم اللہ نے اپنے اجتہاد و سعی سے ان احادیث کو صحیح سمجھ کر یا تسامح اور سہل نگاری سے کام لے کر کتابوں میں درج کر دیا ہے اور دوسرے محققین نے ان کے اجتہاد کی غلطی واضح کر دی ہے کیونکہ نہ تو یہ ....
متعصب ہیں۔ اور نہ ہی ان کا مقصد و ارادہ ہی برا ہے ہاں یہ غلطی ہے اور آخر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ کون معصوم ہے۔ نہ تو ان کی ذات مخدوش ہے اور نہ ہی ان کی کتابیں ناقابل اعتماد ہیں۔ صرف وہی روایتیں قابل رد ہیں۔ جن کو معتبر محدثین رحمہم اللہ کرام نے نقلاً عقلاً مردود قرار دیا ہے باقی سب اپنے مقام میں قابل اخذ و عمل ہیں۔" ص ۲۴۱

اصل حقیقت گکھڑوی صاحب کے برملا اور واضح اقرار سے اصل حقیقت آشکارا ہو گئی۔ کہ محدثین کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے مخلص شاد بندے اور اسلام و مسلمانوں کے صحیح اور سچے خیر خواہ و حقیقی ہمدرد ہیں۔ نہ ان کو کسی خاص تقلیدی مذہب کی حمایت مطلوب ہے اور نہ ہی کسی کی خاص تردید۔ انھوں نے حتی الوسع اپنی تصانیف میں صحیح احادیث جمع کرنے کی کوشش فرمائی۔ مگر انسانی کمزوریوں کی بنا پر بعض روایتیں غیر صحیح بھی ان سے منقول ہو گئیں جن کو دوسرے محققین نے رجال کے معیار پر غیر صحیح قرار دے کر ان کی سعی مشکور کو سونے پہ سہاگہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا مصداق بنا دیا۔ لہذا یاد رکھیئے یہی وہ مرکزی نکتہ ہے۔ جو ہدایہ وغیرہ کتب فقہ اور کتب احادیث کی حد فاصل یا فرقِ امتیاز کا موجب و باعث ہے یعنی محدثین نے ارشادات نبویہ کو باسند روایت کر کے رہتی دنیا تک کے لیئے راستہ صاف ہموار کر دیا۔ کہ رجال کے معیار پر آزما دیکھو اس کے برعکس مصنفین کتب فقہ ہدایہ وغیرہ نے تائید و حمایت مذہب کی غرض سے فرضی بے اصل بے حوالہ روائتیں درج کر کے اپنی ذات بلکہ کتب فقہ کو مخدوش بنا دیا ہے نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

مسند تدریس کی شرم

گکھڑوی صاحب فقہ کی حمایت میں حدیث پر ہاتھ صاف تو کرنا چاہتے ہیں۔ مگر مسند تدریس کی شرم و لحاظ سے کھلکر کہ نہیں سکتے۔ بلکہ حیلے بہانے اور فنی کمالات کی آڑ سے اکو سیدھا کرتے ہیں چنانچہ ص۲۴۱ میں ایک بالکل نئے بہانے سے حدیث کو مخدوش یا اس میں غلطی کا احتمال ثابت کرنے کی غرض تصحیح و تضعیف بھی اجتہادی امر ہے" کی جلی سرخی سے لکھتے ہیں۔

"یہ بات بھی قابل لحاظ ہے۔ کہ جس طرح فقہاء کرام نے استنباط مسائل میں تفقہ و اجتہاد سے کام لیا ہے۔ اسی طرح محدثین عظام بھی احادیث کی تصحیح و تضعیف میں اجتہاد (ہی) سے کام لیتے رہے ہیں۔ اور ظاہر بات ہے کہ جس طرح فقہا کے اجتہاد میں غلطی کا وقوع ممکن ہے اسی طرح محدثین کے اجتہاد میں (بھی) غلطی غیر اغلب نہیں"

یاد رہے

کہ گکھڑوی صاحب نے اپنی مجدوبیت اور فنی کمالات کا مظاہرہ کرتے ہوئے مسلمانوں کو مبتلا فریب کرنے کے لیئے جو چُٹکلا اور جھرلو کا یہ کرشمہ دکھایا ہے کہ حدیث کی صحت و ضعف بھی ایک فقہی و اجتہادی مسئلہ ہے۔ یہ سراسر غلط اور بالکل فریب و دھوکا ہے کیونکہ صحت و ضعف کا معلوم کرنا ایک مستقل فن ہے جس کے اصول و قواعد باقاعدہ مرتب شدہ ہیں جن کے ذریعے صحت و ضعف بآسانی معلوم کی جاتی ہے۔ اس کے برعکس فقہ و اجتہاد مرتب شدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فن نہیں بلکہ یہ خدا داد ملکہ ہے جو خاص مجتہدین ہی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے میسر ہے۔

چنانچہ اسی وجہ و سبب کی بنا پر مقلدین اجتہاد کو ائمہ مذاہب پر منتہی و ختم کرتے ہوئے تقلید کے وجوب کا ڈھنڈورا پٹواتے آرہے ہیں

دیوبندی شیخ الاسلام

گکھڑوی صاحب نے تو صرف تصحیح و تضعیف حدیث کو اجتہادی امر قرار دے کر حدیث میں خطا و غلطی کا احتمال کرتے ہوئے منکرین حدیث کیلئے انکار حدیث کی سطح ہموار کی ہے مگر دیوبند کے نامور بزرگ حضرت حسین احمد صاحب مدنی جو دیوبند میں شیخ الاسلام کے نام سے معروف ہیں نے انکار حدیث کو عدم کفر یا انکار حدیث کے جواز و ثبوت کی جس طرح سند و حجت بیان کی ہے غیرت ایمانی کو روپوش کر کے اور دل تھام کر بغور پڑھیے۔ مدنی صاحب اپنے ایک ذی علم عقیدت مند کے طویل علمی سوال کا مفصل جواب لکھتے ہوئے بکمال یقین و دعوے اپنی آخری تحقیق یوں پیش کرتے ہیں۔

احادیث خواہ قدسیہ ہوں یا غیر قدسیہ ان کے نقل (روایت) کرنے والے اتنے کثیر نفوس نہیں ہیں اس لئے ان روایات میں جھوٹ یا غلطی کا احتمال (ضرور) آتا ہے اس لئے ان کا منکر کافر نہ ہوگا یہ فرق تو ہمارے لئے ہے صحابہؓ کے لئے نہیں ان کے لئے تو قرآن اور ارشادات نبویہ قطعی الثبوت ہیں۔ وہ اگر ایک حدیث سننے کے بعد منکر ہوں تو کفر لازم ہو جائے گا" (مکتوبات شیخ الاسلام جلد اول ص۱۰ مکتوب ۳۸ مطبوعہ استقلال پریس لاہور)

مدنی صاحب کے اس علمی شاہکار کو ہم اخبار اہلحدیث دہلی میں "انکار حدیث کی ابتداء وانتہا" کے عنوان سے مفصل مضمون کی صورت اور اہلحدیث سوہدرہ میں حیرت انگیز انکار حدیث کے عنوان سے شائع کرا چکے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاکستانی دیوبندی پارٹی کے مخصوصی گروپ ہفت روزہ اخبار ترجمان اسلام لاہور نے کئی اشاعتوں میں اس کے خلاف شور وغوغا برپا کیا۔ مگر نہ ہی تو وہ ان الفاظ سے انکار کر سکا اور نہ ہی کسی غلط و باطل تاویل سے ان الفاظ کا کوئی دوسرا معنی بیان کرنے کی اسے جرأت ہوئی۔

ماحصل انکار حدیث یا تاویل سے حدیث کو رد کرنے کی وبائی مرض کا اصل سرچشمہ چونکہ کوفہ عراق ہی ہے۔ اور اس کے اولین داعی اور موجد رافضی خارجی معتزلہ جھمیہ ہیں۔ اور خیریت سے حنفی مذہب کا مرکز وماحول بھی کوفہ عراق اور مذکورہ گروہ ہی ہیں۔ لہذا کوفہ وعراق کے آب وگل کے خمیر اور ان گروہوں کے اختلاط سے حنفی کیسے یا اہل الرائے بھی شروع ہی سے خاصے متاثر چلے آئے ہیں چنانچہ ہم اپنے رسالہ بریلویت کا پس منظر مقیاس حقیقت حصہ سوم بجواب مقیاس حنفیت مصنفہ مولوی محمد عمر اچھروی میں بدلائل واضح اس تاریخی حقیقت کو بیان کر چکے ہیں۔ بلکہ اکمل البیان فی شرح حدیث نجد قرن الشیطان میں احادیث وآثار کی روشنی اور بالخصوص محققین وشارحین احناف کی قلم سے کوفہ وعراق کو مرکز کفر وطغیان اور تمام گمراہ فرقوں کا منبع وسرچشمہ ثابت کرتے ہوئے بہتر گمراہ فرقوں ..... کی فہرست اور فرقہ ناجیہ کی پہچان ودستور العمل بھی مشاہیر اسلام کے متفقہ بیان سے عرض کر چکے ہیں یہاں صرف اہل الرائے کی حدیث وآثار سے عداوت وبغض امام السنہ احمد بن حنبلؒ کی زبان فیض ترجمان یعنے ان کے روایت وبیان کردہ عقیدہ اہل السنہ مطبوعہ ستار پریس دہلی ۱۳۴۱ھ کے خاتمہ سے بلفظہ عرض کرنے پر اکتفا کرتے ہیں امام السنہ گمراہ فرقوں کی گمراہی اور اہل السنت یا اہل حدیث سے بغض وعناد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

• واصحاب الرائے وھم مبتدعة ضلال اعداء السنة والاثر یبطلون الحدیث"

اہل الرائے ایسے بدعتی وگمراہ سنت اور آثار کے دشمن ہیں کہ حدیث کو جھٹلانا ان کا طرہ امتیازی ہے۔

ہمارے دوست حضرت ابو زاہد صاحب چونکہ نتائج التقلید مث کے پیش کردہ حوالہ تاریخ بغداد قول یزید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن ہارونؒ مارایت قوما اشبہ بالنصاریٰ اور ص۲۱۳ کے مذکورہ قول امام السنہ سے غضب ناک ہو رہے تھے۔ نہ معلوم حضرت امام السنہ کے اس فرمان سے ان پر کیا گذرے ہم تو بخلوص ان کی خیر خواہی وہمدردی اور اللہ عزوجل سے دعا کرتے ہیں ۔ان کو صراط مستقیم ارزانی فرمائے وہ جس قدر چاہیں برا منائیں اور گالیاں سنائیں ۔

گکھڑوی صاحب ایمان داری سے بتائیں کہ آپ کے شیخ الاسلام نے حدیث کی صحت وضعیف کا معیار اور اصول دفن کو قرار دیا ہے۔ یا کہ اجتہاد کو ہ

اگر اب بھی نہ تم سمجھو تو پھر تم سے خدا سمجھے

عود الی المقصود مصنف مقام نے اگرچہ ہدایہ وغیرہ کتب فقہ کی صحت وثقاہت اور مرکزیت کو ثابت کرنے کے لئے بحث کو کافی سے زیادہ طول دیا اور بہت زیادہ ہاتھ پاؤں مارے ۔ بلکہ رطب ویابس کی بھرمار سے صفحات کے صفحات سیاہ کر دیئے ہیں مگر اس سب کچھ کے باوجود بھی تراویح باجماعت پر خلفاء راشدین کی مواظبت کے غلط اور فرضی عبارت کو بکمال خاموشی کھیئے یا عملاً غلط اور فرضی ہونے کی تصدیق ونابود کرنے کے سوا اسے کوئی چارہ نہ ہوا۔ البتہ کمترین پر زبان درازی اور رنج وغصہ کا اظہار کرنے کا ایک موقع اسے ضرور میسر ہوگیا جس کی تفصیل حقیقت یہ ہے کہ ہم نے ۱۳۷۰ھ میں ایک رسالہ رکعات قیام رمضان من اقوال اصحاب النعمان شائع کیا جس میں مسئلہ تراویح کے جملہ گوشوں کو صرف آئمہ وفقہاء احناف ہی کی قلم سے آشکارا کرتے ہوئے شایہر محققین کی تحقیق وتصریحات کو بطور تصدیق وشہادت عرض کیا گیا ہے۔

ہدایہ کے تراویح باجماعت پر خلفاء راشدین کی مواظبت کے مفروضہ کو نتائج التقلید طبع ثانی میں بطور اضافہ اسی سے نقل کرنے کی ہدایت کی گئی مگر کاتب نے اپنی دانست میں ہدایہ کے اصل الفاظ لحاجیہ کو غلط خیال کر کے ماوجد نا کر دیا پس کاتب کے اس تصرف سے مصنف مقام کو جس طرح خوشی ہوئی اور کمترین پر برسنے کا موقع ملا۔ خود ان ہی کے الفاظ میں پڑھیے گکھڑوی صاحب لکھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سردست یہ بتانا مقصود ہے کہ مؤلف نے حافظ ابن حجر کے حوالہ سے جو ما وجدنا کے الفاظ نقل کیے ہیں وہ غلط ہیں ان کے اصل الفاظ لم اجد ہیں دیکھئے درایہ ص۱۲۳

رسالہ نایاب ہے۔ ورنہ مصنف مقام کی خدمت میں بھجوا کر ان کی پوری خوشی بلکہ شیخی کرکری کر دی جاتی امید ہے کہ شہر گوجرانوالہ کے کسی اہل حدیث دوست سے ان کو تلاش سے مل ہی جائے گا۔ لہذا مودبانہ گذارش ہے کہ رسالہ حاصل کرکے ص۳ سے اصل الفاظ دیکھ کر اطمینان کر لیں. بلکہ اپنے زیر نظر رسالۂ تراویح میں اس باطل شکن رسالہ کو ضرور سامنے رکھیں. کیونکہ یہ مسئلہ تراویح پر فیصلہ کن بلکہ آخری رسالہ ہے۔

بہرحال صاحب مقام ہدایہ کی صرف ایک ہی فرضی عبارت کو نتائج التقلید سے نقل کرکے اس درجہ خیرہ و مبہوت ہو کر رہ گئے ہیں کہ ہدایہ کی کسی دوسری فرضی عبارت کو آنکھ اٹھا کر تو کیا خواب تک میں دیکھنے اور اس کے جواب و تردید کی جرأت نہیں کر پائے۔

السہم الحدید ص۲۲۸ مخالفت حق پر آمادہ نام کے ابن الحق صاحب نے بھی ہدایہ کی صحت و تقدیس کا ثبوت بہم پہنچانے کے لئے بعنوان جلی "پہلا مسئلہ" "تراویح با جماعت پر خلفاء راشدین رض کی مواظبت ہی کو سامنے رکھا ہے چنانچہ بحوالہ نتائج التقلید ص۱۵ ہدایہ کی فرضی عبارت کا ترجمہ نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

تراویح سنت ہے۔ اسی طرح حسن بن زیادہ نے ابو حنیفہ رح سے روایت کیا ہے۔ اس لئے کہ خلفاء راشدین رض نے اس پر مواظبت کی ہے۔

اصلیت واقعہ یہ ہے کہ حضرت امام کا یہ قول زندگی میں تو کیا بعد وفات خواب میں بھی حسن بن زیادہ یا کسی دوسرے شاگرد سے منقول نہیں گویا کہ حضرت امام پر ہدایہ ایسی مقدس و مستند کتاب کا یہ کھلم کھلا افتراء ہے۔ الخ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سندو صاحب کا دعوے اور اس پر اصرار آپ نے پڑھ کر امام ابوحنیفہ رحمہ سے روایت کا جس قدر شدت اور ضد سے انکار کیا ہے۔ وہ آپ کے سامنے ہے۔ المسہم الحدید ص۲۲

مصنف السہم کے جوش وغضب سے تو یہی ظاہر و ثابت ہوتا ہے۔ کہ ہدایہ کی اس فرضی عبارت کو اگرچہ آج تک پوری حنفی دنیا قول امام ابوحنیفہ ثابت کرنے سے قاصر رہا کام چلی آئی مگر یہ کہ اس کو اپنی سند سے ضروری قول امام ثابت کر دکھائیں گے۔ اور آج سے بعد آنے والی اسلامی دنیا پر بدلائل قاطعہ واضح کر دیں گے۔ کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے بحیثیت خلفاء راشدین بحیثیت امام المسلمین مصلی نبوی پر صحابہ رضی اللہ تعالٰی عنہم کو تراویح باجماعت پڑھاتے یا اس کے برعکس کسی جید حافظ صحابی کی اقتداء میں تراویح باجماعت ادا کرتے رہے ہیں۔ مگر باوجود جوش غضب سے ادہر اُدھر کی فضولیات ہانکنے کے حیرت زدہ ہو کر اپنے علم و اخلاق سے تہیدستی ہیئے۔ یا جہالت و کج فہمی کا اعلان کرتے ہوئے۔ ص۲۲۹ کے آخر میں لکھتے ہیں:۔

"میں نہیں جانتا کہ سندو صاحب تراویح کے بارے میں کیا کہنا چاہتے ہیں"

محترم دوست نہ ہی تو نتائج التقلید میں تراویح کے موضوع پر بحث مطلوب ہے اور نہ ہی تعداد رکعت یا اوراس کے اول رات باجماعت ادا کرنے اور آخری رات تنہا پڑھنے کی فضیلت وغیرہ مقصود ہے۔ بلکہ نتائج التقلید میں صرف یہی اور یہی ثابت کیا گیا ہے کہ جن الفاظ کو مصنف ہدایہ نے قول امام لکھا ہے۔ یہ غلط نقلاً محض فرضی اور موضوع عبارت ہے۔ اس لئے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ نے اپنے عہد خلافت میں نہ ہی تو امام کی حیثیت سے کبھی تراویح پڑھائی۔ اور نہ ہی کبھی بحیثیت مقتدی کسی حافظ صحابی کی اقتداء میں ادا فرمائی۔ مسئلہ تراویح کے مکمل و مدلل بلکہ آخری فیصلہ کن بحث مطلوب ہو۔ تو مولوی محمد حسین صاحب خطیب شیخوپورہ سے ہمارا مطبوعہ رسالہ رکعات قیام رمضان لے کر مطالعہ فرمائیے۔

السہم الحدید کی ترائی تمہید ہدایہ کی تائید و حمایت کی غرض سے جیسا کہ مصنف مقام نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے انداز میں طویل تمہید لکھی۔ ویسے ہی مصنف السہم نے بھی اپنے خطری کمالات کے جوہر دکھانے کی غرض سے ایسی دلچسپ تمہید بیان کی ہے۔ کہ ہدایہ کی پیش کردہ فرضی عبارتوں سے بھی زیادہ حیرت زا بلکہ ان کے علم و دانش سے محروم ہونے یا دماغی توازن کی عدم صحت کا بین و زندہ ثبوت ہے۔ چنانچہ مجذوبانہ شیخی بگھارتے ہوئے صہ ۲۲۲ "بڑے علمی کی باتیں" کے جلی عنوان کی ذیل کتربین پر گل افشانی کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

"حضرات متقدمین کتابوں پر اور ان کی روایات پر مؤلفین نے پورا اعتماد کیا ہے۔ اور متقدمین کی روایات کو ان کی سند اور ان کے حوالے دیئے بغیر اپنی تصنیفات میں درج کر دیا ہے۔ اور اس کے بعد ان کی تصنیفات پر لوگوں نے توجہ کی۔ اور متقدمین کی روایات اور ان کی کتابوں پر لوگوں کی توجہ کم ہو گئی۔ اور مابعد کے زمانہ میں متقدمین کی کتابیں مختلف فتنوں اور زمانوں کے انقلاب کے دست و برد سے محفوظ نہیں رہیں اور ان فتنوں میں مسلمانوں کے علمی مراکز ایک ایک کر کے تباہ کئے گئے۔ متقدمین کا علمی سرمایہ بہت کچھ اس افراتفری میں ضایع کیا گیا۔ حتیٰ کہ متداول کتابیں بھی ضائع کی گئیں۔ اور متقدمین کی روایات کے حفاظ بھی اُٹھ گئے۔ اس لیئے متاخرین شراح اور محشیوں کو چار و ناچار مجبوراً یہ کہنا پڑا۔ کہ ان کو بعض روایات کا سراغ اور ماخذ نہیں معلوم ہو سکا ہے آپ ہی سوچ لیجئے۔ کہ متاخرین شراح اور محشیوں کو وہ روایات آخر کہاں سے دستیاب ہو سکتی تھیں۔ جب ان کے ماخذ تلف ہو چکے تھے اور متقدمین کی کتابیں دستیاب نہیں ہو سکتی ہیں۔ اور نہ وہ رواۃ مل سکتے ہیں۔ جن سے متقدمین نے ان روایات کو حاصل کیا تھا۔ بعض ارباب علم نے صاحب ہدایہ کی ان بعض روایات کے متعلق یہ لکھ دیا ہے۔ کہ انھوں نے ان روایات کو کتاب الآثار اور مبسوط امام محمدؒ میں پڑھا ہے جس کے متعلق حافظ زیلعی اور حافظ ابن حجر مخرجین ہدایہ نے یہ لکھ دیا ہے کہ وہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایات ان کو نہیں مل سکتی ہیں۔

شعبدہ مصنف السہم الحدید نے ہدایہ وغیرہ کتب فقہ کی مقدس موضوعات کی پردہ پوشی یا ان کو حدیث ثابت کرنے کی غرض سے جو شعبدہ بازی کی ہے یہ ان کی ذاتی اختراع نہیں۔ بلکہ ہدایہ کے وجود پذیر ہونے کے عہد ہی سے ہدایہ کا درس دینے و مطالعہ کرنے والے یہ راگنی الاپتے چلے آرہے ہیں۔ کہ جن کتب سے مصنف ہدایہ وغیرہ نے یہ روایات نقل کی ہیں۔ ضائع اور مفقود ہو چکی ہیں

غور فرمائیے کہ قاضی ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کی تصانیف اور ان کے عہد کے دوسرے آئمہ مذاہب کی تصنیفات اور ان کے بعد آنے والے محدثینؒ و فقہا کی تصنیفات قلمی و مطبوعہ شکل میں موجود و دستیاب ہیں۔ مگر انقلاب زمانہ سے اگر کچھ کتابیں ضائع ہوئی ہیں۔ تو صرف وہی جن سے مصنف ہدایہ نے ہدایہ شریف میں حدیثیں نقل کیں جس کا واضح مطلب یہ ہے ہوا۔ کہ جن کتب سے مصنف ہدایہ نے احادیث نقل کیں۔ ان کا شر و انجام یہ ہوا۔ کہ وہ خطہ ارض ہی سے مفقود ہو گئیں۔ لہذا تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ یہ مصنف ہدایہ کی زندہ کرامت اور سب سے بڑا کمال ہے جو دوسرے کسی مصنف کو میسر ہی نہیں۔

پول مذکورہ سے صرف نظر مصنف السہم نے اپنے ناظرین کو دوسرا مغالطہ یوں دے کر قائل کرنے کی کوشش کی ہے کہ

"بعض ارباب علم نے صاحب ہدایہ کی ان بعض روایات کے متعلق لکھ دیا ہے کہ انھوں نے ان روایات (مذکورہ ہدایہ) کو کتاب الآثار اور مبسوط امام محمدؒ میں پڑھا ہے جن کے متعلق حافظ زیلعی اور حافظ ابن حجرؒ مخرجین ہدایہ نے یہ لکھ دیا ہے کہ وہ روایات ان کو نہیں مل سکیں۔"

اگر مصنف السہم الحدید اپنے اس دعوی و بیان میں صادق ہیں تو تصنیفات امام محمدؒ سے ان روایات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو نقل وجمع کرکے بصورت ضمیمہ ہدایہ شائع کردیں تاکہ دنیا پر اصل حقیقت آشکارا اور معترضین کا اعتراض ختم ہو جائے۔ اُمید ہے کہ ان کے مقتدی ضرور ان کو اس امر پر متوجہ بلکہ مجبور فرمائیں گے۔ اور اپنے مصارف سے شائع فرماکر ثواب حاصل کریں۔

نافہمی مصنف مقام اگرچہ فنی کمالات کے بل بوتہ پر ہدایہ کی فرضی عبارتوں کی تاویلات باطلہ کرکے ہدایہ کی تقدیس کی حفاظت کی غرض سے میدان جواب میں اترے تو ضرور مگر صرف ایک ہی فرضی عبارت سے ساکت ومبہوت ہوکر ایسے بھاگ نکلے کہ کسی دوسری عبارت کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے یا اس کا نام لینے کی بھی ان کو جرأت نہ ہوئی۔ مگر مصنف السہم الحدید ہیں کہ اپنی لاعلمی اور نافہمی کا اقرار و اعتراف کرنے کے باوجود جہالت شریف کی زور وشور سے جلوہ آرائی کرتے ہوئے پوری ڈھٹائی سے بعض دوسری موضوع روایتوں کو صحیح ثابت کرنے کے جنوں میں بھی مبتلا ہیں چنانچہ ۵۳ پر نتائج التقلید ص۵ سے باب اول کی فصل اول کی پہلی موضوع اور بالکل غلط واختراعی عبارت کو حدیث ثابت کرنے کی غرض سے نتائج کے الفاظ نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

ا۔ ہدایہ باب الامامۃ میں ایک حدیث یوں نقل کی گئی ہے۔ من صلی خلف عالم تقی فکانما صلے خلف النبی صلے اللہ علیہ وسلم مصنف ہدایہ کے اس باطل ومن گھڑت افتراء کو دیکھ کر مولانا عبدالحیؒ اس درجہ خوف زدہ ہوئے کہ ہدایہ کا حاشیہ لکھتے ہوئے یوں اعلان کرنے کے سوا ان کو کوئی چارہ نہ ہوا۔ کہ حدیث مذکورہ کے الفاظ ہرگز نہیں پائے گئے۔ بلکہ بعض محدثین کہتے ہیں۔ کہ وہ موضوع ہے (چنانچہ) سخاوی نے ذکر کیا ہے انہ حدیث لم یوجد۔ یعنے یہ بالکل من گھڑت اور موضوع حدیث ہے۔ جو کتب حدیث میں پائی (ہی) نہیں جاتی۔" (نتائج ص۵)

حکیم صاحب نے مولانا عبدالحیؒ کا نام لے کر بہتان باندھا ہے اور مولانا عبدالحی کا نام لے کر جو کچھ لکھا ہے نقد اجھوٹ لکھا ہے مولانا نے ہرگز ایسا نہیں لکھا ہدایہ اور اس کا حاشیہ موجود ہے اہل علم پڑھ سکتے ہیں۔ مولانا عبدالحی لکھتے ہیں۔ طبرانی حاکم بیہقی نے روایت کیا ہے حضور نے فرمایا۔ کہ تم خوش ہوتے ہو کہ تمہاری نماز کی قبول کی جائے تو علماء کو امام بناؤ اس لئے کہ تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان علماء وفد ہیں۔ اور صاحب ہدایہ کے مذکورہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث کے الفاظ پائے نہیں جاتے۔ بعض محدثین نے کہا ہے کہ وہ موضوع ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہدایہ میں مذکورہ حدیث اس حدیث سے مشہور زبان زد ہے حافظ سیوطی نے اس کو ذکر کیا ہے۔ لیکن سخاوی نے مقاصد حسنہ میں ذکر کیا ہے کہ یہ حدیث نہیں پائی گئی۔

آہ! یہ مولانا عبدالحی کا حاشیہ ہے جو مذکور ہوا۔ مولانا ہدایہ میں مذکورہ حدیث کو طبرانی حاکم، بیہقی کی حدیث کے معنے میں ملانا چاہتے ہیں۔ اور اس کا معنی سیوطی اور مشہور حدیث کے معنے سے ماخوذ بتلانا چاہتے ہیں اور یہ ظاہر کرتے ہیں۔

کہ ہدایہ میں مذکورہ حدیث کے الفاظ اگرچہ نہیں ملتے ہیں مگر اس معنے کے ثابت ہونے میں شبہ نہیں، اس لئے کہ اس کا ماخذ روایات مذکورہ ہیں "

مصنف السہم کے علم و دانش سے دیوالیہ ہونے کا بین ثبوت اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ دیوانہ وار گالی گلوچ اور رنج و غضب کا اظہار کرنے کے باوجود خود ہی بالکل واشگاف الفاظ میں وہی اقرار و اعتراف کر رہے ہیں جو نتائج التقلید میں مولانا عبدالحی سے منقول ہے کہ

" صاحب ہدایہ کے مذکورہ حدیث کے الفاظ پائے نہیں جاتے "

مذکورہ الفاظ تو رہے اپنی جگہ کیونکہ یہ حاشیہ کا ترجمہ ہیں لطف و کمال یہ کہ مصنف السہم خود تشریح کرتے ہوئے بکمال وضاحت اور پوری صراحت و ذمہ داری سے لکھتے ہیں:۔

(مولانا عبدالحیؒ) یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ہدایہ میں مذکورہ حدیث کے الفاظ اگرچہ نہیں ملتے ہیں۔ مگر اس معنے کے ثابت ہونے میں شبہ نہیں

ناظرین انصافاً خدا لگتی کہیئے کہ نتائج التقلید کے بیان (دعوے) کی اس سے بڑھ کر زیادہ تصدیق و تائید اور مصنف السہم الحدید کی فریب خوردگی غلط بیانی اور تکذیب کا بین و زندہ ثبوت اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ لہذا آپ کا اخلاقی فرض ہے کہ باواز نعرہ لگایئے۔

حق کا بول بالا جھوٹے کا . . . . . .

مصنف السہم الحدید نے اگرچہ اپنی فطرت سے مجبور ہدایہ کی مزید دو ایک فرضی و مصنوعی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبارتوں کو بھی صحیح ثابت کرنے کی مذموم و ناکام کوشش کی ہے مگر ان میں چونکہ مذکورہ سے بھی بڑھ کر اپنی کج فہمی و خود فریبی اور غلط روی کا ثبوت پیش کیا ہے لہذا بمصداق مشتے نمونہ از خروارے ہم مذکورہ پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔

نیا فتنہ نتائج التقلید۔ باب ثانی کی فصل ثانی میں چونکہ حنفی مذہب کی مخالفت حدیث کی منہ بولتی بچپن مثالیں گنوائی گئی ہیں۔ جن میں سے تیسری مثال کا عنوان "غیر عربی یعنے فارسی، اردو، انگریزی وغیرہ میں نماز" ہے۔ جس کی ذیل حنفی مذہب کی بنیادی اور انتہائی مستند درسی کتب کی ناطق عبارتیں نقل کر کے بطور ماحصل "نیا فتنہ" کی سرخی سے شہر لاہور کے تاریخی واقعہ یعنے مغرب زدہ گروپ کے اردو زبان میں نماز عید پڑھنے کے خلاف دیوبندی و بریلوی دونو پارٹیوں کے سربراہوں کا متفقہ احتجاج ذکر کر کے اس کی اصل حقیقت آشکار کی گئی ہے مصنف السہم الحدید کے سر پر چونکہ شہرت اور علم کا بھوت سوار ہے۔ اور جامع مسجد شیخوپورہ کی خطابت اس کو مزید ہوا دے رہی ہے۔ لہذا اس کے نتیجہ میں نتائج التقلید کے خلاف قلم برداشتہ اپنا جوش نکالنے پر مصر و کمربستہ ہیں۔ چنانچہ السہم الحدید صفحہ ۲۴ پر نیا فتنہ کے جلی عنوان کی ذیل لکھتے ہیں

> حکیم صاحب نے نتائج التقلید کے صفحہ ۱۴۱ پر بالا عنوان رکھا ہے اور غیر عربی میں نماز میں قرآن پڑھنے کے مسئلہ پر پہلے سے حنفیت کے خلاف لکھتے چلے آرہے ہیں کہ نماز میں غیر عربی قرآن پڑھنا حنفی مذہب میں جائز ہے اور تعامل خیر القرون کے خلاف ہے اور جب ۱۳۷۸ھ میں مغرب زدہ منڈلی کے بعض افراد نے جناح باغ لاہور میں حنفی مذہب کے مذکورہ فتوے پر عمل کرتے ہوئے اردو میں نماز ادا کی۔ تو دیوبندی اور بریلوی اکابر نے انکے خلاف نفرت کا اظہار کرتے ہوئے ان سے مسلمانوں کو دور و نفور رہنے کی تلقین کی۔ لہذا اگر ان کا یہ اعلان و فتوے احقاق حق اور خدمت دین پر مبنی ہے۔ تو ان کو فتنہ کے اصل موجد و بانی اور داعی مذہب کے خلاف نفرت کا اظہار کرتے ہوئے ہمیشہ کے لئے ایسے فتان مذہب سے دست برداری کا اعلان کر دینا چاہئے اور اس کے بعد اس کے ساتھ ایک اور مسئلہ تمہ جڑ دیا ہے۔ کہ ہدایہ کتاب الصلوٰۃ باب الحدث فی الصلوٰۃ میں لکھا ہے۔ اگر تشہد پڑھنے کے بعد بجائے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے اگر پاد دیا جائے (کسی نے قصداً وضو توڑ دیا) یا سلسلہ کلام شروع کر دیا جائے۔ یا پھر کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی ایسا عمل کیا جائے جو نماز کے منافی ہے۔ تو نماز درست و صحیح ہے (پوری ہو گئی) یہ ہے حنفی مذہب کے دودھ کی بالائی اور مکھن کا جس نے نماز میں احادیث اور تعامل خیر القرون سے بغاوت وغداری کا نمونہ ؎

مذکورہ اقتباس سے پہلے اور بعد مصنف السہم نے اپنی شرافت اور بلند اخلاقی کا جو ثبوت پیش کیا ہے اگر لکھنؤ کی ضرب المثل زبان دراز بھٹیاریاں اسے دیکھ اور سن پائیں۔ تو اپنی ناکامی کا اعتراف کرتے ہوئے ان کے سامنے زانوئے تلمذ طے کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ خیر یہ تو ان کی فطرت ہے جو قبر سے پہلے بدل نہیں سکتی۔ لہٰذا ہم بھی ان کو مجبور سمجھ کر صرف یہی کہنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

بدم گفتی و خورسندم   جزاک اللہ نکو گفتی

البتہ نفس مسئلہ کے متعلق انھوں نے جو ناظرین کو مغالطہ دینے کی جو نجس و مذموم کوشش کی اور خیانت و دیانت کو کند چھری سے جس طرح ذبح کیا ہے۔ اس کو آشکارا کرنا ضروری ہے لہٰذا پہلے ان کی لاعلمی کہیے یا نتائج التقلید کی تصدیق و تائید خود ان کے قلم سے ملاحظہ فرمایئے۔ اور پھر نتائج التقلید سے فقہ حنفی کی مذکورہ عبارتیں بلفظہ پڑھیے اور اپنے علم و فہم سے انصاف فرمایئے کہ جھوٹا کذاب و مفتری دنیا کون ہے۔ نتائج التقلید کا ماحصل اپنے لفظوں میں مصنف السہم الحدید نے جس طرح بیان کیا ہے بلفظہ:

حکیم صاحب نے اس قدر تو حنفی مذہب کی کتابوں سے نقل کر دیا ہے۔ کہ امام ابو حنیفہ نماز میں غیر عربی میں قرآن پڑھنے کو جائز فرماتے ہیں۔ مگر ان کتابوں میں صرف اسی قدر نہیں لکھا۔ بلکہ ان میں یہ بھی مذکور ہے۔ کہ قرآن شریف کو نماز میں اس کی عربی زبان کے علاوہ کسی دوسری زبان میں پڑھنا سنت متوارث کے خلاف گناہ اور حرام ہے۔ سنت متوارث یہ ہے۔ کہ قرآن کو اس کی زبان عربی میں نماز میں پڑھا جائے ؎ (السہم ص۲۴۱)

نفس مسئلہ

مصنف السہم کی لاعلمی و نافہمی بھی اس درجہ قابل داد ہے۔ کہ اس کے لئے انسانی لغت میں کوئی لفظ میسر آنا ہی ناممکن ہے۔ اس لئے کہ نتائج التقلید میں صرف قرآن مجید کو نماز میں غیر عربی زبان میں پڑھنے کا مسئلہ نہیں بلکہ کامل و مکمل نماز کو غیر عربی زبان میں پڑھنے اور سلام کی بجائے "پاد دینے" کا ثبوت و جواز کتب فقہ سے نقل کیا گیا ہے۔ مگر مصنف السہم نے کہ اپنی دانست میں صرف قرأت قرآن ہی کو نماز کے اندر غیر عربی میں پڑھنے کے جواز اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[ر]ایت سمجھے ہوئے ہیں ۔ چنانچہ اپنے خیال کے مطابق ان دونوں کا ثبوت مبسوط سرخسی جلد اول [صفحہ ۳۷] سے یوں نقل کر رہے ہیں ۔

"جس نے نماز میں قرآن شریف کو فارسی میں پڑھا ہے ۔ تو امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں جائز اور مکروہ ہے " السہم ص۲۴۱

[آ]گے چل کر مزید صراحت سے لکھتے ہیں :-

امام ابو حنیفہؒ کا مذہب یہ ہے ۔ کہ جس نے غیر عربی لغت میں نماز میں قرآن شریف کو پڑھا ہے ۔ تو اس کی نماز فاسد نہیں ہے ۔ مگر سنت متوارثہ کی مخالفت کی وجہ سے اس نے حرام کام کیا ہے ۔ کہ غیر عربی لغت میں اس نے نماز میں قرآن شریف پڑھا ہے ۔ جن حضرات اہل علم کو اہل فقہا کی زبان اور اصطلاح معلوم ہے ۔ وہ جانتے ہیں کہ ان حضرات نے ہمیشہ حرام کو مکروہ لکھا ہے ۔ (ص۲۴۳)

[ا]ضطراب و بے بسی مصنف السہم نے مذکورہ پر ہی اکتفا نہیں کیا ۔ بلکہ اپنے ذہنی اضطراب اور علمی فقدان کو یوں بھی آشکار کیا ہے ۔ کہ :-

امام ابو حنیفہؒ نے نماز غیر عربی میں قرآن شریف پڑھنے کو مکروہ فرمایا ہے تو اس کے معنے یہ ہیں کہ نماز میں غیر عربی لغت میں قرآن شریف پڑھنا حرام ہے ۔ اور غیر عربی لغت میں نماز میں قرآن شریف پڑھنے سے نماز کے فساد پر امام ابو حنیفہؒ کو کوئی قطعی نص ثابت نہیں ہے ۔ اس لئے کہ اس پر حرام کے اطلاق سے اجتناب کیا ہے اور مکروہ بتایا ہے ۔ اس لئے کہ نماز میں غیر عربی لغت میں قرآن شریف کو پڑھنا سنت متوارثہ کی مخالفت ہے اور غیر عربی زبان میں قرآن شریف پڑھنے کی اجازت حضرت سلیمانؓ فارسی سے ثابت ہے پھر یہ کیسے کہا جاتا ہے کہ غیر عربی لغت میں قرآن پڑھنے سے نماز فاسد ہوتی ہے "

(السہم الحدید ص۲۴۵)

[ن]اظرین غور فرمایئے کہ مصنف السہم خود ہی تو غیض و غضب سے مدہوش کمترین پر برستے ہوئے یہ کہہ رہے ہیں کہ غیر عربی زبان میں نماز میں قرآن مجید پڑھنے کا مسئلہ نقل کرنے [مي]ں بددیانتی کی ہے ۔ اور پھر خود ہی یہ فیصلہ دے رہے ہیں کہ غیر عربی میں قرآن مجید پڑھنے سے نماز فاسد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوتی۔ اس لئے کہ نماز میں غیر عربی لغت میں قرآن پڑھنے کی اجازت حضرت سلیمان سے ثابت ہے! پس جبکہ بقول مصنف السہم حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے ذی شان وعظیم المرتبہ سے غیر عربی (فارسی) زبان میں حنفی مذہب نماز کے پڑھنے کا ثبوت وجواز پیش کر رہا ہے۔ تو مغرب زدہ پارٹی کے اردو زبان میں نماز ادا کرنے کو احناف پاکستان کا بالاتفاق "نیا فتنہ" قرار دینا خود حنفی مذہب کی صریح مخالفت ہوئی۔ چنانچہ نتائج التقلید میں یہی احتجاج کیا گیا ہے کہ اگر بقول پاکستانی احناف غیر عربی میں نماز پڑھنا نیا فتنہ ہے تو اس کا داعی ومفتی خود حنفی مذہب ہی ہے لہٰذا پہلے حنفی مذہب سے دستبرداری کا اعلان فرمایئے۔ اور پھر اس کو نیا فتنہ قرار دیجئے۔ اور اگر ایسا نہیں تو پھر جو لوگ حنفی مذہب کے بیان کردہ فتویٰ (مسئلہ) پر عمل کرنا چاہتے ہیں۔ ان کو فتنہ کا موجد نہ کہئے بلکہ ان کو کھلی چھٹی دیجئے کہ اردو کیا خود انگریزی فیشن کی ذیل انگریزی ہی میں نماز پڑھیں۔

اصل مسئلہ اگرچہ مصنف السہم نے دل کی بھڑاس نکالنے کے ساتھ ہی غیر عربی میں نماز ادا کرنے کا ثبوت وجواز خود ہی بیان کر دیا ہے۔ تاہم نتائج التقلید کے بیان کردہ دلائل اور ثبوت بھی برائے یاد تازہ ایک نظر ضرور دیکھتے چلیے۔

جامع الصغیر (امام محمدؒ) میں ہے امام محمدؒ کہتے ہیں۔ مجھ سے قاضی ابو یوسفؒ نے بیان کیا کہ حضرت امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص عربی کے باوجود نماز کا افتتاح غیر عربی (فارسی اردو۔ ہندی ترکی انگریزی وغیرہ) میں کرے۔ یا پوری نماز غیر عربی (فارسی، اردو، انگریزی وغیرہ میں) ادا کرے تو نماز جائز و صحیح ہوگی۔ اور ایسے ہی جانور کو ذبح کرتے وقت اگر تسمیہ و تکبیر کے الفاظ فارسی وغیرہ (غیر عربی) میں پڑھتا ہوا ذبح کرے۔ تو اس کا ذبح کرنا صحیح اور گوشت حلال وطیب ہے۔"

ہدایہ شریف میں لکھا ہے۔ باوجود عربی زبان کے ماہر ہونے کے اگر کوئی نماز کو فارسی (اردو انگریزی وغیرہ) زبان سے شروع کرے۔ یا قرأت اور دوسرے اذکار فارسی غیر زبان میں پڑھے۔ تو اس کی نماز جائز و صحیح ہوگی۔"

کنز الدقائق میں ہے۔ فارسی میں کہا (اللہ بزرگتر است) تو نماز درست ہوگی۔ اور یہی حال ہے۔ اگر قرآن کو فارسی (وغیرہ) الفاظ ترجمہ میں کہے (احسن المسائل)

جامع الصغیر ہدایہ کنز الدقائق کا اصل ترجمہ احسن المسائل سے پڑھیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر نماز کے شروع میں (اللہ اکبر کی جگہ) سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ کہا یا فارسی میں کہا اللہ بزرگ تر است تو نماز درست ہو گی۔

تکبیر تحریمہ اور حنفی مذہب کا سلام تکبیر تحریمہ اور نماز کا اردو وغیرہ میں پڑھنا آپ ملاحظہ فرما چکے اب ھدایہ شریف سے حنفی نماز کا طریق سلام بھی ملاحظہ فرمائیے۔

تشہد پڑھنے کے بعد بجائے اسلام علیکم ورحمۃ اللہ کے اگر پاد دیا جائے۔ یا سلسلہ کلام شروع کر دیا جائے۔ یا پھر کوئی بھی ایسا عمل کیا جائے جو نماز کے منافی ہے تو نماز درست و صحیح ہے۔ (سلام کی ضرورت نہیں اور قطعاً نہیں)

اگر اصل الفاظ معہ باب و حوالہ و صفحہ مطلوب ہوں تو نتائج التقلید ص۱۱۲ و ۱۱۳ و ۱۱۴ ملاحظہ فرمائیے

حنفی نماز مصنف السہم کی جائز نماز آپ خود ان کی قلم سے پھر بحوالہ نتائج التقلید بنیادی کتب فقہ کے الفاظ میں پڑھ چکے ہیں۔ لہذا لگے ہاتھوں بقول گکھڑوی صاحب اقرب الی السنۃ نماز بھی ملاحظہ فرماتے ہی چلائے سنئے سرفراز صاحب نہایت سرفرازی سے حضرت شاہ اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کو حنفی مذہب کا پابند و مقلد ثابت کرنے کی غرض سے طائفہ منصورہ ص۲۹ میں حنفی نماز کی بھی سُرخی سے لکھتے ہیں۔

"چونکہ حنفی طریقۂ نماز اقرب الی السنۃ ہے۔ اس لئے عین قرین قیاس ہے کہ حضرت شاہ شہیدؒ نے آخر (عمر) اسی (طریق نماز) کو معمول بنایا" (ملخصاً)

ہمارے کرم فرما نے تو کمال فخر دعوے صرف اپنے ہم خیال بزرگوں سے اور زبانی کلامی ہی حنفی طریق نماز کو اقرب الی السنۃ اعلان فرمایا ہے مگر ہم ان کی اطلاع و آگاہی بلکہ صحیح خیر خواہی و ہمدردی کے لئے حنفی مذہب کی پیش کردہ جائز ترین و صحیح نماز کا وہ اہم ترین تاریخی واقعہ و سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس اور نامور فقہاء حنفیہ کی موجودگی میں بحوالہ معتبر کتب فقہ حنفیہ بطور نمونہ عملاً پیش ہوا اگرچہ یہ فیصلہ کن تاریخی واقعہ بانمونہ حیاۃ الحیوان کبریٰ جلد دوم کے بیان اور طبقات الکبرے للسبکی میں بھی منقول موجود ہے۔ مگر ہم اس کی تاریخی اہمیت کے پیش نظر خود اس فیصلہ اور نمونہ نماز کو امام الحرمین ابی المعالی عبدالملک الجوینی متوفی ۴۷۸ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے نامور بزرگ کی قلم یعنی ان کے محققانہ وفیصلہ کن رسالہ مغیث الخلق فی ترجیح القول الحق مطبوعہ مصر ملنہ تا ۹ سے ملفوظہ نقل کرتے ہیں۔ سنئے حضرت امام الحرمین رقمطراز ہیں:۔

ویحکی ان السلطان تمیم الدولۃ وامین الملۃ ابا القاسم محمود بن سبکتگین رحمۃ اللہ علیہ کان علی مذھب ابی حنیفۃ وکان مولعا بعلم الحدیث وکانوا یستمعون الحدیث من الشیوخ بین یدیہ وھو یسمع وکان یستفسر الاحادیث نوجد الاحادیث اکثرھا موافقا لمذھب الشافعی نوقع فی جلدہ حکۃ فجمع الفقھاء من الفریقین فی مرو والتمس منھم الکلام فی ترجیح احد المذھبین علی الاخر نوقع الاتفاق علی ان یصلی بین یدیہ رکعتان علی مذھب الامام الشافعی ثم علی مذھب الامام ابی حنیفۃ رکعتان فلینظر السلطان الی ذالک ویختار الاحسن فصلی القفال المروزی بطھارۃ سابغۃ وشرائط معتبرۃ من الطھارۃ والسترۃ واستقبال القبلۃ واتی بالارکان والھیئات والسنن والابعاض والاداب علی وجہ الکمال وکانت صلاۃ لا یجوز الشافعی دونھا ثم صلی رکعتین علی ما یجوز ابو حنیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ فلبس جلد کلب مدبوغا ولطخ بعضہ بالنجاسۃ وتوضأ بنبیذ التمر وکان ذالک فی صمیم الصیف فاجتمع علیہ الذباب والبعوض وکان وضوءہ منکسا متعکسا ثم استقبل القبلۃ واحرم بالصلوۃ من غیر نیۃ فی الوضوء وکبر بالفارسیۃ ثم قرأ بھا دو برگ سبز ثم نقر کنقر الدیک من غیر فصل بینھا ومن غیر طمانیۃ وتشھد وضرط فی اخرھما وخرج من غیر نیۃ السلام وقال ایھا السلطان ھذہ صلوۃ ابی حنیفۃ فقال السلطان لو لم تکن ھذہ صلاۃ ابی حنیفۃ لقتلتک لان مثل ھذہ الصلوۃ لا یجوزھا دین فانکرت الحنفیۃ ان تکون ھذہ الصلوۃ جائزۃ عند ابی حنیفۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فطلب القفال کتب ابی حنیفۃ فامر السلطان باحضارھا وامر نصرانیاً ان یقرا کتب المذھبین جمیعاً فوجدت الصلوۃ التی صلاھا القفال جائزۃ عند ابی حنیفۃ ۔ فاعرض السلطان عن مذھب ابی حنیفۃ و تمسک بمذھب الشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہما ۔

روایت کیا گیا ہے کہ سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ حنفی المذہب تھے اور حدیث شریف کی سماعت کی حرص و شوق رکھتے ہوئے مشائخ حدیث سے بکمال توجہ حدیث سنتے اور احادیث کا مفہوم و معنی بھی دریافت کیا کرتے ۔ پس جبکہ اکثر احادیث ان کو شافعی مذہب کی تصدیق و تائید میں معلوم و ثابت ہوئیں ۔ تو ان کے دل میں تلاش حقیقت کا جذبہ پیدا ہوا ۔ لہذا اس عہد کے مشاہیر فقہاء احناف و شوافع کو انھوں نے جمع کیا ۔ اور دونوں مذاہب میں سے راجح (احق و افضل ترین) مذہب کا فیصلہ طلب کیا ۔ پس دونوں مذاہب کے نامور فقہا نے بالاتفاق یہ فیصلہ دیا کہ کفر و اسلام کی حد فاصل اور اسلام کا سب سے بڑا اور اہم ترین رکن نماز ہی ہے لہذا دونوں مذاہب کے موافق سلطان المعظم کے سامنے دو دو رکعت ایسی طرح نماز پڑھی جائے کہ اس سے کم جائز نہ ہو ۔ پس سلطان خود اس نماز ہی میں غور و فکر کر کے جس مذہب کو راجح و افضل ترین مذہب خیال کریں ۔ اختیار و پسند کریں چنانچہ دونوں مذاہب کے فقہاء نے متفقہ طور قفال مروزی کو حنفی و شافعی مذہب کی جائز نماز کی دو دو رکعت سلطان کے روبرو دونو گروہ کے فقہا کی موجودگی میں نماز پڑھ دکھلانے کے لئے منتخب (نامزد) کیا ۔

پس مجلس فقہا کے فیصلہ کے مطابق وقت مقررہ میں اولاً قفال نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے قول و فتوے کے موافق ایسی نماز پڑھنے کا انتظام کیا ۔ کہ اس سے کم ان کے نزدیک ہرگز جائز نہیں ۔ چنانچہ خوب اچھی طرح وضو کی شرائط کے عین مطابق نیت اور تسمیہ سے وضو شروع کیا ۔ اور (خاتمہ پر دعا اور کلمہ شہادت پڑھا) پھر پاک لباس پہنا اور سیدھے قبلہ رخ کھڑے ہو کر نیت اور تکبیر تحریمہ سے نماز کا آغاز اور سنت کے مطابق فرائض ارکان اور ہیئات وغیرہ کو بکمال توجہ ادا کیا اور فرمایا کہ یہ ہے ۔ امام شافعی کی جائز نماز ۔ بعد ازاں امام ابو حنیفہ کے قول و فتوے کی روشنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کم از کم جائز نماز پڑھ دکھانے کے لئے کھڑے ہوئے۔

لہذا کتے کی دباغت شدہ کھال کو چوتھائی سے زیادہ نجاست آلودہ کر کے بطور لباس پہن لیا۔ اور وضو کے لئے نبیذ کھجور (کھجور سے تیار کردہ گاڑھا شربت) منگوایا۔ اور بغیر نیت و تسمیہ کے وضو شروع کیا اور وہ الٹا سلٹا پہلے بایاں پاؤں اور پھر داہنا پاؤں دھویا اور بعد ازاں چوتھائی سر کا الٹا مسح کیا پھر الٹا ہی منہ دھویا اور بعد از ناک میں تین بار پانی لے کر بعد میں تین مرتبہ کلی اور بالآخر دونوں ہاتھ دھوئے اور بغیر نیت کے نماز کو کھڑے ہوئے اور اللہ اکبر کی بجائے "خدائے بزرگ تر است" کہہ کر نماز شروع کی۔ اور سورہ الرحمٰن کی آیت مدھامتان کو فارسی زبان میں بطور قرأت "دو برگ سبز" کہہ کر مرغ کی طرح رکوع اور دونوں سجدوں کے بلا فصل ٹھونگیں لگائے اور تشہد پڑھ کر سلام کی بجائے دبر سے پاد مار دیا۔ اور بغیر سلام کے نماز سے فارغ ہو کر کہا۔ اے سلطان معظم یہ ہے حنفی مذہب کی کم از کم جائز نماز۔ سلطان نے حیرت زدہ ہو کر انتہائی جوش غصہ میں فرمایا اگر یہ نماز کتب فقہ حنفی سے ثابت نہ ہوئی۔ تو میں تمہیں قتل کر دوں گا۔ اس لئے کہ ایسی نماز کو تو کوئی دین دار بھی نماز کہنے اور ماننے کے لئے تیار نہیں پہلے تو حنفی علماء خاموش ہی رہے مگر سلطان کے جوش غصہ کو دیکھ کر) برملا اس نماز کے حنفی مذہب کی نماز ہونے سے انکار کر دیا۔

قفال نے نہایت جرأت و دلیری سے کہا سلطان المعظم حنفی مذہب کی مسلمہ بنیادی کتب منگائیے۔ اور اگر ان سے ایسی نماز کے جواز کا فتوےٰ ثابت نہ ہو تو بے شک مجھے قتل کر دیا جائے۔

پس سلطان نے مطلوبہ کتب فقہ منگوائیں۔ اور ایک عیسائی عربی دان کو اصل عبارت معہ ترجمہ سنانے کا حکم دیا۔ چنانچہ قفال حوالے نکال کر پیش کرنے گئے۔ اور عیسائی مجلس فقہا اور سلطان کو الفاظ پڑھ کر فارسی میں ترجمہ سناتا گیا۔ لہذا اس کھلم کھلا تحقیق و مشاہدہ سے متاثر سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ حنفی مذہب سے تائب و دستبردار ہو کر شافعی مذہب کے عامل و پیروکار ہو گئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیوبندی کیمپ اگر ہمارے کرمفرما، بلکہ پورا دیوبندی کیمپ حضرت قفال کی پیش کردہ نماز کتب فقہ حنفی سے بلفظہ ملاحظہ فرمانے پر آمادہ و خواہش مند ہو۔ تو انشاء اللہ العظیم کتب فقہ حنفی کے عربی بلکہ شائع شدہ اردو الفاظ عرض کرنے کے لئے ہم حاضر ہیں۔ جب چاہیں آزمائیں۔ صرف اجازت کی ضرورت ہے۔ خصوصاً حضرت سرفراز صاحب سے ہم دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ آپ نے جو بڑے فخر و طمطراق سے یہ فرمایا ہے کہ حنفی مذہب کی نماز اقرب الی السنت ہے کیا وہ یہی نماز ہے۔ جسے قفالؒ نے مجلس فقہاء میں پڑھ دکھایا۔ اور عیسائی عربی دان نے فقہ کی عبارتوں کا ہو بہو ترجمہ کر دیا۔ بلکہ نتائج التقلید میں مذکورہ نماز کا مختصر نمونہ عرض بھی کر دیا گیا ہے۔

کیا شہیدؒ دہلوی پکے حنفی مقلد تھے گکھڑوی صاحب نے حنفی نماز کو اقرب السنۃ قرار دینے کے ساتھ ہی طائفہ منصورہ صفحہ ۲۵ میں شاہ اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کو حنفی مقلد ثابت کرنے کی جو کوشش کی ہے۔ وہ قابلِ دید ہی نہیں بلکہ قابلِ داد ہے۔ چنانچہ بحوالہ فتاوی رشیدیہ لکھتے ہیں اور کیا خوب لکھتے ہیں:۔

مولانا رشید احمد گنگوہی ۱۳۲۳ھ حضرت شاہ اسمٰعیل شہید کے مقلد اور غیر مقلد ہونے کے سوال کا جواب دیتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں۔

الجواب:۔ بندہ نے جو کچھ سنا ہے مولانا مرحوم کا حال وہ یہ ہے۔ کہ جب تک حدیث صحیح غیر منسوخ ملی اس پر عمل کرتے تھے۔ اگر نہ ملی تو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کی تقلید کرتے تھے۔ (فتاوے رشیدیہ جلد ا صفحہ ۱۲۲)

نہ صرف یہی بلکہ تنویر العینین کا شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہونے سے انکار اور شہید کی وفات کے بعد اس کی اشاعت ثابت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

اور ایک رسالہ تنویر العینین کا جو بعض آدمیوں نے ان کی شہادت کے بعد ان کا کرکے مشہور کیا۔ اگر وہ ان کا ہو تو بھی بسبب اس کے کہ انہوں نے رفع یدین آخر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمر میں ترک کیا۔ اس بات میں مقبر نہ رہا۔" (تنبیہ الضالین بر حاشیہ نظام الاسلام ص۸۶ مطبوعہ خورشید عالم پریس لاہور)

اتحاف النبلاء المتقین باحیاء مآثر الفقہاء المحدثین ص۴۴

گکھڑوی صاحب کے نقل کردہ دونوں موہوم و غلط اور فرضی حوالوں اور اقتباسات کی تردید میں اتحاف النبلاء کا فیصلہ کن اور آخری و مسکت جواب و حوالہ عرض کئے دیتے ہیں۔ لہٰذا بلفظہ پڑھیے

تنقید الجواب فتوے فارسی عبارت است در جواب عدم جواز رفع یدین فی الصلوٰۃ للشیخ المولوی عبد الہادی المہاجر الحنفی از شیخ محمد اسماعیل عفا اللہ عنہ بروے دستخط مولوی عبد الحی مرحوم بدھانوی بایں حرف ہذا املاء کلہ صریح الحق والحق احق بالاتباع حررہ عبد الحی عفی عنہ شانزدہم ذی الحجہ ۱۲۳۴ھ

شاہ شہیدؒ کی تصنیفات میں سے ایک تصنیف تنقید الجواب بھی ہے۔ جو آپ نے مولوی شیخ عبد الہادی مہاجر حنفی کے اس رسالہ کے جواب میں تحریر فرمایا ہے۔ جو انہوں نے تنویر العینین کے جواب میں لکھا تھا اس رسالہ تنقید الجواب پر مولانا عبد الحی بڈھانوی (داماد شمس الہند) کے تصدیقی دستخط ان الفاظ میں مرقوم ہیں۔ ھذا املاء کلہ الخ یہ رسالہ ابتداء سے انتہا تک مولانا اسمٰعیلؒ کا تحریر فرمودہ ہے جو حق صریح ہے اور حق کی اطاعت احق اور واجب" حررہ عبد الحی عفی عنہ ۱۶ ذی الحجہ ۱۲۳۴ھ

غور فرمائیے۔ کہ گکھڑوی صاحب تو ۱۲۳۲ھ مولوی رشید احمدؒ میں شہید کو حنفی مقلد اور "تنویر العینین" کو کسی غیر کی تصنیف اور شہید کی وفات کے بعد ان کے نام سے شائع شدہ ثابت کرنے کی غلط و ناکام کوشش میں مصروف ہیں۔ لیکن شہید کے رفیق کار اور سنوئی مولوی عبد الحیؒ صاحب ۱۲۳۴ھ میں واضح لفظوں سے یہ اعلان فرما رہے ہیں۔ کہ صرف تنویر العینین لاثبات رفع الیدین ہی حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف نہیں بلکہ تنقید الجواب بھی خود شہید رحمۃ اللہ علیہ کی مرتبہ ہے۔ جو آپ نے تنویر العینین کا جواب لکھنے والے حنفی مقلد کی تردید میں تصنیف فرمائی۔ جس سے ظاہر ہے کہ شہیدؒ بلکہ پورے ولی اللٰہی خاندانؒ کو حنفی مقلد خیال کرنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محض خوش اور امر موہوم ہی نہیں بلکہ

این خیال است و محال است و جنوں

کا مصداق ہے

کیا حنفی مرجیہ نہیں؟ نتائج التقلید کے باب دوم کی فصل اول میں حنفی مذہب کی اعتقادی حیثیت ذکر کرتے ہوئے من جملہ دوسرے دلائل کے شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی غنیۃ الطالبین کے واضح الفاظ سے حنفیہ کا مرجیہ ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ بنابریں ہمارے دوستوں کو اس حوالہ و ثبوت سے بہت زیادہ رنج و کوفت ہوئی ہے چنانچہ دونوں بزرگوں نے غم و غصہ سے غلطان راقم الحروف پر جس طرح زبان درازی کی ہے۔ اور اپنے ناظرین کو مغالطہ دے کر مطمئن کرنے کی کوشش کی ہے خود ان ہی کے الفاظ میں پڑھیے۔

مقام ابو حنیفہ رح ص۹۸ گکھڑوی صاحب اپنے فنی کمالات کا مظاہرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"حضرت سید شیخ عبدالقادر الجیلانی رح نے غنیۃ الطالبین میں مرجیہ کا تذکرہ بھی فرمایا ہے اور پھر ان مرجیہ میں اصحاب نعمان بن ثابت ابو حنیفہ رح کو بھی شمار کیا ہے جس سے بعض نادان اور متعصب غیر مقلدین حضرات امام صاحب اور ان کے جملہ اصحاب کو مرجیہ سمجھ کر ان کو کوستے ہیں۔ اور ان پر ناحق ظلم اور بے انصافی کے تیر برساتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ حضرت شیخ صاحب نے حضرت امام ابو حنیفہ کو مرجیہ فرقہ میں داخل نہیں کیا۔ بلکہ ان کے اصحاب کو مرجیہ کہا ہے۔ اور ان (ابو حنیفہ) کے مقلدین سب نہیں بلکہ بعض باوجود فقہ حنفی مسلک رکھنے کے معتزلہ بھی تھے۔ جیسے علامہ زمخشری (المتوفی ۵۲۸ھ) صاحب تفسیر کشاف وغیرہ اور اسی طرح بعض دیگر فقہ میں حنفی مذہب رکھنے کے باوجود اصولاً و فروعاً مرجیہ کے اس باطل گروہ اور فرقہ سے متعلق تھے۔ جو اہل السنت کے مسلک حق کے بالکل خلاف تھا۔ لیکن ان کے مرجیہ ہونے کی وجہ سے حضرت امام ابو حنیفہ پر کیا زد پڑ سکتی ہے (ص۹۸ مقام)

رنج والم مصنف مقام نے مذکورہ کمالات پر ہی اکتفاء نہیں کیا بلکہ رنج والم سے نڈھال دل کی جلن و بھڑاس نکالتے ہوئے مقام ص۱۰۱ ص۱۰۲ میں لکھتے ہیں:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصنف نتائج التقلید ص۹۶ میں دل کی بھڑاس یوں نکالتا ہے۔ کہ حضرت شیخ اپنی تصنیف لطیف غنیۃ الطالبین میں اہل بدعت و گمراہ فرقوں کی تفصیل و فہرست بیان کرتے ہوئے حنفی مذہب کو اہل سنت سے خارج مرجیہ ایسے بدعتی و گمراہ فرقے کی شاخ شمار کرتے ہیں۔"

یہ ہے تحقیق انیق سبحان اللہ (مقام صد۱۰۱ و ۱۰۲)

جہالت شریف مجدد زمان کی مغالطہ بازی و فنی کمالات کو ذہن میں رکھتے ہوئے اب جہالت شریف کی جلوہ ریزی بھی ملاحظہ فرمایئے۔ مصنف السہم الحدید ص۱۲۷ میں لکھتے ہیں:۔

حکیم صاحب سید السادات اہل اللہ قطب جیلانی کے نام پر افتراء کرنے سے بھی خدا کا خوف نہیں کھاتے ہیں۔ شیخ جیلانی قدس سرہ نے غنیۃ الطالبین میں کہیں بھی اور قطعاً حنفی مذہب کو مرجیہ فرقہ کی شاخ نہیں لکھا ہے۔ اگر حکیم صاحب اور اس کی کتاب کی تصدیق کرنے والوں میں سے کسی میں بھی کچھ حیا ہے۔ تو غنیہ کے اس مقام اور عبارت کی نشاندہی کردے۔ شیخ جیلانی قدس سرہ نے بعض ایسے لوگوں کو جو فروع میں ابوحنیفہؒ کی تقلید کرتے ہیں۔ اور حنفیہ کہلاتے ہیں۔ مگر اصل عقائد میں مرجیہ ہیں۔ یا بعض مرجیہ بھی جو فروع میں حنفیہ کہلاتے ہیں۔ ایسے فرقہ کو مرجیہ کی شاخ لکھا ہے شیخ جیلانیؒ قدس سرہ کی مراد یہ ہے۔ کہ ایسا فرقہ جو اصول میں مرجیہ ہے اور فروع میں حنفی ابوحنیفہ کا مقلد ہے۔ یہ ایسا گروہ ہے کہ فروع میں حنفی ہوتے ہوئے بھی...... اہل سنت والجماعت میں داخل نہیں۔ اس لئے کہ فرقوں کی تقسیم و تفریق بنیاد فروع پر نہیں بلکہ اصول و عقائد پر ہے۔ اصل حنفی وہ ہیں جو اصول اور فروع دونوں میں امام ابوحنیفہ کی راہ چلتے اور تقلید کرتے ہیں۔"

جہالت کی ہانکتے اور ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مارتے اور بعض فقہا حنفیہ کے مرجیہ اور معتزلہ ہونے کا اعتراف کرتے ہوئے آگے چل کر ص۱۳۵ و ص۱۳۹ پر لکھتے ہیں:۔

امام ابوحنیفہؒ کی تقلید و اتباع میں کسی فرقے کا ابوحنیفہ کے مذہب سے حسن ظن لورد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ کا یہ معنی تو نہیں کہ ابو حنیفہؒ کا مذہب اس بدعتی فرقہ کی شاخ ہے۔ جیساکہ عقل مند حکیم (مصنف نتائج التقلید) آپنے اور تبلانا چاہتے

اب آپ امام الاولیاء فقیہ العلماء شیخ جیلانی قدس سرہ نے اس بحث میں جتنا کچھ لکھا ہے پڑھ لیجئے اور اس کُند ذہن اور دروغ گو حکیم (مصنف نتائج) کی ہدایت کے لئے دعا کیجئے اور ایسے قبیح فکر سے استغفار کرے۔

شیخ جیلانی قدس سرہ دس فرقوں کی تفصیل میں بہتر فرقوں کی تعداد کو ذکر کرتے اور مرجیہ فرقہ کی تفصیل میں بارہ فرقے ذکر فرماتے ہیں ...... اور مرجیہ کے بارہ فرقوں کی تفصیل میں ایک فرقہ حنفیہ بھی ذکر کیا ہے ...... مرجیہ کے ایک ایک فرقہ کا بیان فرماتے ہوئے مرجیہ حنفیہ کو یوں بیان فرمایا ہے۔

لیکن مرجیہ حنفیہ وہ بعض اصحاب مقلدین ابو حنیفہؒ یا تلامذہ ابو حنیفہؒ ہیں جن کا خیال ہے کہ اللہ کی اور اس کے رسول کی معرفت اور اقرار کا نام ایمان ہے۔ جیساکہ برہوتی نے اپنی کتاب شجرہ میں ذکر کیا ہے" (ص۱۳۸ اور ۱۳۹)

علم و دیانت دیوبندی نمائندوں کا حنفیہ کے مرجیہ ہونے سے انکار و فرار اور نتائج التقلید پر غیض و غضب اور طعن و تشنیع و گالی گلوچ آپ خود ہی ان کے الفاظ میں پڑھ چکے جس سے ظاہر و ثابت ہے کہ ان کا مقصد و مدعا تلاش حق نہیں بلکہ اپنے ناظرین کو مبتلائے فریب کر کے مطمئن کرنا اور اپنی علمیت کا لوہا منوانا ہے یعنے ان کی غرض و غایت اگر تحقیق حق ہوتی۔ تو غنیۃ الطالبین کے صریح الفاظ سے نتائج التقلید کے پیش کردہ حوالہ و ثبوت کی تردید کر کے اپنی صداقت آشکار کر دیتے۔ مگر غنیہ تو ان حضرات کے لئے ایسے ہی بھیانک و خوفناک بلکہ مضر و خطرناک ہے۔ جیساکہ رات کو خوشیاں منانے اور اس سے لطف اندوز ہونے والے بعض جانوروں کو سورج کی روشنی ناگوار اور پریشان کن ہوتی ہے۔ لہٰذا ہم ان کے علم و دیانت کا جنازہ نکلوانے کے لئے خود حنفی مذہب کے نامور رکن و ترجمان حضرت ملا علی قاری کی علم اور وہ بھی امام ابو حنیفہؒ کی تصنیف کے نام شہرت پذیر ہونے والی فقہ اکبر کی شرح سے عرض کئے دیتے ہیں۔ حضرت ملا علی قاری کو اگرچہ غنیہ کو مرجیہ قرار دینے کی وجہ سے شاہ جیلانی پر رنج و غصہ تو ضرور رہے۔ مگر غنیہ کے اصل الفاظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقل کرنے سے ان کو ہرگز بخل و عار نہیں چنانچہ کھلم کھلا لکھتے ہیں۔

وا ما وقع فی الغنیۃ للشیخ عبد القادر الجیلانی رض عند ذکر الفراق غیر الناجیۃ حیث قال ومنھم القدریۃ وذکر اصنافا منھم ثم قال ومنھم الحنفیۃ وھم اصحاب ابی حنیفۃ نعمان بن ثابت زعم ان الایمان ھو المعرفۃ والاقرار باللہ ورسولہ وبما جاء من عندہ جملۃ علی ما ذکرہ البرھوتی فی کتاب الشجرۃ الشرح نقا

تفہیمات شاہ ولی اللہ نے بھی تفہیمات الٰہیہ میں غنیہ سے حنفیہ کا مرجیہ ہونا نقل کیا ہے۔ شیخ عبد القادر جیلانی نے غنیہ میں غیر ناجیہ (گمراہ) فرقوں کی فہرست گنواتے ہوئے قدریہ کی شاخیں یا فرقے ذکر کرنے کے بعد جو (مرجیہ کی فہرست میں) ومنھم الحنفیہ کے عنوان سے اصحاب ابو حنیفہ کو مرجیہ ثابت کرنے کے لئے جو یہ لکھ دیا ہے۔ کہ حنفی بھی یہ عقیدہ رکھتے ہیں ان الایمان ھو المعرفۃ والاقرار باللہ ورسولہ وبما جاء من عندہ جملۃ جیسا کہ امام برہوتی نے کتاب شجرہ میں لکھا ہے۔

مرجیہ کی پہچان قاری صاحب و شاہ صاحب کے نقل کردہ ارشاد گرامی کو ذہن میں رکھتے ہوئے اب خود شاگردان امام ابو حنیفہ رح کی زبانی مرجیہ کی واضح پہچان بلکہ حنفیہ کے مرجیہ ہونے کی تصریح و توضیح ملاحظہ فرمائیے۔

قاضی ابو یوسف رح کا ناطق اعلان بقول مصنف مقام علم کے پہاڑ امام ذہبی رح نے تذکرہ الحفاظ ترجمہ قاضی ابو یوسف رح میں قاضی صاحب کا ایک غیر مبہم قول یوں نقل کیا ہے۔ قاضی صاحب فرماتے ہیں:

من قال ایمانی کایمان جبرائیل فھو صاحب بدعۃ

جو شخص یہ عقیدہ و خیال رکھتا ہے کہ میرا اور جبرئیل کا ایمان مساوی (برابر برابر) ہے۔ سمجھ لیجئے وہ بدعتی ہے۔

عقیدہ اہل السنۃ امام احمد بن حنبل رح نے صحابہ رض کا جو مذہب و عقیدہ نقل کیا ہے۔ وہ عقیدہ السنۃ کے نام سے معروف و شہرہ آفاق ہے۔ اس کا ترجمہ معہ عربی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ اہل السنت کے نام سے شائع شدہ ہے ۔ اس کے خاتمہ پر امام صاحب فرماتے ہیں ۔

"واصحاب الرائے وھم مبتدعون ضلال اعداء السنۃ والاثر"

اہل الرائے بدعتی وگمراہ ٹولہ ہے جو سنت واثر کا دشمن ہے (اہل الرائے کی تشریح وتفصیل آپ ملاحظہ فرما چکے دوبارہ عرض کرنے کی ضرورت نہیں ۔

تشریح وتفصیل

امام السنۃ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اہل بدعت ومرجیہ کی پہچان وحقیقت بیان کرتے ہوئے عقیدۃ السنۃ ص۳ میں فرماتے ہیں

"ومن زعم ان الایمان لایزید ولاینقص فقال بقول المرجئۃ

جو کوئی یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ ایمان بڑھتا اور گھٹتا نہیں ۔ اس نے مرجیہ کی تقلید ونقل کی ۔ نیز فرماتے ہیں ۔ ومن زعم ان ایمانہ کایمان جبرائیل والرسول صلی اللہ علیہ وسلم والملائکۃ فھو جھمی

جو مسلمان یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اس کا ایمان اور جبرائیل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرشتوں کا ایمان ایک ہی جیسا ہے سمجھ لیجئے کہ وہ جہمی ہے ۔

اور سنئے

امام السنۃ آگے چل کر پوری وضاحت سے فرماتے ہیں :۔

واصحاب البدع والمرجئۃ وھم الذین یزعمون ان الایمان مجرد التصدیق ۔ وان الناس لایتفاضلون فی الایمان وان ایمانھم وایمان الملائکۃ والانبیاء صلوٰت اللہ علیھم وسلامہ علیھم واحد وان الایمان لایزید ولاینقص ۔ ۔ ۔ ھذا کلہ قول المرجئۃ وھو اخبث الاقاویل"

اہل بدعت اور مرجیہ وہ گمراہ فرقے ہیں جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ایمان مجرد تصدیق (اقرار) کا نام ہی ہے ۔ اور اہل ایمان مرتبہ ایمان میں ہرگز کم وبیش نہیں بلکہ عامۃ المسلمین فرشتے اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ایمان میں یکساں (برابر برابر) ہی ہیں ۔ ایمان نہ تو اعمال صالح سے بڑھتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نہ ہی برائیوں سے کم ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

یہ تمام ہفوات مرجیہ ہی کی ہیں جو کہ اخبث ترین اقاویل وعقیدے ہیں

بہرحال قاضی ابو یوسفؒ نے جس عقیدہ (ایمانی کا ایمان جبرائیل) کو اہل بدعت کا مذہب وعقیدہ قرار دیا ہے۔ وہی عقیدہ جہمیہ ومرجیہ کا عقیدہ ہے جیسا کہ امام السنہ کے عقیدۃ السنہ سے ثابت وآشکار ہو چکا۔

تاریخ بغداد اگر آپ اجازت دیں۔ اور آپ کو گوارا ہو تو خود قاضی صاحب کی زبانی ہی حنفیہ کا مرجیہ ہونا ثابت کر دیا جائے۔ سنئے تاریخ بغداد ترجمہ امام ابو حنیفہؒ میں قاضی صاحب کا بالکل غیر مبہم فتوے یوں نقل کیا گیا ہے۔ کہ راوی قول فرماتے ہیں۔ ہمارے دادا صاحب نے فرمایا۔ کہ میں نے قاضی ابو یوسفؒ سے دریافت کیا

اکان ابوحنیفة مرجئا قال نعم! قلت اکان جھمیاً قال نعم!
قلت فاین انت منه قال انما کان ابوحنیفة مدرساً
فما کان من قوله حسناً قبلناه وما کان قبیحاً ترکناه علیه

کیا امام ابو حنیفہؒ مرجیہ تھے۔ قاضی صاحب نے فرمایا۔ ضرور مرجیہ تھے۔ پھر میں نے دریافت کیا۔ کہ کیا امام صاحب جہمی تھے۔ قاضی صاحب نے فرمایا۔ ہاں جہمی تھے۔ یہ سن کر میں نے گذارش کی۔ کہ قاضی صاحب پھر آپ ان سے کیوں میل ملاقات اور تلمذ رکھتے تھا۔ جواباً قاضی صاحب نے فرمایا۔ کہ ہم تو ایک مدرس خیال کر کے ان کے درس میں حاضر ہوتے ہیں۔ پس ان کا جو قول احسن ہوتا ہے قبول کرتے ہیں۔ اور جو قبیح (برا) قول ہوتا ہے اس کو ترک کرتے ہیں۔

عبداللہ بن مبارکؒ ہمارے حنفی دوست بڑے فخر وطمطراق سے ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کو امام صاحب کے ارشد تلامذہ میں گنواتے آ رہے ہیں لہٰذا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابن المبارکؒ کا نظریہ وعقیدہ بھی ان کی خدمت میں ارزاں کر ہی دیا جائے۔ راوی کہتا ہے۔ کہ عبداللہ بن مبارک امام ابو حنیفہؒ کا تذکرہ فرما رہے تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اہل مجلس سے ایک شخص نے دریافت کیا۔ (فقال رجل) ھل کان فیہ من الھوی شیئ قال نعم الارجاء (تاریخ بغداد مصری ص۳۷۵) کیا امام ابوحنیفہؒ کوئی بدعتی عقیدہ بھی رکھتے تھے۔ ابن مبارکؒ نے فرمایا۔ کہ وہ مرجیہ تھے۔

غنیۃ الطالبین اگرچہ ملا علی قاری کی قلم و حوالہ سے حنفیہ کا غنیہ کے لفظوں میں مرجیہ ہونا واضح ہوچکا مگر ہمارے دونوں مہربان چونکہ لضد انکار و زاریہ ہی مصر ہیں لہذا اتمام حجت کے لئے غنیہ سے اہل سنت کے ایمان و عقیدہ کی تعریف اور مرجیہ کا ایمان و عقیدہ عرض کردینا ضروری جانتے ہیں۔

اہل السنت کا عقیدہ

شاہ جیلانی رطب اللسان ہیں :۔

و نعتقد ان الایمان قول باللسان و معرفۃ بالجنان و عمل بالارکان یزید بالطاعۃ و ینقص بالعصیان و یقوی بالعلم و یضعف بالجھل و بالتوفیق یقع ؎

اہل السنت والجماعت کا متفقہ و مسلمہ اور صحیح نردھوس عقیدہ یہ ہے کہ ایمان زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق (پہچان) اور اعضاء (ارکان) بدن سے عمل بجالانے ... کا نام ہے۔ اور ایمان اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے بڑھتا (زیادہ ہوتا) ہے اور ان کی نافرمانی (معصیت) سے کم ہونا (گھٹتا) ہے۔ جہالت ایمان کی کمزوری (قلت) کا موجب اور علم سے ایمان مضبوط اور قوی ہوتا ہے اور یہ اللہ عزوجل کی توفیق و کرم ہی سے میسر ہوتا ہے۔ اللھم ارزقنا برحمتک یا ارحم الراحمین۔

مرجیہ کا ایمان

اگرچہ بحوالہ شرح فقہ اکبر ذکر ہوچکا۔ تاہم غنیہ سے مرجیہ کے ایمان کی تعریف کرسنئے شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ مرجیہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں :۔

حنفیہ کا ایمان

امام ابوحنیفہ فقہ اکبر میں فرماتے ہیں :۔

(۱) والایمان ھو الاقرار والتصدیق و ایمان اھل السماء والارض لا یزید ولا ینقص والمؤمنون مستوون فی الایمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وان الایمان قول بلا عمل و الاعمال الشرائع والایمان قول مجرد والناس لا یتفاضلون فی الایمان وایمانھم والملائکۃ والانبیاء واحد لا یزید و لا ینقص ولا یستثنی فیہ (غنیہ مترجم ص۲۰۶ مطبوعہ اسرامیہ لاھور)

فقہ اکبر مترجم ص۱۱ مطبوعہ گلزار محمدی لاہور

(۲) امام صاحب کتاب الوصیت میں فرماتے ہیں:۔

الایمان لا یزید ولا ینقص .... العمل غیر الایمان والایمان غیر العمل"

(کتاب الوصیت ملحقہ فقہ اکبر ص۱۸)

ہدایہ شریف فقہ اکبر اور کتاب الوصیت کا ماحصل ہدایہ کے شائع شدہ اردو ترجمہ سے پڑھیے ؛۔

"ایمان اہل آسمان (فرشتوں) و اہل زمین کا نہ بڑھتا ہے اور نہ گھٹتا ہے. مومن اور فرشتے ایمان اور توحید میں برابر ہیں (مقدمہ عین الہدایہ ص۲ ر۲۱)

سیرۃ النعمان حصہ دوم ص۸ حضرت شبلی نعمانی ایسے عاشق و خصوصی حامی حنفیت عقائد و کلام کے باب میں. ایمان کی کمی بیشی اور ایمان و عمل کے الگ الگ اور جدا جدا ہونے کی بحث میں بطور قول فیصل لکھتے ہیں۔

امام ابو حنیفہؒ کو اس سے کچھ بحث نہ تھی کہ یہ مسئلہ فلاں شخص یا فلاں فرقہ کا ہے۔ وہ اصل حقیقت کو دیکھتے تھے۔ اور مغز سخن کو پہنچتے تھے۔ جب یہ بحث ان کے سامنے پیش کی گئی. تو انھوں نے علانیہ کہا کہ ایمان اور عمل دو جدا گانہ چیزیں ہیں۔ اور ان دونوں کا حکم بھی مختلف ہے" اس پر بہت لوگوں (محدثین) نے ان کو مرجیہ کہا چنانچہ وہ ایسا مرجیہ ہونا خود بھی پسند کرتے تھے؛

علامہ چلپی المعروف علامہ کاتب دیوبندی نمائندے تو حنفیہ کے مرجیہ ہونے سے انکار پر مصر ہیں لیکن محققین اسلام بلکہ خود اراکین مذہب حنفی حنفیہ کے بنیادی اصولوں کو معتزلہ کی اختراع وایجاد اعلان فرمارہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ چنانچہ منہاج السنہ سے شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ اور حجۃ اللہ البالغہ سے شاہ ولی اللہ کے مصرح اقوال ہم نتائج التقلید ص۹۶ میں عرض کر چکے ہیں۔ طالب تفصیل کو اس کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ یہاں صرف حنفی مذہب کے ممتاز ترین رکن علامہ چلپی کا ناطق فیصلہ عرض کرنا مقصود ہے۔ سنئے چلپی مرحوم بکمال یقین لکھتے ہیں۔

واکثر التصانیف فی الاصول الفقہ الاعتزال المخالفین لنا

(کشف الظنون جلد اول ص۸۹)

اصول فقہ حنفی کی اکثر تصانیف ہمارے مخالف مذہب فرقہ معتزلہ ہی کی ہیں۔

ہندوستان کے نامور حنفی ترجمان

مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی نے اپنی تحقیق ایتق الرفع والتکمیل میں حنفی مذہب کی اعتقادی حیثیت کا جو واضح ایکس رے پیش کیا ہے۔ اگرچہ ہم نتائج التقلید ص۹۷ پر نقل کر چکے۔ تاہم بطور یاد دہانی اس کا آخری حصہ عرض کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

وبالجملۃ فالحنفیۃ لہا فروع باعتبار اختلاف العقیدۃ فمنہم الشیعۃ و منہم المعتزلۃ ومنہم المرجیۃ

باعتبار عقیدہ کئی فقہاء احناف تو شیعہ ہیں اور کچھ معتزلہ اور رہے سہے مرجیہ

لگے ہاتھوں

فوائد البہیہ سے بھی حضرت مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی کا ناطق فیصلہ مکرر سنتے ہی چلئے۔ سنئے لکھتے ہیں:-

حنفیہ سے مراد وہ فرقہ یا گروہ ہے جو کہ فروعی مسائل میں حضرت امام ابو حنیفہؒ کی تقلید کے دعوے دار اور شرعی اعمال میں ان کے طریق کار کے عامل ہیں۔ خواہ وہ اصول وعقائد میں امام صاحب سے متفق ہوں یا ان کے مخالف۔ پس اگر اصول وعقائد میں موافق ہیں۔ تو کامل حنفی اور اگر اعتقاداً امام صاحب کے مخالف ہیں۔ تو اس عقیدہ کی وجہ سے ان کو ایسا حنفی کہا جائے گا۔ جو کہ اس عقیدہ کا مظہر ہو۔ لہذا اس اعتبار سے کئی حنفی علما وفقہاء تو فروع میں حنفی ہیں اور اعتقاداً معتزلی۔ جیسا کہ علامہ زمخشری جار اللہ مؤلف تفسیر کشاف وغیرہ اور پھر مؤلف قنیہ وحاوی ومجتبی شرح مختصر قدوری نجم الدین زاہدی اور ایسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی عبد الجبار اور ابی ہاشم جبائی وغیرہ بھی اعتقاداً حنفی نہیں چنانچہ ہم نے ان دونوں کی فروعی واعتقادی حقیقت فوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ میں تفصیل سے بیان کردی ہے بہرحال بعض حنفی علماء فقہاء فروعات میں تو حنفی ہیں۔ مگر اصول عقائد میں معتزلی زیدی شیعہ اور مرجیہ ::

مقصد و مدعا حنفی ترجمان کے قول فیصل سے ظاہر ہے کہ حنفی فقہاء کہیئے۔ یا مصنفین کتب فقہ سب کے سب صحیح المعنی حنفی نہیں۔ بلکہ ان میں سے کئی ایک رافضی وشیعہ اور کچھ زیدی شیعہ بعض معتزلہ اور اکثر مرجیہ ہیں پس جو لوگ ان کی تصنیفات اور تلمذ سے مستفیض ہیں۔ ان کی حیثیت و مذہب ویسا ہی ہوگا۔ چنانچہ کتب فقہ حنفی کے مسائل کا جب مذکورہ معیار پر جائزہ لیا جائے۔ تو مذکورہ حقیقت اپنی اصلی شکل میں کھل کر سامنے آجاتی ہے چنانچہ مقیاس حقیقت میں بدلائل واضح ہم اس کو تفصیل و بسط سے ذکر کر چکے ہیں۔ بلکہ "اکابر علمائے دیوبند کا مذہب" نامی رسالہ میں خود دیوبندی شیخ الاسلام حضرت حسین احمد مدنی مرحوم کی قلم سے بریلویت اور دیوبندیت کو یکجان و دو قالب کا مصداق ثابت کرکے روافض کا مظہر ثابت کر چکے ہیں۔

مقصد و مدعا یہ کہ حنفی نمائندوں نے بصدق دل نتائج التقلید کے مذکورہ بیان کو تسلیم کر لیا ہے۔ لہذا ہم اس پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ ہماری یہ سعی کامیاب ہو چکی۔

نہ صرف یہی بلکہ عقیدہ حیات النبی صلے اللہ علیہ وسلم کتاب وسنت کی روشنی میں نامی رسالہ میں تو بریلوی اور دیو بندی عقیدہ کو مستند حوالہ جات سے خالص روافض کا عقیدہ بیان کر چکے ہیں۔

دوستوں کا اعتراف مذکورہ سے صرف نظر خود ہمارے دوستوں "مصنف مقام" اور صاحب "السہم الحدید" کو بھی واضح اعتراف ہے۔ کہ حنفی مذہب مختلف العقیدہ علماء کا مجموعہ ہے۔ (کما مر)

ازالہ شبہ اگر کوئی جذباتی وعجلت باز یہ کہنے کی جرأت کر پائے۔ کہ غنیہ میں شاہ جیلانی نے شافعیؒ مالکیؒ اور حنبلیؒ مذاہب کو چونکہ علیحدہ طور پر اہلسنت ذکر و شمار نہیں فرمایا۔ لہذا وہ بھی اہلسنت سے باہر ٹھہرے۔ لہذا ایسے دانش مند کو آگاہ رہنا اور یاد رکھنا چاہیئے کہ شافعی و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالکی رح اور حنبلی رح اگرچہ الگ الگ مذہب و فرقے مشہور ہیں۔ مگر ان تینوں کا محور یا منبع ایک اور صرف ایک ہی ہے چنانچہ گذشتہ اوراق میں بحوالہ ابن خلدون الملل والنحل اور حجۃ اللہ البالغہ و مسوی وغیرہ ذکر ہو چکا ہے۔ کہ شافعیؒ و احمدؒ دونوں امام مالک رح کے ارشد تلامذہ ہیں۔ اور ان دونوں کا مذہب و مسلک امام مالک رح کے تابع اور ایک ہی ہے۔ بنا بریں ان کو اہل حدیث ہی میں شامل شمار کیا گیا ہے (کما مر) اور یہ بھی خوب اچھی طرح یاد رکھو۔ کہ اہل حدیث ہی کو دوسرے لفظوں میں اہل السنت والجماعت یا فرقہ ناجیہ کہا جاتا ہے تفصیل شاہ جیلانی رح سے سنئے:۔

اہل السنت والجماعت یا فرقہ ناجیہ

پیران پیر رح تفرقہ امت کی احادیث بیان فرماتے ہوئے رطب اللسان ہیں۔ کہ صحابہ رضی اللہ تعالٰے عنہم نے عرض کیا۔ حضور اہل اسلام میں عامل فرقہ کی علامت و پہچان کیا ہے۔ اس پر فرمایا۔ من کان علی مثل ما انا علیہ واصحابی وھذا الافتراق الذی ذکرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن فی زمانہ ولا فی زمان ابی بکر وعمر وعثمان وعلی وانما کان ذالک بعد تقادالسنین ولاعوام وموت الصحابۃ والتابعین والفقھاء فقھاء المدینۃ وعلماء الامصار وفقھاء ھا قرنا بعد قرن وقبض العلم بموتھم الاشرذمۃ قلیلۃ وھم الفرقۃ الناجیۃ تحفظ اللہ الدین بھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ طائفہ ناجیہ کی پہچان یا اس کا دستور و مذہب من و عن یہی ہوگا۔ جس پر آج ہم اور ہمارے صحابہ عامل و کاربند ہیں۔

اور یہ فرقہ بازی یا گروہ بندی (حنفیت وغیرہ) نہ ہی تو عہد نبوت میں تھی اور نہ ہی اس کا ظہور و خروج خلافت راشدہ کے عہد سعادت مہد میں ہوا۔ بلکہ فرقہ بازی کی وبائی و مہلک مرض مسلمانوں میں صحابہ رضی اللہ تعالٰی عنہم اور تابعین و فقہاء سبعہ (مدینہ) اور شہروں کے نامور فقہا کی وفات کے قرنا بعد قرن اور سالہا سال گذر جانے کے بعد وارد ہوئی ہے۔ فرقہ بازی کی اس مہلک مرض سے صرف ایک قلیل ترین طائفہ ہی اصل اسلام پر قائم مضبوط و محفوظ رہا۔ اور یہی فرقہ ناجیہ ہے۔ جس کو اللہ عزوجل نے اپنے دین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی حفاظت کے لیے پسند و مامور فرمایا۔

گمراہ فرقوں کے نام اور ان کی فہرست

امام الاولیاء گمراہ فرقوں کی اصل اور پھر ان کی تفصیل و شمار و بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں :۔ فاصل ثلث وسبعین فرقة عشرة اهل السنة والخوارج والشيعة والمعتزلة والمرجئة والمشبهة والجهمية والضرارية والنجارية والكلابية فاهل السنة طائفة واحدة

پھر مذکورہ نو گمراہ فرقوں کی نام بنام شاخیں یا اقسام گنوانے کے بعد فرماتے ہیں۔

فجميع ذالك ثلث وسبعون فرقة على ما اخبر به النبي صلى الله عليه وسلم

پس مذکورہ تمام فرقوں کا مجموعہ حسب ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہتر[۷۳] فرقے ہوئے جن میں سے اہل السنت صرف ایک اور ایک ہی فرقہ ہے۔ بلفظہ فاہل السنۃ طائفۃ واحدۃ اور اہل بدعت کئی کئی فرقے ہیں چنانچہ مرجیہ کے بارہ فرقے ہیں جن میں سے ایک فرقہ حنفی بھی ہیں۔

مزید فرماتے ہیں

واما الفرقة الناجية فهى اهل السنة والجماعة وقد بينا مذهبهم واعتقادهم على ما قدمنا ذكره

اور ایسے فرقہ ناجیہ تو وہ صرف اہل السنت والجماعت (اہل حدیث) ہی ہے جو ایک اور ایک ہی فرقہ ہے چنانچہ ہم اس (اہل السنت) کا مذہب و عقیدہ گذشتہ اوراق میں با تفصیل بیان کر چکے ہیں۔

مرقاۃ شرح مشکوۃ

شاہ جیلانی رح کے ناطق فیصلہ کو ذہن میں رکھتے ہوئے خود رکن رکین مذہب حنفی حضرت قاری صاحب کا دو ٹوک فیصلہ بھی سن ہی لیجئے :۔ واعلم ان اصول اهل البدع كما نقل فى المواقف ثمانية (۱) المعتزلة القائلون بان العباد خالقوا اعمالهم وبنفي الروية وبوجوب الثواب والعقاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وهم عشرون فرقة (۲) والشيعة المفرطون في محبة علي كرم الله
وجهه وهم اثنان وعشرون فرقة (۳) والخوارج المفرطة لكفر له
رضي الله عنه ومن اذنب كبيرة وهم عشرون فرق (۴) والنجارية
الموافقة لاهل السنة في خلق الافعال والمعتزلة في نفي الصفات
وحدوث الكلام وهم ثلاث فرق (۵) والجبرية القائلة بسلب
الاختيار عن العباد فرقة واحدة (۶) والمشبهة الذين
يشبهون الحق بالخلق في الجسمية وهم خمسة فرق۔
(۷) والحلولية فرق ايضاً فتلك اثنان وسبعون فرقة كلهم في النار
والفرقة الناجية هم اهل السنة (مرقات شرح مشكوة
(جلد ا صفحہ ۲۰۴)

یاد رکھنا چاہئے کہ تمام گمراہ (اہل بدعت) فرقوں کی اصل (جڑ) حسب تصریح مؤلف آٹھ فرقے ہیں۔ یعنی شیعہ کے بائیس ۲۲ اور خوارج کے بیس ۲۰ اور معتزلہ کے بھی بیس ۲۰ فرقے ہیں۔ اور نجاریہ کے تین اور مشبہ پانچ فرقے ہیں۔ اور حلولیہ کا ایک فرقہ ہے۔ ان سب کا مجموعہ بہتر فرقے ہوا۔ رہا فرقہ ناجیہ تو وہ صرف ایک اور ایک ہی فرقہ ہے جس کا نام اہل السنت والجماعت ہے جسے دوسرے لفظوں میں اہل حدیث کہا جاتا ہے۔ چنانچہ اس کی مکمل پہچان اور معیار و تعارف شاہ جیلانیؒ ابن خلدون الملل والنحل اور شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے کی ہے۔

توہین امام ابوحنیفہؒ کے موہوم مفروضہ کا واضح پول

ہمارے مخلص خیر خواہ اور محترم مہربانوں نے اہل حدیث اور نتائج التقلید کو بدنام و رسوا کرنے اور اپنے گروہ کو مغالطہ دے کر خوش و تعصب میں رکھنے یا اہل حدیث سے متنفر و بیزار کرنے کے لئے جو عجیب و غریب مغالطے اور دلآویز مفروضے اختراع کئے ہیں ان سب اختراعات میں سے بہت بڑا اہم اور انتہائی و آخری مفروضہ حضرت امام ابوحنیفہؒ کی توہین و بے ادبی کا الزام و افتراء ہے۔

یاد رکھنا اور آگاہ رہنا چاہیئے کہ یہ ایسا موہوم مفروضہ اور بالکل غلط و سراسر اور ناجائز و باطل الزام ہے۔ کہ جسے اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ھذا بھتان عظیم

کے مصرح لفظوں میں اعلان فرمایا ہے۔ کیوں کہ امام ابوحنیفہؒ یا دوسرے کسی مجتہد کی شان میں افراط و تفریط کیجئے۔ یا غلو و توہین کا جنون تو اس انسان کو لاحق ہوگا۔ جو کسی خاص و معین امام کی تقلید کا پھندا اپنے گلے میں ڈالے ہوئے ہو۔ پس اس تقلیدی پھندے کی تاثیر در نتیجہ میں اپنے ہی امام کو ہر اعتبار سے دوسرے تمام مجتہدین سے فائق و افضل ماننے کے جنون میں مبتلا، دوسرے مجتہدین کو علم و فضل اور فقہ و اجتہاد میں اس (اپنے مقتدا) سے کمتر و کم درجہ ثابت کرنے کی بھول بھلیاں میں سرگردان و غلطان رہے گا۔ چنانچہ نتائج التقلید باب چہارم توہین بزرگان کا نمونہ کے عنوان کی ذیل ہم حنفی دوستوں کا یہ مثالی کردار یعنی اپنے امام و مذہب کو برحق، مجتہدین اور دوسرے سب کو خاطی و غلط کار بلکہ بدعتی و ناقابل معافی مجرم قرار دینا تفصیل و وضاحت سے عرض کر چکے ہیں۔

الحمدللہ ثم الحمد للہ اہلحدیث چونکہ کسی خاص مجتہد و امام کے مقلد نہیں بنابریں یہ جملہ امامان دین و مجتہدینؒ کرام کو ان کے علم و فضل اور زہد و تقوے اور اسلام و مسلمانوں کی بےغرض و بے لوث خیرخواہی وغیرہ کی بنا پر ان کو ایک ہی نگاہ سے دیکھتے ہوئے صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے نقش قدم خالص اتباع کتاب و سنت کے عامل و پابند اور داعی و علمبردار ہیں۔ لہٰذا ان کو کسی امام کی شان میں غلو اور اس کے برعکس کسی دوسرے امام کی شان میں تفریط یا گستاخی و توہین وغیرہ قبیح ترین و مذموم ترکردار یا وہم و خیال کی ضرورت ہی نہیں۔ بلکہ اہل حدیث کی تو دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر ایماندار کو کتاب و سنت کی اتباع کی نعمت عظمےٰ سے بہرہ ور فرمائے۔ اور تقلید کی نحوست اور آئمہ مجتہدینؒ کی شان میں بے ادبی و گستاخی جیسے نجس کردار سے محفوظ رکھے۔ اور ان کے ساتھ صحیح عقیدت و محبت کی دولت سے مالا مال فرمائے۔

بہرحال سلف کی توہین و تحقیر یا سلف سے بدعقیدگی اور نفرت یہ نہایت مہلک جرم اور بہت بڑی گمراہی ہے۔ اس کا ارتکاب صرف مقلد اور مقلد ہی کر سکتا ہے۔ اہلحدیث بفضلہ تعالےٰ اس نحوست و نجاست سے محفوظ و بالاتر ہیں اس لئے کہ مقلد کی یہ فطرت ہے۔ کہ جو کوئی اس کے مقتداء کے قول و فتوے کے خلاف عمل کرے گا۔ اگرچہ وہ صراط مستقیم یعنی صحابہ کے نقش قدم پر کتاب و سنت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی شاہراہ کا سالک ہی کیوں نہ ہو مقلد کسی حال میں اس سے مانوس نہیں ہو گا۔ اور نہ ہی اسے ملعاف وگوارا کرے گا۔ بلکہ کھوٹ سے اس کو غلط کار و خاطی کہہ کر اس پر طعن و ملامت کی بوچھاڑ شروع کر دے گا۔ نہ صرف یہی بلکہ اگر کوئی بڑے سے بڑا مجتہد یا مسلمہ و نامور محدث بھی مقلد بزرگ کے امام و مقتدا کے فتوے پر تنقید با محدثانہ انداز سے جرح کے لئے لب کشائی کرے گا۔ تو حنفی مقلدین بلا جھجک اور پوری بے صبری سے اس محدث کو ضدی و متعصب کہنے پر مستعد ہی نہیں۔ بلکہ بضد مصر تنفر تنے ہیں چنانچہ نتائج التقلید پر توہین امام ابو حنیفہؒ کے موہوم اور سراسر باطل مفروضہ و غلط الزام عائد کرنے کی اصل وجہ و حقیقت یہی صرف یہی اور یہی ہے کیوں کہ نتائج التقلید طبع ثانی ۱۸۵ میں دیوبندی شیخ الہند مولوی محمود الحسن نے اپنے مایہ ناز و مفخر اور آخری تحقیقی رسالہ ایضاح الادلہ ص ۵۷ میں عینی (عمدۃ القاری) سے مسلمہ محدث و نامور امیر المومنین فی الحدیث حافظ دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کی توہین و بے ادبی میں جو گستاخانہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ ان کو نتائج التقلید میں ذکر کر کے ان کے خلاف احتجاج کیا گیا ہے بس ہمارے دوستوں نے احتجاجی الفاظ ہی کو توہین امام قرار دیتے ہوئے اپنے جوابی افسانوں کو اسی پر استوار کیا ہے۔ چنانچہ ایضاح الادلہ کے الفاظ یہ ہیں۔

ص ۱۱۱ ابو حنیفہؒ پر ایک جرح کی تحقیق

"اس سے ضدی اور متعصب ہونا دارقطنی کا ظاہر ہے۔ کیوں کہ وہ امام ابو حنیفہؒ کو ضعیف کہتا ہے۔ حالانکہ وہ خود ضعیف ہے کیوں کہ اس نے اپنی مسند میں منکر و موضوع اور معلول و سقیم ہر قسم کی حدیث درج کی ہے۔"

احتجاج و شکوہ حنفی دوستوں کا حافظ دارقطنیؒ کو امام ابو حنیفہؒ پر محدثانہ جرح کی وجہ و سبب سے واضح لفظوں ضدی اور متعصب کہنا بہت بڑی علمی گالی اور ان کی آخری توہین و تحقیر ہے۔ چنانچہ اس مثالی گالی اور بہت زیادہ توہین و تحقیر کے خلاف بطور زیادہ شکوہ نتائج التقلید ص ۱۹ میں یوں صدائے احتجاج بلند کی گئی ہے۔ کہ:-

اگر تضعیف امام ابو حنیفہؒ ہی واقعی ایسا جرم ہے تاکہ جس کی بنا پر ہر محدث کو ضدی و متعصب قرار دیا جا سکتا ہے۔ تو پھر تمام آئمہ حدیث اس جرم سے محفوظ نہیں رہ سکتے کیوں کہ یہ مسلمہ امر اور آخری اور قطعی حقیقت ہے کہ امام صاحب (ابو حنیفہؒ) کے نام کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ محدث یا امام فن حدیث کا لفظ برائے نام بھی کتب تاریخ اسلام اور اسماء الرجال وطبقات میں موجود (مذکور) نہیں۔ (نتائج التقلید ص۱۸۹)

مذکورہ شکوہ واحتجاج کو مزید واضح اور مبرہن کرنے کے لئے "حاصل کلام" کی جلی سُرخی سے یوں عرض کیا گیا ہے:۔

حافظ دارقطنی رح نے امام ابو حنیفہ رح کو اگر ضعیف کہا ہے۔ تو انھوں نے بدلائل واضح یعنی کبار ائمہ حدیث کی ترجمانی کی ہے۔ اپنی طرف سے (ہرگز) کچھ نہیں کہا۔ اگر صرف (امام صاحب کو ضعیف کہنے کی) وجہ ہی سے دارقطنی رح ضدی ومتعصب اور ضعیف قرار دیئے جاسکتے ہیں تو باقی تمام ائمہ حدیث بالاولیٰ پرلے درجے کے ضدی ومتعصب اور بے اعتبار ٹھہریں گے۔ گویا کہ بمصداق ع

نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری

(علم حدیث کا تمام سلسلہ ہی بے کار ہوکر رہ جائے گا۔ (نتائج التقلید ص۱۸۹)

علم وبصیرت کی روشنی میں ہم حنفی دیوبندی خدمت میں مؤدبانہ گزارش کرینگے کہ آپ حضرات براہ کرم خداداد علم وبصیرت کی روشنی میں انصافاً خدالگتی کہیئے کہ اگر آپ حضرات کا حافظ دارقطنی کو امام ابوحنیفہ رح کے ضعیف کہنے کی وجہ سے ضدی ومتعصب اور ضعیف کہنا آپ کے نزدیک حافظ رحمتہ اللہ علیہ کی توہین وبے ادبی اور تحقیر وگستاخی نہیں۔ تو پھر یہ "تاریخی حقیقت کہ امام ابوحنیفہ رح کے نام کے ساتھ محدث یا امام فن حدیث کا لفظ موجود نہیں" حضرت امام کی کیسے توہین وتحقیر یا بے ادبی وگستاخی قرار دی جاسکتی ہے ؎

غیر کی آنکھوں کا تنکہ آتا ہے تجھ کو نظر
دیکھ اپنی آنکھ کا غافل ذرا شہتیر بھی

بہرحال دیوبندی جانبازوں نے نتائج التقلید کے احتجاج یا بیان کردہ "تاریخی حقیقت" کو توہین امام ابوحنیفہ رح کا نام دے کر اپنے غم وغصہ کہیئے یا دِل کی بھڑاس جس بے صبری سے نکالی اور چھوٹے بڑے دیوبندیوں کو اس صدمہ ورنج میں اپنے ہمراہ شریک کرنے کی جو آخری کوشش کی ہے۔ ان کے ذہنی جوابی افسانوں سے ملاحظہ فرمایئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منظام صفحہ ۱۰۱ گکھڑوی صاحب غیض و غضب سے مدہوش لکھتے ہیں:۔

"غیر مقلدین حضرات کے ظلم صریح تو تعصب مذہبی کو بھی ملاحظہ کیجئے چنانچہ مؤلف نتائج التقلید شرم و حیا سے بالائے طاق ہو کر لکھتا ہے۔ اور اس کے جملہ مصدقین حضرات اس کے افتراء و بہتان اور شہادت زور پر صاد کرتے ہیں کہ:۔

یہ مسلمہ امر اور آخری و قطعی حقیقت ہے۔ کہ امام ابو حنیفہ کے نام کے ساتھ محدث یا امام فن کا لفظ برائے نام بھی کتب تاریخ اسلام اور اسماء الرجال و طبقات میں موجود نہیں ہے انتہی نتائج التقلید صفحہ ۱۸۹)

السہم الحدید صفحہ شیخوپورہ کے عجیب و غریب خطیب دیوبندیوں کو مبتلائے فریب کرنے اور نتائج التقلید کے خلاف دیوبندیوں کو جوش دلانے اور بھڑکانے کے لئے لکھتے ہیں:۔

"حکیم صاحب سندو اہل حدیث یا غیر مقلد ہیں۔ اس لئے جہاں تک ان کے امکان میں ہے امام ابو حنیفہؒ کی شخصیت کو دھبہ لگانے کی بڑی خواہش رکھتے ہیں حکیم صاحب کہتے ہیں یہ مسلمہ امر اور آخری و قطعی حقیقت ہے۔ کہ امام ابو حنیفہؒ کے نام ساتھ محدث یا امام فن حدیث کا لفظ برائے نام بھی کتب "تاریخ اسلام اور اسماء الرجال و طبقات میں موجود نہیں (نتائج صفحہ ۱۸۹)

وارفتگی مذکورہ غیض و غضب سے جب ہمارے کرمفرماؤں کا دل ٹھنڈا نہ ہوا۔ تو مزید آہ و زاری کرتے ہوئے اپنے کیمپ کو شریک غم و غصہ کرنے کے لئے لکھتے ہیں:۔

السہم الحدید صفحہ شیخوپوری دوست آپے سے باہر ہو کر لکھتے ہیں:۔

حکیم صاحب کی اس تنقید کے بعد حفاظ حدیث اور ناقدین رجال کی آراء کو پڑھ کر آپ اندازہ کر لیں گے۔ کہ حکیم صاحب کی عقل اور علم کا جنازہ اٹھ گیا ہے۔ ورنہ معمولی لکھا پڑھا آدمی ایسے بے سرو پا جھوٹ بولنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ کی شان حکیم صاحب بے چارے کی تنقید سے بہت بلند اور بالا ہے۔ اور تنقید بھی کیسی جس کا نہ سر ہے اور نہ پیر"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقام ابو حنیفہ ؒ صفحہ ۱۰۱ گکھڑی صاحب لکھتے ہیں :۔

یہ ہے غیر مقلدین حضرات کی دیانت اور خانہ ساز بیٹنگ جس میں وہ مل جل کر مسلمہ اور آخری اور قطعی حقیقت کو مٹا رہے ہیں۔ اور کتب تاریخ اسلام اور اسماء الرجال و طبقات کی ان صریح اور واضح عبارات سے جہالت یا خیانت کی وجہ سے کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر رہے ہیں۔ آپس میں کچھ ایسی سازش کر کے امام ابو حنیفہؒ اور ان کے اصحاب کے خلاف متحدہ محاذ قائم کئے ہوئے ہیں۔ کہ ان میں سے کوئی بھی اس ملی بھگت کی قلعی نہیں کھولتا اور نہ زبان و قلم سے حق بات کہنے اور لکھنے پر اپنے کو آمادہ نہیں پاتا اور کرتا۔ دنیا میں علمی طور پر تعصب کی ایسی بدترین مثال ہی شاید کوئی اور ہو۔ مگر با ایں ہمہ ان کے اہل حدیث ہونے میں کیا مجال ہے۔ کہ کوئی فرق آئے یا ان کو اس پر شرم ہی آتی ہو۔ اور یہ سب کرشمہ ہے خدا تعالےٰ کے نیک بندوں سے عداوت کرنے اور ہوائے نفسانی پر چلنے کا جب خوف خدا اور رضائے الٰہی ہی مفقود ہو جائے۔ تو پھر ضمیر کس کام کا

ٹھنڈے دل سے سنئے ہمارے مشفق و مہربان چونکہ مذکورہ تاریخی حقیقت کے عام فہم الفاظ کی تاب نہ لاتے ہوئے رنج و غم سے نڈھال عالم وارفتگی سے بھی متجاوز ہو رہے ہیں لہٰذا ان کی بلکہ تمام چھوٹے بڑے علمائے دیوبند کی خدمت میں نہایت ادب و احترام سے عرض ہے۔ کہ دوستوں بگڑنے ناراض و خفا ہونے رنج و غصہ اور گالی گلوچ کی بجائے ٹھنڈے دل سے سنئے۔ اور مذکورہ بالا تاریخی حقیقت پر علم و بصیرت کی روشنی میں غور فرمایئے۔ انشاء اللہ العزیز آپ کا غم و غصہ اور رنج و صدمہ خود بخود رفع ہو جائے گا۔ اس لئے کہ نتائج التقلید کی بیان کردہ "تاریخی حقیقت" کوئی عجوبہ یا نئی اور فرضی و خود ساختہ نہیں بلکہ یہ وہ امر محقق ہے۔ جو خود عہد امام ابو حنیفہ حتیٰ کہ ان کے ارشد تلامذہ کی زبان سے منقول و مروی چلا آ رہا ہے۔ چنانچہ آپ کی یقین دہانی اور ضیافت طبع کے لئے ہم اس کے جملہ گوشوں کو بالتفصیل عرض کئے دیتے ہیں غور و توجہ سے سنئے :۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گذارش اوّل محترم دوستو! معاملہ یعنی دین یا برادری کے اختلافات و جھگڑے کا نہیں۔ بلکہ دین اور نجات کا ہے بات بالکل سیدھی صاف اور واضح ہے۔ کہ اگر کتب اسماء الرجال طبقات اور تاریخ وغیرہ میں حضرت امام ابو حنیفہؒ کے اسم گرامی کے ساتھ محدث اور امام فن حدیث" کا ممتاز و نمایاں لفظ موجود ہے۔ تو براہ نوازش بتا یا دکھا یا کم از کم بذریعہ خط حوالہ ہی ارسال کر دیجئے۔ انشاء اللہ العظیم ہم آپ سے پختہ وعدہ کرتے ہیں۔ کہ اگر آپ کا حوالہ بطریق محدثین صحیح و قابل اعتبار ہوا تو ہم آئندہ اشاعت میں نتائج التقلید کے مذکورہ الفاظ حذف کر کے بعد شکریہ آپ کا ارسال کردہ حوالہ (الفاظ) یہ کہتے ہوئے درج دیں گے ؎

کون کہتا ہے ہم تم میں جدائی ہوگی
یہ اُڑائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی!

مذکورہ سے بھی آسان تر دوستو گذارش اول اگر آپ کے لئے دشوار اور ناممکن ہو تو لیجئے مذکورہ سے بھی آسان تر اور سہل ترین گذارش عرض کئے دیتے ہیں ؎

گر قبول افتد زہے عز و شرف

براہ کرم بطریق محدثین صرف یہی اور بالکل یہی ثابت کر دیجئے کہ حضرت امام ابو حنیفہؒ نے اپنے فلاں فلاں معاصر مسلمہ و نامور محدث کے ہمراہ یمن و حجاز اور شام کے فلاں نامور تابعیؒ سے سنہ فلاں تا فلاں سماعت حدیث کا شرف حاصل کیا اور وہ تمام حدیثیں آپ نے اپنے فلاں فلاں نامور تلامذہ کے سامنے بیان فرمائیں اور ان کے شاگردان عظام سے وہ حدیثیں فلاں محدث نے باسند اپنی فلاں مسلمہ کتاب حدیث میں من وعن درج کی ہیں جن کی تعداد سو دو سو نا سہی بیس پچاس ہی ہے باحوالہ فہرست لکھوا دیجئے۔

چلئے اور چھوڑیئے ممکن ہے بوجہ خاندانی کاروبار حضرت امام ابو حنیفہؒ کو یمن و حجاز اور شام کے محدثین عظام سے شرف تلمذ کی سعادت میسر نہ ہو سکی ہو۔ لہذا ان سے صرف نظر ہو و مشاہیر شیوخ حدیث کوفہ بصرہ اور بغداد ہی سے حضرت امامؒ کا تلمذ حدیث دو چار سال نہ سہی۔ کم از کم مسلسل ایک سال یا اس سے بھی کم صرف چھ ماہ ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بطریق محدثین ثابت کرا در سماعت فرمودہ احادیث کی تعداد موطا امام مالکؒ سے نہ سہی اس لئے کہ بقول شبلی نعمانی موطا امام مالکؒ تو امام ابو حنیفہؒ کی آغاز تعلیم سے پہلے کا مرتبہ ہے۔ کم از کم مسند احمدؒ ایسی مثالی کتاب ہی سے سو پچاس نہ سہی دس بیس سہی گنوا دیجئے۔ یا پھر بخاری و مسلم، ابوداؤد اور ترمذی سے صرف آٹھ دس ہی دکھا دیجئے۔ انشاء اللہ العزیز ہم آئندہ اشاعت میں مذکورہ عبارت کو حذف کرتے ہوئے آپ کے بیان فرمودہ ثبوت کو درج کرکے آپ کا شکوہ دور کر دیں گے۔

لکھوا لیجئے ممکن ہے طبع ثالث کا اہتمام سال دو سال تک نہ ہو سکے۔ لہذا آج ہی مذکورہ ثبوت دکھا کر ہم سے لکھوا لیجئے۔ اور اپنے زیر اثر روزانہ، سہ روزہ ہفتہ وار و پندرہ روزہ اخبارات اور ماہور رسالوں میں ہمارا وعدہ شائع کر دیجئے اور بصد شوق اپنی کامیابی اور ہماری شکست و رجوع کا ڈھنڈورا تا قیامت پیٹتے رہیئے۔

ھدیہ ہم اپنا تحریری رجوع اور غلطی کے علی الاعلان اقرار و اعتراف پر ہی اکتفا نہیں کریں گے۔ بلکہ بصد شوق غلطی سے آگاہ کرنے کی بدولت آپ کی نوازش کے شکریہ میں ہدیۃً آپ کی خدمت میں قائد ملت بریلویہ کی آخری و مرغوب وصیت میں سے ہر وہ طعام مشروب پیٹ بھر کھلانے پلانے کا داعیہ رکھتے ہیں۔ اور وہ بھی جہاں آپ چاہیں۔

ع

مجھ سا دنا دار نہ پائیں گے جہاں ہیں
گرچہ ڈھونڈو چراغ رخ زیبا لے کر

مایوسی مذکورہ محبت افزا اور مسرت بخش گذارشات تو اس مبارک فضا و ماحول میں گوارا و پسند اور قبول و معمول ہو سکتی ہیں۔ جو تقوے و صلاحیت اور حق و انصاف کا متلاشی اور خوف خدا پر مشتمل و طالب رضاء الٰہی ہو۔ مگر یہاں تو معاملہ سراسر اس کے برعکس و باطل دگرگوں اور ظلم کھلا خلاف ہے۔ اس لئے کہ حنفی بھائیوں سے تو از حد مایوسی ہے۔ کیوں کہ حنفی دوست تو تقلید کے اس بھیانک ترین اور مہیب ترخطرناک ماحول میں سانس لے رہے ہیں۔ کہ جس کا ادنے تصور خون کے آنسو بہاتے ہوئے متحدہ ہند کے مسلمہ و نامور اور مخلص ترخیر خواہ و ہادی بلکہ شیخ المشائخ نے حجۃ اللہ البالغہ، انصاف اور تفہیمات الٰہیہ وغیرہ میں یوں کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تقلید کے) اس جدل و مخالفت اور تعمق کا مزہ اس فتنہ اوسیلے کے قریب قریب تھا۔ جبکہ لوگوں نے ملک (اکبری) کے متعلق فساد اور جھگڑے برپا کئے تھے ہر شخص نے اپنے اپنے ہمراہی (سربراہ) کی امداد کی تھی پس جیسا ان فسادوں کا یہ انجام ہوا۔ کہ آخر کار گزند (ظلم آمیز) حکومت قائم ہوگئی ۔ اور نہایت کور و تاریک۔ لرزہ خیز و خونچکاں واقعات پیش آئے ایسے ہی (تقلیدی) اختلافات نے جہالت اور اختلاط اور شکوک واوہام کو ہر جانب پھیلایا ۔ اس لئے ان قرنوں (زمانوں) کے بعد صرف خالص تقلید ہی شائع ہوگئی ۔ (اور) حق و باطل اور بہ مخاصمت اور استنباط میں کچھ تمیز نہ رہی ۔ (آیت اللہ الکاملہ ص۲۳۶) (کشاف مع انصاف ص۹۲)

تفہیمات جلد اول ص۸۳ میں شاہ صاحب مجددانہ شان سے ارشاد

مجددانہ شان فرماتے ہیں :۔

" واختلفوا فی انواع الفقہ منہم الحنفی ومنہم الشافعی وکل یتعصب لاصحابہ وینکر علی الاخرین وکثر التخریجات فی مذہب وخفی الحق "

حنفی و شافعی وغیرہ مقلدین کا اختلاف و جھگڑا (فتنہ و فساد) اس انتہا کو پہنچ چکا ہے کہ ان میں کا ہر مقلد پوری ہٹ دھرمی سے اپنے ہی مذہب کو حق اور دوسرے کے مذہب کو غلط ثابت کرنے پر ہی مصر ہے۔ تخریجات مذہب اس کثرت سے رونما ہیں کہ ان کی اوٹ میں مذہب حق چھپ کر رہ گیا ہے ۔

(الی اللہ المشتکی وھو المستعان وعلیہ التکلان)

شھد شاھد من اھلھا حضرت ولی الدین احمدؒ کے دو ٹوک فیصلہ سے ثابت ہو چکا کہ حضرات مقلدین حق و صداقت کے قبول و معمول کرنے یا حق کی روشنی سے مستفیز ہونے کو ویسے ہی ناپسند و ناگوار مانتے ہیں۔ جیسا کہ بعض جانوروں کو سورج کی روشنی سے عار یا چڑ ہے ۔ لہذا ان حضرات سے حق و انصاف کی توامید و توقع ہی امر موہوم ہے ۔ البتہ آپ کی ضیافت طبع اور دوستوں پر اتمام حجت کیلئے بمصداق آیتہ شریف

شھد شاھد من اھلھا

اس نامور حنفی مؤرخ بلکہ محقق و مجتہد کی قلم سے اصح الصحیح تاریخی حقیقت عرض کرنے کی اجازت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہتے ہیں جس نے اپنی مایہ ناز تحقیق سیرت النعمان کی تمہید میں بکمال فخر اور پورے جزم و یقین سے یوں دعوے کیا ہے۔

اس (سیرت النعمان) کا طرز تحریر کہیں مورخانہ اور کہیں محدثانہ اور کہیں دونوں پہلوؤں سے الگ مجتہدانہ روش ہوگی (مطبوعہ مرکنٹائل لاہور ص۱۲)

نہ صرف یہی بلکہ یہ بزرگ (مصنف سیرت النعمان) غلو کے اس مقام پر براجمان ہے کہ اپنے کو نعمانی کہلوانا اور مشہور کرنا دنیا و آخرت کی سب سے بڑی سعادت بتاتا ہے۔ اور حضرت امام ابوحنیفہؒ کو ان کے عہد و مابعد والے تمام مجتہدین سے علم و فضل اور مجتہدانہ شان میں ممتاز ترین و فائق تر اور ان کی فقہ کو تمام فقہاء مذاہب کی فقہ سے بلند پایہ صحیح و بالا تر مانتا بلکہ ثابت کرتا ہوا تاریخی واقعات حدیث و اصول حدیث اور معنے حدیث میں اس درجہ توڑ مروڑ کا عادی ہے کہ ایک ذرہ بھی جھجک محسوس نہیں کرتا۔ بلکہ اس معاملہ میں اس درجہ ہوشیار ہے کہ امام صاحب کو برحق ثابت کرنے کے لئے اس نے قرآن مجید کی آیت کے نام سے ایک ایسی آیت بھی با ترجمہ لکھ دی ہے کہ قرآن مجید میں اس مضمون کی ہرگز کوئی آیت نہیں ہے چنانچہ نتائج التقلید طبع ثانی کے باب سوم فصل اول میں ہم نعمانی صاحب اور شیخ الہند دیوبند مولنا محمود الحسنؒ کی خود ساختہ آیات عرض کر چکے ہیں۔ مگر اس غلو اور مبالغہ کے باوجود بھی نعمانی صاحب نے نتائج التقلید کی بیان کردہ تاریخی حقیقت کی تائید و تصدیق کیسے باکھم کھلا اقرار و اعتراف جس صراحت اور وضاحت سے کیا ہے سیرۃ النعمان حصہ دوم کے باب حدیث و اصول سے پڑھیئے۔ چنانچہ نعمانی صاحب کو اس باب کا آغاز و افتتاح کرنے کے لئے سوائے مندرجہ ذیل الفاظ کے دوسرے کوئی موزوں الفاظ میسر ہی نہیں ہوتے۔ بکمال جزم دعوے سے لکھتے ہیں

"یہ خیال اگرچہ غلط اور بالکل غلط ہے۔ کہ امام ابوحنیفہؒ علم حدیث میں کم مایہ تھے تاہم اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ عام طور پر وہ محدث کے لقب سے مشہور نہیں ہوئے"

(سیرت النعمان ص۱۲۰ مطبوعہ مرکنٹائل پریس لاہور)

نہ صرف یہی بلکہ مذکورہ تاریخی حقیقت کو مبرہن اور آخری تاریخی حقیقت ثابت کرتے ہوئے حنفیہ کے حجۃ الدین والملۃ حضرت نعمانی صاحب لکھتے ہیں:

(ف) اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ امام ابوحنیفہؒ کے وہ واقعات جو منظر عام پر نمایاں ہیں اُن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ایک ظاہر بین شخص ایسی ہی رائے قائم کرسکتا ہے۔ (کہ امام صاحب محدث وامام فن حدیث نہیں تھے)

(ب) اور اس لئے کہ) حدیث میں ان کی (مرتبہ) کوئی کتاب (تصنیف) نہیں۔

(ج) صحاح (ستہ) میں بجز ایک دو روایت (محض خوش فہمی) کے ان کا نام تک نہیں پایا جاتا۔

(د) سب سے زیادہ یہ کہ ان کی شہرت اہل الرائے کے لقب سے ہے۔

جس سے منبادر (ظاہر) ہوتا ہے کہ حدیث سے ان کو کم (برائے نام) تعلق تھا۔

باوجود حیلے بہانے تراشنے اور غلو و مبالغہ کے آخری جوہر اور مغالطہ بازی کے فنی کمالات پیش کرنے کے بعد نعمانی صاحب کو بطور نزول فیصل یوں اقرار کئے بغیر کوئی چارہ نہ ہوا۔

یہ سچ ہے کہ صحاح ستہ کے مصنفین نے امام صاحب سے روایت نہیں کی

ولنعم ما قال ؎

ہم تو کہہ رہے ہیں ۔ زبان ان کی دہن ان کا

۲۔ مصنف مشکوٰۃ کا ناطق فیصلہ

ممکن ہے امام احمدؒ اور مصنفین صحاح نے اپنی شروط صحت و ثقاہت اور ثبوت حافظہ وغیرہ کے معیار پر پورا نہ اترنے کی وجہ و سبب کی بنا پر اپنی تصانیف میں امام ابو حنیفہؒ سے حدیث روایت کرنا گوارا و پسند نہ کیا ہو مگر بقول "مصنف مقام ابو حنیفہ" ص۲۳ و ص۲۳۵ مشکوٰۃ شریف تو حدیث کا ایسا مجموعہ ہے کہ جس میں موضوع روایات بھی موجود ہیں۔ مگر گکھڑوی صاحب کا دعویٰ (الزام) بے احتیاطی کے باوجود بھی مصنف مشکوٰۃ نے امام ابو حنیفہؒ سے مشکوٰۃ شریف میں روایت نہ کرنے سے جس طرح پرہیز و احتراز کیا ہے۔ اسے اکمال فی اسماء الرجال "ترجمہ نعمان بن ثابت" میں جس صراحت سے بیان کیا ہے بلفظہ پڑھیے۔

"وان لم نرد عنہ حدیثا فی المشکوٰۃ" (پوری عبارت آئندہ اوراق میں آرہی ہے)
مشکوٰۃ میں ہم نے امام ابو حنیفہؒ سے کوئی حدیث روایت نہیں کی۔ ع

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

۳۔ حجۃ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہؒ

اگرچہ نعمانی صاحب و مصنف مشکوٰۃ کے تشریحی اعلان کے بعد مزید کسی ثبوت و حوالہ کی ضرورت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں مگر دیوبندی دوست چونکہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی عقیدت ومحبت کا بہت زیادہ دعوے رکھتے اوران کو ہندوستان میں حنفیت کا خصوصی ترجمان مانتے اور اپنا خاص الخاص قائد وامام جانتے ہیں۔ لہٰذا دیوبندی حضرات کی تسلی واطمینان قلب کے لئے نعمانی صاحب ومصنف مشکوٰۃ کے ناطق فیصلہ کی مفصل حقیقت شاہ صاحب کی زبانی عرض کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

ولی الدین احمدؒ مصفی شرح موطا امام مالکؒ میں اپنے خداداد علم وبصیرت کی روشنی میں بکمال الیقین ودعوے پوری ذمہ داری اور عدل وانصاف سے رقمطراز ہیں۔

"آں یکے شخصے (امام ابوحنیفہ) است کہ رؤس محدثین مثل احمد وبخاری ومسلم وترمذی وابوداؤد ونسائی وابن ماجہ ودارمی یک حدیث از وے در کتابہائے خود روایت نہ کردہ اند ورسم روایت حدیث از وے بطریق ثقات جاری نشد۔"

عہد اتباع وتابعین کے مشاہیر مجتہدین سے صرف امام ابوحنیفہؒ ہی ایک ایسے امام ومجتہد ہیں کہ اکابر علماء اہلحدیث (محدثین) مثل امام احمدؒ۔ بخاریؒ ومسلمؒ وترمذی وابوداؤد ونسائی اور ابن ماجہ ودارمی نے کوئی ایک برائے نام حدیث بھی اپنی تصانیف میں ان سے روایت نہیں کی۔ بلکہ اصل حقیقت یہ ہے روایت حدیث کا سلسلہ بطریق ثقات محدثین امام ابوحنیفہؒ سے جاری وثابت ہی نہیں ہوا۔

۴۔ تعجب وحیرت

سطور فوق میں شبلی نعمانی صاحب سے امام ابوحنیفہؒ کی صحابہ سے عدم روایت پر لوگوں کا یا مورخین کی حیرت وتعجب کا اظہار آپ ملاحظہ فرماچکے۔ مگر اس حیرت وتعجب کا ازالہ تو امام ابوحنیفہ کی عدم تعلیم اور جذبہ وشوق تجارت کی آڑ وبہانہ سے ایک گونہ ہوسکتا ہے مگر بقول حجۃ الاسلام امام ابوحنیفہؒ سے بطریق ثقات محدثین روایت حدیث کا سلسلہ ہی جاری وثابت نہ ہونا ایسی حیرت وتعجب کی بات بلکہ اس درجہ بے حد افسوسناک اور اندوہگین امر ہے کہ جس کا ازالہ کسی تاویل وتوجیہہ سے ممکن ہی نہیں۔ کیوں کہ یہ وہ عہد وزمانہ ہے۔ کہ جس کو خیر القرون کے آخری (تیسرے) قرن یا تابعین کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اور اسی قرن سے حدیث وروایت کے مقدس سلسلہ کا باقاعدہ اور مستقل طور پر اجراء وآغاز ہوتا ہے۔ اور لطف وکمال یہ کہ امام ابوحنیفہؒ اس عہد میں مجتہدانہ وفقیہانہ شان سے مسند درس پر فائز وثابت کیے جاتے ہیں۔

نہ صرف یہی

بلکہ ہمارے حنفی دوست مشاہیر وکبار تابعینؒ مثل شعبیؒ کوفی اور عطاء مکی اوران کی مثل دوسرے ائمہ حدیث سے حضرت امام ابوحنیفہؒ کا تلمذ اور یزید بن ہارونؒ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یحییٰ بن سعید قطان ابن المبارک اور وکیع بن جراح اور ان کی مانند دوسرے اکابر محدثین کو امام ابو حنیفہ کے تلامذہ حدیث کی فہرست میں گنواتے ہوئے پھولے نہیں سماتے۔ اور بقول شاہ ولی اللہ یہ وہ اکابر اہل حدیث ہیں۔ جو اہل حدیث کا نقش اول ہیں۔ اور صحیحین بلکہ دوسری معروف کتب حدیث کے رجال کا سب سے بڑا سرمایہ یا متاع عزیز یہی بزرگ ہیں۔ مگر جب معروف اور مسلمہ کتب حدیث کو دیکھا جائے تو امام ابو حنیفہ کی روایت سے ان میں کوئی حدیث بھی موجود نہیں۔ نہ معلوم کہ امام ابو حنیفہ کی سماعت کردہ اور بیان فرمودہ روایات حدیث کہاں اور کس دنیا میں ہیں۔ اسے اگر مصنف مقام گوارا فرمائیں تو ان کے حال پر خود ان ہی کا ایک شعر عرض کر دیا جاتا ہے۔ جو انہوں نے بکمال فخر لکھا ہے ؎

پیر مغاں کا دم کہاں ان کی وہ بزم جم کہاں
بادہ نہیں تو ہم کہاں زیست یہ زیست ہی نہیں

تعجب پر تعجب اور افسوس پر افسوس

مذکورہ حیرت و تعجب اور افسوس و اندوہ تو رہے درکنار مگر مصنف السہم الحدید نے ص۲۴ میں مسلک اہل حدیث سے انکار اور اس کو امر غلط و موہوم اور اس کے برعکس اہل حدیث کو اہل علم کا ایک مخصوص طبقہ ثابت کرنے کے وہم میں مبتلا اہل حدیث حضرات کون ہیں ؟ کے عنوان سے اپنی فطرت سے مجبور ہو کر شاہکار پیش کیا ہے۔ اس کا نتیجہ بہت زیادہ دور رس اور انتہائی تعجب خیز ہے۔ کیونکہ وہ بکمال فخر لکھتے ہیں۔

مسلمانوں میں عقائد و اعمال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ سے متعلق اور متبدعین فرقوں کے بالمقابل اور ان سے الگ صرف ایک فرقہ اہل سنت والجماعت کا فرقہ معروف اور مشہور چلا آتا ہے۔

محدثین کی اصطلاح میں جن حضرات محدثین نے علم حدیث کو بطور فن اپنا لیا ہے۔ وہ اہل حدیث کہلاتے ہیں۔

اصحاب حدیث۔ ارباب حدیث۔ اہل حدیث اسی علمی طبقہ محدثین کے متعدد نام اور تعبیرات ہیں۔ اور اہل حدیث کا یہ علمی طبقہ خود اہل سنت والجماعت ہوں۔ یا ان میں حنفی مالکی ہوں یا شافعی اور حنبلی ہوں۔ یا معتزلی یا کوئی اور فرقہ (جہمیہ، مرجیہ وغیرہ) مگر ہیں یہ المحدیث، اور اہل حدیث ہی کہلاتے ہیں۔

WWW.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخاری اور مسلم میں شیعہ معتزلہ۔ مرجیہ وغیرہ اہلحدیث مشائخ کی بکثرت روایات مذکور ہیں اگرچہ وہ بخاری اور مسلم کی طرح اہل سنت والجماعت کے محدثین اہل حدیث نہیں ہیں۔ مگر ان کے اہل حدیث ہونے سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے کہ بخاری اور مسلم نے ان کا اہل حدیث ہونا تسلیم کر لیا ہے۔ (کیونکہ) انہوں نے علم حدیث کو بطور فن اپنایا ہے۔ اور ان سے اُن حضرات نے حدیثوں کو روایت کیا ہے اور علم حدیث کے حاصل کرنے میں ان سے مستفید ہوئے ہیں۔

حافظ سیوطیؒ نے ان اہل حدیث مرجیہ۔ نصبیہ۔ شیعہ۔ قدریہ۔ خوارجیہ۔ داعی مبتدعین کے ناموں کی فہرست لکھی ہے۔

مغالطہ کا واضح پول

مصنف السہم الحدید کے مذکورہ اعتراض کی مسکت یا باطل شکن تردید تو آئندہ اوراق میں اپنی جگہ مفصل آ رہی ہے۔ یہاں صرف یہی گذارش مقصود ہے۔ کہ صحیحین پر جو اعتراض اس نے بڑے تکلف بلکہ فخر و تعلی سے وارد کیا ہے۔ یہ اس کی کوئی نئی نویلی اور قابل فخر تحقیق و کارنامہ نہیں۔ بلکہ اہل علم مذکورہ رواۃ کی حقیقت اور حیثیت سے بخوبی واقف و آگاہ ہیں۔ مگر اس کے باوجود بھی اہل سنت والجماعت صحیحین کو کتاب اللہ کے بعد بالاتفاق صحیح مانتے ہیں۔ یعنے نہ ہی تو کبھی ان راویوں کی روایت کردہ احادیث کی بنا پر اہل سنت والجماعت نے صحیحین کی صحت و ثقاہت پر بھولے سے وہم و شبہ کیا اور نہ ہی کبھی مذکورہ راویوں کی روایت کردہ احادیث کو بخاری و مسلم کی عظمت و تقدس کے منافی سمجھا۔ البتہ مصنف السہم کے اعتراض سے یہ حقیقت ضرور کھل کر سامنے آ جاتی ہے۔ بلکہ تعجب پر تعجب اور افسوس پر افسوس ہوتا ہے۔ کہ بخاریؒ مسلمؒ ایسے مسلمہ و مثالی محدثینؒ نے بدعقیدہ اور اہل بدعت فرقوں کے بعض افراد کے صدق مقال اور ان کی قوت حافظہ ضبط و عدالت اور ان کی صحت و ثقاہت پر اعتماد کرتے ہوئے ان کی روایت کردہ حدیثوں کو بکمال مسرت و خندہ پیشانی اپنے جامع میں جگہ دی۔ مگر اس کے برعکس امام ابو حنیفہؒ سے روایت کرنے میں انہوں نے اس درجہ احتیاط برتی۔ اور پرہیز کیا کہ برائے نام کوئی ایک حدیث بھی اپنی صحیح میں درج کرنی پسند و گوارا نہ کیا بلکہ صحیح بخاری میں جہاں امام ابو حنیفہؒ سے اختلاف یا تردید مقصود تھی۔ امام بخاریؒ نے امام صاحب کا نام لینے کی بجائے قال بعض الناس کے الفاظ سے ذکر کیا ہے۔ ع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہئے

السہم الحدید صدا اوپر جو کچھ عرض ہوا ممکن ہے دیوبندی دوست اس سے خفا ہوں۔ لہذا ان کے اطمینان کے لئے مصنف السہم کے منہ بولتے الفاظ عرض کئے جاتے ہیں چنانچہ دیوبندی دوستوں کے مایہ ناز نمائندے لکھتے ہیں۔

امام بخاری رح نے اپنی صحیح میں امام ابوحنیفہ رح کا پورا ادب اور احترام قائم رکھا ہے۔ صریح الفاظ میں کہیں بھی امام ابوحنیفہ کے خلاف کچھ نہیں کہا۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ امام بخاری رح نے ضرور کچھ (کنایا) چاہا ہے۔ مگر وہ صرف اس قدر ہے۔ کہ آپ حدیث روایت کرتے ہیں۔ اور آپ کے ذہن میں جو اس (حدیث) کا مفہوم ہے۔ اس کی مخالفت کا تعریض بعض الناس کہہ کر امام ابوحنیفہ رح کو بعض مواقع میں کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں امام بخاری رح کی امامت وجلالت پر فخر ہے۔ اور اُمت کو امام بخاری کی عظمت مسلم۔

دوستو! آپ کو نتائج التقلید کے الفاظ تو بہت زیادہ کڑوے یا بہت ناگوار گزرے۔ مگر خدارا فرمائیے کہ بقول شاہ ولی اللہ الحنفی اکابر محدثین مثل امام احمد و بخاری رح اور دوسرے آئمہ مصنفین صحاح کا امام ابوحنیفہ رح سے بالاتفاق روایت نہ کرنے سے بڑھ کر بھی کوئی زیادہ کڑی و عملی تنقید ہو سکتی ہے ؎

بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

امام ابوحنیفہ رح کا علمی مقام

ان کے ارشد تلامذہ کی زبانی

نتائج التقلید میں یہ ہرگز مذکور نہیں اور نہ ہی اہلحدیث یہ کہتے ہیں۔ کہ امام ابوحنیفہ رح علم حدیث سے بالکل بے بہرہ اور ناآشنا تھے۔ البتہ عہد امام سے بطور تاریخی حقیقت یہ بات ضرور مروی و منقول اور مشہور چلی آرہی ہے کہ حضرت الامام اپنے معاصرین آئمہ اہل حدیث (حضرت سفیان ثوری۔ امام مالک اور لیث اور ان جیسے دوسرے شیوخ حدیث) سے حفظ و مہارت حدیث میں کمتر کمزور اور ضعیف تھے۔ دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے۔ کہ آپ کو حفظ و مہارت حدیث میں وہ مقام میسر نہیں تھا۔ جو کہ محدثین کو حاصل ہے۔ اور یہ کوئی عیب و توہین اور کسر شان و تحقیر بھی نہیں کیوں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل علم کا علم و فضل میں باہم کم و بیش ہونا مسلمہ و بدیہی امر ہی نہیں۔ بلکہ اللہ عزوجل نے انبیاء و رسل کا نبوت و رسالت میں کم و بیش ہونا اعلان فرما کر مذکورہ حقیقت کو اظہر من الشمس کر دیا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے

تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض

بہرحال امام ابوحنیفہؒ کا اپنے معاصر آئمہ اہل حدیث سے علوم حدیث میں کمتر و ضعیف ہونا ایسی مسلمہ حقیقت ہے کہ اس پر خود حضرت امامؒ کے مشاہیر تلامذہ کی ناطق و فیصلہ کن شہادتیں موجود ہیں چنانچہ بطور مثال آپ کے مشاہیر تلامذہ حضرت یزید بن ہارون، عبداللہ بن مبارک، قاضی ابویوسفؒ اور امام محمدؒ کے منہ بولتے اقوال پورے غور اور توجہ سے سنئے :-

۱۔ یزید بن ہارون ہمارے حنفی دوست حضرت یزید بن ہارونؒ کو صرف امام صاحب کا شاگرد ہی نہیں مانتے بلکہ بکمال تعلی یہ مشہور کرتے آرہے ہیں کہ یزید بن ہارونؒ حضرت امام کے غالی مقلد تھے لهذا یزید بن ہارونؒ کی زبانی امام ابوحنیفہ کا حفظ و مہارت حدیث میں حضرت سفیان ثوری سے کمتر و کم درجہ ہونا ملاحظہ فرمائیے۔ بلکہ لطف و کمال یہ کہ امام صاحب کا علوم حدیث میں ثوری سے کمتر و کم درجہ ہونا خود دیوبندی جانباز کی قلم و شہادت سے پڑھیئے۔

مصنف السہم الحدید۔ حضرت امام کو محدث و امام فن حدیث کے ممتاز ترین لقب سے ملقب و مشہور ہونے کا ثبوت پیش کرتے ہوئے بحوالہ تذکرۃ الحفاظ ذہبیؒ لکھتے ہیں۔

"یزید بن ہارونؒ سے پوچھا گیا کہ امام ثوریؒ زیادہ فقیہ ہیں یا امام ابوحنیفہؒ آپ نے فرمایا۔ ابوحنیفہ زیادہ فقیہ ہیں۔ اور سفیان ثوری حدیث کے زیادہ حافظ ہیں (السہم الحدید صـ۱۲)

یاد رہے کہ حضرت ثوریؒ جیسا کہ علوم حدیث (حفظ و مہارت حدیث) میں زیادہ اعلم تھے۔ ویسے ہی اصل اسلامی یا عہد صحابہؓ و تابعینؒ کی فقہ میں بھی ان کو بہت زیادہ مہارت و کمال حاصل تھا۔ رہا امام ابوحنیفہؒ کا افقہ ہونا تو رائے قیاس کی فقاہت میں ان کو ضرور کمال تھا۔ جیسا کہ فقہ اہل الرائے کے عنوان کی ذیل۔ ابن خلدونؒ۔ شہرستانیؒ شاہ ولی اللہؒ بلکہ شبلی نعمانیؒ کی متفقہ ناطق تصریحات سے ذکر ہو چکا ہے ثوری تو ان کا فقہ و حدیث میں کمال مقام خود امام ابوحنیفہ کے ارشد تلامذہ سے سنئے

عبداللہ بن مبارکؒ ہمارے کرمفرما ابن المبارکؒ کو حضرت الامام کا یزید بن ہارونؒ سے بھی بہت زیادہ عقیدت مند و نامور شاگرد مشہور کرتے آرہے ہیں لهذا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن المبارک رحمۃ اللہ علیہ کا اپنے اساتذہ میں سے افضل ترو کامل ترین استاذ اور پھر جملہ اساتذہ سے کمتر و کم درجہ استاد کا ذکر و فیصلہ بھی ۔ ۔ ملاحظہ فرمایئے ۔

ذہبیؒ تذکرۃ الحفاظ ترجمہ سفیان ثوری میں ابن المبارکؒ کا قول نقل کرتے ہوئے رطب اللسان ہیں کہ ابن المبارکؒ فرماتے ہیں کہ

" مجھے گیارہ سو مشاہیر اساتذہ سے شرف تلمذ حاصل ہے ۔ مگر اصل حقیقت یہ ہے ۔ کہ اس پوری تعداد میں حضرت سفیان ثوریؒ ہی کو میں نے سب سے افضل و برتر پایا ہے "

مذکورہ پر ہی بس نہیں بلکہ دوسرا قول ذہبی نے یوں بھی نقل کیا ہے ۔ کہ ابن المبارک فرماتے ہیں

" لا اعلم علی وجہ الارض اعلم من سفیان "

پوری زندگی میں روئے زمین پر میں نے سفیان سے بڑھ کر کوئی عالم ہرگز نہیں دیکھا ۔

کمتر و کم درجہ استاذ ابن المبارکؒ نے جیسا کہ اپنے اساتذہ میں سے افضل تر و قابل ترین استاذ ثوریؒ کو اعلان فرمایا ہے ۔ ویسے ہی علوم حدیث میں کمتر و کم درجہ استاذ کی بھی پوری صراحت و فصاحت سے نشان دہی فرمائی ہے ۔ چنانچہ قیام اللیل مروزی ص۱۲۳ مطبوعہ لاہور میں ابن المبارکؒ کا مصرح قول یوں مروی ہے ۔

کان ابو حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ یتیما فی الحدیث

امام ابو حنیفہؒ کا اپنا اقرار و اعتراف مذکورہ سے صرف نظر حضرت سفیانؒ کی علمی عظمت و کمال کا اندازہ اگر خود امام ابو حنیفہؒ کی زبانی مطلوب ہو تو سیرت النعمان کے عنوان (باب) اخلاق و عادات سے بلفظہ پڑھیے ۔

امام سفیان ثوریؒ اور امام ابو حنیفہؒ میں کچھ شکر رنجی تھی ۔ ایک شخص نے امام صاحب سے آکر کہا ۔ کہ سفیانؒ آپ کو برا کہہ رہے تھے ۔ امام صاحبؒ نے فرمایا ۔ کہ خدا میری اور سفیان دونوں کی مغفرت کرے ۔ پسچ تو یہ ہے کہ اگر سفیان ابراہیم نخعیؒ کے موجود ہوتے بھی دنیا سے اٹھ جاتے ۔ تو مسلمانوں کے مرنے کا ماتم کرنا پڑتا ۔ (سیرت النعمان جلد ۲ ص۵۸)

حسب تصریح نعمانی صاحب حضرت امام کا ناطق قول پکار پکار کر کہہ رہا ہے ۔ کہ امام صاحبؒ کے نزدیک سفیان ثوریؒ کا علمی مقام ان کے دادا استاذ حضرت ابراہیم نخعیؒ سے بھی بڑھ کر ہے (فھو المقصود)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں امام ابوحنیفہؒ کا مذکورہ اقرار و اعتراف کوئی حیرت زا اور تعجب کی بات نہیں۔ بلکہ سید سلیمانؒ ندوی جیسے تھانویؒ صاحب کے آخری عقیدت مند نے حیات مالکؒ نامی رسالہ میں ابن مہدی جیسے نامور و کبیر الشان محدث کا قول یوں نقل کیا ہے

"ابن مہدیؒ جو نہایت مشہور محدث ہیں۔ ان سے کسی نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ کہتے ہیں مالکؒ ابوحنیفہؒ سے زیادہ فقیہ ہیں۔ انہوں نے فرمایا۔ میں نے یہ کہا تو نہیں لیکن کہتا ہوں۔ کہ مالکؒ ابوحنیفہؒ کے استاذ (حماد) سے بھی زیادہ فقیہ تھے"

(حیات مالکؒ صـ۶۳)

۳۔ عملاً اقرار و اعتراف مذکورہ پر ہی بس نہیں بلکہ امام ابوحنیفہؒ نے امام مالکؒ کے علم و فضل کا عملاً اقرار و اعتراف کرتے ہوئے مالکؒ سے شرف تلمذ کو جس طرح سعادت ابدی بلکہ دین و دنیا اور آخرت کی صلاح و فلاح یقین کیا ہے شبلی نعمانیؒ جیسے حنفی مؤرخ و محقق سے سنئے حضرت نعمانی صاحب اساتذہ امام ابوحنیفہ کے اسمائے گرامی گنواتے ہوئے لکھتے ہیں

"اس عظمت کے ساتھ امام صاحبؒ کو طلب علم میں کسی سے بھی عار نہ تھی۔ امام مالکؒ عمر میں ان (ابوحنیفہؒ) سے تیرہ۱۳ برس کم تھے۔ مگر آپ ان کے حلقہ درس میں بھی اکثر حاضر ہوتے۔ اور حدیثیں سنیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بعض کوتاہ بینوں نے اس کو امام کی کسر شان پر محمول کیا ہے لیکن ہم اس (تلمذ مالکی) کو علم کی قدر شناسی اور شرافت کا تمغہ سمجھتے ہیں۔

(سیرت النعمان صـ۳۶)

ترمذی شرح فارسی مولوی سراج الدین صاحب سرہندی جیسے نامور حنفی بزرگ نے ترمذی شریف کی شرح فارسی میں امام ابوحنیفہ کے امام مالکؒ سے تلمذ یا شاگردی کو جس فخر و طمطراق سے لکھا ہے بلفظہٖ پڑھیئے۔

"در مواہب نوشتہ است کہ امام ابوحنیفہ یک حدیث از وے روایت کردہ و از مناقب دے ہمیں یک سخن کفایت میکند"

امام ابوحنیفہؒ نے اگرچہ امام مالکؒ سے صرف ایک ہی حدیث روایت کی ہے۔ لہٰذا ان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے یہی فخر کافی ہے۔

۵ حیات مالک ص ۱۴ سید سلیمان ندوی نے امام ابوحنیفہ کی مالک سے شاگردی بانلمذ کو جس ادب واحترام کے انداز سے ذکر کیا ہے۔ ایمان کو جلا دینے کے لئے حیات مالک سے بلفظہٖ پڑھئے سید صاحب فرماتے ہیں۔

تمام لوگ (درسگاہ میں) سرنگوں وخاموش بیٹھے تھے۔ یہاں تک کہ امام ابوحنیفہ بھی جب امام مالک کی مجلس درس میں آکر شریک ہوئے تو وہ بھی اسی طرح مودب ہوکر بیٹھے۔

آگے چل کر ص ۴۹ میں سید صاحب نے پوری صراحت سے امام ابوحنیفہ شافعی یحییٰ بن سعید قطان سفیان ثوری اور اوزاعی۔ قاضی ابویوسف امام محمد وکیع بن جراح رحمۃ اللہ علیہم وغیرہم بہت سے ناموَر ائمہ کو امام مالک کے شاگردوں کی صف میں گنوایا ہے۔ بلکہ امام مالک سے امام ابوحنیفہ کی شاگردی پوری خصوصیت سے بادلائل ذکر کی ہے۔

خصوصیت اگرچہ سطور فوق سے امام مالک کا امام ابوحنیفہ اور اس عہد کے جملہ مشاہیر سے علم وفضل میں برتر وفائق ہونا ظاہر وثابت ہے۔ تاہم تاریخی خصوصیت اور بہت بڑی اہمیت بھی سید سلیمان کی حیات مالک سے ملاحظہ فرماتے ہی چلئے سید صاحب رقمطراز ہیں۔

موسم حج جب کہ تمام دنیا اسلام کو میدان عرفات میں جمع کر دیتا تھا۔ اور کوفہ بصرہ خراسان وحجاز وغیرہ سے علمائے کرام سمٹ سمٹ کر حرم مکہ میں جمع ہو جاتے تھے۔ تو (ہر سال) حکومت کی طرف سے (خصوصی) اعلان ہوتا تھا۔ کہ امام مالک اور ابن ابی ذیب کے سوا دوسرا کوئی بھی فتویٰ نہ دے۔ (حیات مالک ص ۵۵)

مذکورہ پرہی بس نہیں بلکہ منصور عباسی۔ ہارون رشید اور مہدی نے اپنے اپنے عہد میں امام مالک سے بارہا جس طرح پوری منت سے یہ گزارش کی۔ کہ اگر آپ پسند وگوارا فرمائیں۔ تو موطا کو قرآن مجید کی مانند متفقہ اسلامی کتاب قرار دے کر مسلمانوں کو حکماً اس پہ پابند کر دیا جائے چنانچہ اس تاریخی حقیقت کو ہم بالتفصیل حوالہ تاریخ التقلید میں عرض کر چکے ہیں۔ اس موضوع پر مزید دلائل وشواہد بھی گو ایسے جاسکتے تھیں مگر ہم بمصداق "عاقل را اشارہ کافی است" ہم مذکورہ پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاضی ابویوسفؒ کا اقرار و اعتراف

مذکورہ دونوں مشہور زین و نامور دعقیدہ تمندو شاگردوں کی ناطق شہادتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے اب قاضی ابویوسفؒ جیسے ناشر فقہ حنفی اور حضرت امامؒ کے مخصوص ترین شاگرد بلکہ محرر مجلس تدوین فقہ کی زبانی امام ابوحنیفہؒ کی امام مالکؒ بلکہ شافعیؒ سے بھی قلت علم اور عدم اطلاع حدیث کا بالکل واضح و مصرح اعلان امام الحرمین جوینی کی تصنیف "مغیث الخلق" جیسی معروف و فیصلہ کن تحقیق سے ملاحظہ فرمائیے

امام الحرمین لکھتے ہیں کہ موسم حج میں ایک دفعہ حسن اتفاق سے قاضی ابویوسف بھی ہارون رشید کے ہمراہ تھے۔ پس جبکہ حج سے فراغت کے بعد یہ قافلہ مدینہ منورہ پہنچا تو ایسا ہوا کہ ایک روز امام مالکؒ اور شافعیؒ بھی مجلس ہارون رشید میں تشریف فرما تھے۔ پس اس موقعہ کو غنیمت سمجھ کر خلیفہ اور عالم مدینہ کی موجودگی میں قاضی صاحب نے از خود ہی شافعیؒ سے اذان بالترجیع اور افراد اکہری تکبیر (۲) صاع نبوی کے وزن اور (۳) زمین کو وقف کرنے کے موضوع پر گفتگو (مناظرہ) کرنیکا ارادہ بلکہ فیصلہ کیا چنانچہ مغیث الخلق کے واضح الفاظ یہ ہیں۔

فاراد ابویوسف ان یتکلم مع الشافعی بین یدی مالك والرشید فی مسئلة من المسائل فتکلموا فی هذاه المسائل الثلاث

پس ابویوسف نے ارادہ کیا کہ شافعیؒ کے ساتھ امام مالکؒ اور خلیفہ ہارون رشیدؒ کی مجلس میں مسائل ثلاثہ پر مناظرہ کرے۔ چنانچہ ابویوسفؒ کی خواہش کے مطابق ہارون رشید نے مناظرہ کی اجازت دے دی۔

پس شافعیؒ نے (۱) حضرت بلال حبشی اور ابوسعید خدری اور دوسرے تمام اذان و تکبیر پڑھنے والے صحابہؓ کی اولاد کو بلوایا۔ اور ان سے دریافت کیا۔ کہ آپ حضرات نے اپنے باپ دادوں سے جو اذان و تکبیر سنی اور سیکھی ہے۔ بیان فرمایئے۔ چنانچہ عہد نبوی میں اذان پڑھنے والے ہر موذن کی اولاد نے اذان بالترجیع اور اکہری تکبیر پڑھ سنائی۔

۲۔ بعد ازاں حضرت شافعیؒ نے مہاجرینؓ کی اولاد کو طلب کیا اور فرمایا۔ کہ آپ حضرات وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاع (ٹوپہ یا پیمانہ) لائیے جس سے آپ کے باپ دادا صدقہ فطر ادا کرتے آئے ہیں۔ فرمان شافعیؒ کی تعمیل میں جب وہ صاع (ٹوپے) لائے اور ان کے ماپ کا وزن کیا گیا۔ تو وہ بالکل وہی ثابت ہوا جو امام مالکؒ و شافعیؒ کا قول و فتوے تھا (۲ سیر سوا گیارہ چھٹانک)

۳۔ مذکورہ علمی مسائل کا عملی ثبوت پیش کرنے کے بعد اب تیسرے مسئلہ کا فیصلہ کن مشاہدہ بہم پہنچانے کے لئے ہارون رشید اور امام مالکؒ اور حاضرین مجلس کو ہمراہ لے کر شافعیؒ شہر سے باہر جنگل میں ایک ایسے خطہ ارض پر جا کھڑے ہوئے۔ جو کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فقراء کے لئے وقف فرمائی تھی۔ چنانچہ اہل مدینہ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ حضرات بتلایئے۔ یہ زمین کیسی (یعنے کس کی ملکیت) ہے سب نے بالاتفاق دبآواز بلند کہا۔ کہ یہ وہ زمین ہے جو خلیفہ اولؓ نے فقراء کے لئے وقف فرمائی تھی۔

۴۔ پھر بالترتیب خلیفہ ثانی و ثالثؓ و رابعؓ کی وقف کردہ زمینوں پر فرداً فرداً گئے کر بالترتیب پہنچا اور حاضرین مجلس (اہل مدینہ) سے تصدیق کروا دی اور بالآخر خلیفہ ہارون الرشیدؒ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

فای المذھبین احق بالحق یا امیر المؤمنین

اے امیر المومنین انصافاً فرمایئے۔ کہ دونوں مذاہب میں سے کون سا مذہب حق و صحیح ہے پس اس خطاب و سوال کے جواب میں ہارون رشید نے بحیثیت صدر مجلس و ثالث مسلم الطرفین فیصلہ دیا۔ بلکہ علی الاعلان کہا۔

احقھما مایوافق السنۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حق صواب تو وہی ہے۔ جو آپ نے سنت نبویؐ سے ثابت کر دیا۔

عملی مشاہدہ اور خلیفہ کا دوٹوک فیصلہ سننے کے بعد قاضی ابو یوسفؒ نے ان مسائل میں اپنے مذہب (شافعیؒ و مالکؒ کہیئے یا اہل الحدیث کے مسلک کو صحیح تسلیم کیا اور اس کے حق و صواب ہونے کا کھلم کھلا اقرار و اعتراف کیا۔ اس پر اہل مجلس نے بآواز بلند کھلے لفظوں میں قاضی سے سوال کیا (فقالوا)

انرجع عن قول صاحبک

قاضی صاحب! کیا آپ نے اپنے استاذ کے مذہب کو چھوڑ کر شافعیؒ کے مذہب کو راجح و حق مان لیا ہے پس مجلس کے اس سوال کے جواب میں قاضی صاحب نے علی الاعلان کہا۔

لو علم صاحبی ما علمت لرجع کما رجعتُ

www.KitaboSunnat.com

اگر میرے استاذ محترم کو مسائل ثلاثہ کی صحت کا دیسے ہی علم ہو جاتا۔ جیساکہ مجھے یقین حاصل ہو گیا ہے۔ تو استاذ محترم بھی ضرور بالضرور میری طرح اپنے قول و فتوی سے رجوع کر لیتے۔

امام محمدؒ کا حلفیہ بیان حضرت امام صاحب کے شاگردان کے واضح بیان کو ذہن میں رکھتے ہوئے اس کی تائید و تصدیق میں امام ابو حنیفہؒ و قاضی ابو یوسفؒ کے شاگرد رشید بلکہ فقہ حنفی کے محرر و مبلغ اور بہت بڑے ناشر و مصنف امام محمدؒ کا حلفیہ بیان ابن خلکان ایسی شہرۂ آفاق و معتبر تاریخ سے پڑھئے۔ جسے مصنف مقام و صاحب السہم الحدید نے بطور گواہ ثبوت و صفائی بار بار پیش کیا ہے۔

ترجمہ امام مالک کی ذیل ابن خلکانؒ رقمطراز ہیں کہ امام شافعیؒ فرماتے ہیں حسن اتفاق سے دوران گفتگو ایک روز امام محمدؒ نے مجھ سے سوال کیا۔ انصافاً بتایئے۔ ہمارے استاذ (ابو حنیفہ) زیادہ عالم تھے یا کہ آپ کے استاذان سے بڑھ کر عالم تھے۔ میں نے جواباً عرض کیا۔ آپ اس بارہ میں انصاف چاہتے

یا کہ ویسے ہی کہہ رہے ہیں۔ امام محمدؒ نے کہا۔ خدا گواہ ہے۔ ہم یہ امر انصاف و دیانت کی میزان (معیار) پر صاف کرنا چاہتے ہیں۔

قلت ناشدتک اللہ من اعلم بالقران صاحبنا ام صاحبکم	(۱) شافعی فرماتے ہیں میں نے کہا۔ میں آپ کو خدا کی قسم دے دے کر سوال کرتا ہوں۔ کہ قرآن مجید کے بڑے اور زیادہ ماہر آپ کے استاذ (ابو حنیفہؒ) تھے یا کہ ہمارے استاذ (امام مالکؒ)
قال اللھم صاحبکم	امام محمدؒ نے کہا خدا گواہ ہے۔ امام مالک ہی ابو حنیفہ سے بڑھ کر قرآن مجید کے ماہر و عالم تھے۔
قال قلت ناشدتک اللہ من اعلم بالسنۃ صاحبنا ام صاحبکم	(۲) پھر میں نے خدا کی قسم دے کر دریافت کیا۔ کہ فرمایئے سنت (حدیث) کے زیادہ عالم ہمارے استاذ تھے یا آپ کے استاذ (ابو حنیفہؒ) امام محمد نے کہا۔ خدا کی قسم سنت کے زیادہ عالم بھی امام مالک ہی تھے،

قال قلت ناشدتک من اعلم باقاویل (۳) شافعی فرماتے ہیں۔ پھر میں نے خدا کی قسم دے کر امام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصحاب رسول الله صلے الله علیہ — محمدؒ سے پوچھا کہ اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم کی مہارت
وسلم المتقدمین صاحبنا ام صاحبکم — واقفیت ہمارے استاذ (مالکؒ) کو زیادہ تھی یا کہ
ابو حنیفہؒ کو کمال حاصل تھا۔

امام محمدؒ نے کہا خدا شاہد ہے ۔ آثار صحابہؓ میں بھی حضرت
امام مالکؒ ہی امام ابو حنیفہ سے صاحب کمال تھے

قال الشافعی فلم یبق الا القیاس و — امام شافعی فرماتے ہیں۔ بے دے کے اب صرف قیاس ہی
القیاس لایکون الا علی هذه الاشیاء — باقی رہ گیا (اور یہ مسلمہ امر ہے) کہ قیاس کا مدار تو قرآن و
فعلی ای شئ نقیس — حدیث اور آثار صحابہ پر ہی ہے۔ لہٰذا خود ہی انصافاً بتلایئے
کہ ان کے علاوہ آپ کس شے میں افضلیت و مقابلہ کرنا چاہتے ہیں

حجۃ اللہ البالغہ اور انصاف اگرچہ خود گکھڑوی صاحب بحوالہ ابن خلدون امام صاحب کے قلیل الروایۃ ہونے کا اقرار و اعتراف کھلے لفظوں میں کر چکے ہیں۔ مگر ہم امام ابو حنیفہؒ کا علم حدیث میں حضرت سفیان ثوریؒ و امام مالکؒ سے کم تر و کم درجہ ہونا بطور اتمام حجۃ شاہ ولی اللہ الحنفی کی قلم سے بھی واضح کر دینا مناسب بلکہ ضروری جانتے ہیں۔ سنئے شاہ صاحب فرماتے ہیں۔ اور کیا خوب و بزور دعوے سے فرماتے ہیں۔

امام مالکؒ اور سفیان ثوریؒ کے زمانہ اور مابعد میں بھی ان محتاط (اہل حدیث) لوگوں کے مقابلہ میں (کچھ ایسے) علماء (امام ابو حنیفہؒ اور ان کے تلامذہ) بھی تھے (سے الیٰ) کہ ان کے پاس اتنی احادیث و آثار نہ تھے، جن سے یہ لوگ (اپنی) فقہ کو ان اصول کے موافق مستنبط کر سکتے، کہ جن کو اہل حدیث (امام مالکؒ و سفیان وغیرہم) نے پسند کیا تھا۔ (حجۃ اللہ البالغہ صـ۲۲۳ کشاف صـ۴۶)

آخری فیصلہ شاہ صاحب نے بطور آخری فیصلہ انصاف میں مذکورہ حقیقت کو یوں الم نشرح فرمایا ہے۔

"حنفی علما کا مشغول ہونا علم حدیث میں پہلے سے اور حال میں (بھی) کم رہا ہے"
(کشاف صـ۴۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہندوستان کے مسلمہ حنفی ترجمان

مولوی عبدالحیؒ صاحب لکھنوی جو کہ ہندوستان میں حنفیت کے خصوصی و نامور ترجمان ہیں نے مذکورہ تاریخی حقیقت یا امام ابو حنیفہؒ کی قلت و عدم اطلاع حدیث کا کھلم کھلا اعتراف جس وضاحت سے کیا ہے۔ عمدۃ الرعایہ حاشیہ ہدایہ ص۱۳ سے پڑھئے۔

واما رواية الاحاديث فهي كانت قليلة بالسنة الى غيره من المحدثين الا ان قلتها لاتحطه مرتبته

اگرچہ محدثین کے مقابلہ میں امام صاحب کی روایات اقل قلیل و کمتر ہیں مگر ان کا قلیل الروایۃ ہونا ان کے مرتبہ میں کمی اور نقصان کا موجب و سبب نہیں۔

نافع الکبیر ص۱۸

لکھنوی صاحب کے قلت حدیث کے مذکورہ ناطق فیصلہ کو ذہن میں رکھتے ہوئے امام ابو حنیفہؒ کی قلت اور عدم اطلاع حدیث کی اصل حقیقت اور اس کی وجہ و سبب کی تفصیل و تشریح بھی خود لکھنوی صاحب کی مایہ ناز تصنیف نافع الکبیر مقدمہ جامع الصغیر امام محمدؒ سے بلفظہٖ پڑھیے

حضرت لکھنوی صاحب امام ابو حنیفہؒ کی عدم اطلاع باحدیث سے بے خبری و ناواقفی کا اور کثرت قیاس کی وجہ و سبب اور حضرت امام ابو حنیفہؒ کی للہیت و خلوص اور زہد و تقویٰ اور درجہ اتباع سنت کو واضح کرنے کے لئے عبدالوہاب شعرانی کا ناطق فیصلہ میزان الکبریٰ سے بالاختصار یوں رطب اللسان ہیں۔

اعتقادنا واعتقاد كل منصف في ابي حنيفة انه لو عاش حتى دونت احاديث الشريعة وبعد رحيل الحفاظ في جمعها من البلاد والثغور وظفر بها لاخذ بها وترك كل قياس كان قاسه وكان القياس قل في مذهبه كما قل في مذهب غيره لكن لما كانت ادلة الشريعة متفرقة في عصره مع التابعين وتبع التابعين في المدائن والقرى كثر القياس في مذهبه بالنسبة الى غيره من الائمة ضرورة لعدم وجود النص في تلك المسائل التي قاس فيها بخلاف غيره من الائمة

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابوحنیفہؒ کے متعلق میرا اور ہر منصف مزاج کا یہی عقیدہ ہے۔ کہ آپ اگر زمانہ تدوین تک زندہ رہتے تو یقیناً بکمال خوشی وہ حدیث ہی کو قبول و معمول فرماتے اور ان تمام قیاسات کو ترک (چھوڑ) دیتے۔ جو عدم اطلاع حدیث کی بنا پر ان سے خلاف حدیث سرزد ہوئے۔

امام صاحب کو کثرت قیاس کی ضرورت اس لئے ہوئی کہ آپ کے عہد میں دلائل شرعیہ کے حفاظ (تابعینؒ اور اتباعؒ) مختلف شہروں میں منتشر تھے۔ پس دلائل شرعیہ کے میسر نہ ہونے کی وجہ ہی سے دوسرے آئمہ کے خلاف آپ کو کثرت قیاس سے کام لینا پڑا۔

صداقت و دیانت

گذشتہ دلائل و شواہد سے ثابت ہے کہ (۱) امام ابوحنیفہؒ محدث کے ممتاز لقب سے مشہور نہیں ہو سکے۔ بلکہ اس کے برعکس امام اہل الرائے کے نمایاں و خصوصی لقب سے شہرہ آفاق تھے (۲) بلکہ مشاہیر محدثین نے اپنی مرتبہ کتب حدیث میں امام صاحب سے حدیث روایت کرنا ہی پسند گوارا نہیں کیا (۳) حتی کہ بقول شاہ ولی اللہؒ حضرت امام سے بطور ثقات محدثین سلسلہ روایت ثابت ہی نہیں ہوا۔

مگر ہمارے مخلص کرمفرما حضرت گکھڑوی صاحب ہیں کہ مذکورہ تاریخی حقائق و شواہد سے آنکھ چراتے ہوئے ہی نہیں بلکہ ان کو موٹے جھوٹے سیاہ و دبیز تر دامن پردے جاہلانہ پردوں سے چھپانے کی ناکام و مذموم کوشش کرتے ہوئے بکمال دعوے اور پورے طمطنہ سے مقام ابوحنیفہؒ ص ۹۲ میں لکھتے ہیں۔

صد حیرت کی بات ہے۔ کہ امام ابوحنیفہؒ ستر ہزار سے زیادہ حدیثیں اپنی تصنیفات میں بیان فرماتے ہیں۔ اور چالیس ہزار حدیثوں سے کتاب الآثار کا انتخاب کرتے ہیں۔ مگر بایں ہمہ متعصب لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ امام ابوحنیفہؒ فن حدیث میں یتیم تھے۔ ان کو حدیث سے کوئی مس نہ تھا"

یہ ہے نشہ تقلید کا ادنیٰ ترنگ۔ اور اسے کہتے ہیں۔ صداقت و دیانت کو الٹی چھری سے ذبح کرنا۔

جو بھی پسند و گوارا ہو

دیوبندی کیمپ سے مودبانہ گذارش ہے۔ کہ دو باتوں میں سے جو بھی پسند و گوارا ہو اسے عملاً قبول و معمول فرماتے ہوئے شکریہ کا موقع دیجئے۔

۱۔ آپ کے نمائندہ نے حضرت امام کی جن تصانیف کا ذکر و دعوےٰ کیا ہے یا تو براہ نوازش ان کو دنیائے اسلام کے سامنے پیش فرمایئے (۲) اور اگر یہ ناممکن ہو۔ تو از راہ شفقت غلط کار و غلط گو اور مغالطہ باز لوگوں کے لئے جو دعائیہ نعرہ کتاب و سنت کا متفقہ تجویز شدہ ہے یک زبان آواز بلند حضرت گکھڑوی کے لئے برپا کیجئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصانیف امام کے دعوی کا پول ممکن ہے دیوبندی دوست اپنے جانباز نمائندہ کے ادب و احترام اور فنی کمالات کے پیش نظر دونوں باتوں میں سے کسی ایک پر بھی آمادہ نہ ہوں لہذا ہم حضرت گنگوہی صاحب کی صداقت و دیانت کا بے کفن جنازہ اٹھوانے کے لئے تصنیفات امام کا پول خود نامور حنفی مصنفین ہی کی قلم سے آشکارہ کئے دیتے ہیں۔

(و باللہ التوفیق وھو المستعان وعلیہ التکلان)

سیرت النعمان حصہ دوم حضرت شبلی نعمانی کو حضرت امام اور ان کی فقہ سے جو والہانہ عشق و عقیدہ ہے وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ مگر باوجود عشق و عقیدہ کے تصانیف امام کے دعوے کو وہ حرف غلط تقیص کرتے ہوئے جس طرح محو کر چکے ہیں بسیرۃ النعمان حصہ دوم تصانیف امام کے عنوان سے بلفظہٖ پڑھئے چنانچہ پوری ذمہ داری سے لکھتے ہیں۔

"امام رازی نے مناقب الشافعی میں تصریح کی ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کی کوئی تصنیف باقی نہیں

حدیث تو رہی درکنار نعمانی صاحب نے تو حضرت امام کی فقہی تصنیف سے بھی جس طرح کھل کر انکار کیا ہے بسیرۃ النعمان سے بلفظہٖ پڑھئے۔ چنانچہ تدوین فقہ کے عنوان سے جلد دوم صہ ۶۵ میں لکھتے ہیں۔

"اگرچہ اس میں شبہ نہیں ہو سکتا کہ امام ابوحنیفہؒ کی زندگی ہی میں فقہ کے تمام ابواب مرتب ہو گئے تھے۔ رجال و تاریخ کی کتابوں میں اس کا ثبوت ملتا ہے جس کا انکار گویا تواتر کا انکار ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ (فقہ کا) وہ مجموعہ ایک مدت سے ضائع ہو گیا ہے اور دنیا کے کسی کتب خانہ میں اس کا پتہ نہیں چلتا۔ امام رازی مناقب الشافعی میں لکھتے ہیں۔ کہ ابوحنیفہؒ کی کوئی تصنیف باقی نہیں رہی۔ امام رازی نے ۶۰۶ھ میں انتقال کیا ہے۔ اس لحاظ سے کم از کم چھ سو برس ہوئے کہ امام صاحب کی تصنیفات ناپید ہو چکیں۔"

فقہ اکبر نعمانی صاحب فقہ اکبر نامی رسالہ کی اصل حقیقت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

۱۔ دوسری تیسری بلکہ چوتھی صدی کی تصنیفات میں اس کتاب (فقہ اکبر) کا پتہ نہیں چلتا۔ قدیم سے قدیم تصنیف جس میں اس رسالہ (فقہ اکبر) کا ذکر کیا گیا ہے۔ فخر الاسلام بزودی کی کتاب الاصول ہے جو پانچویں صدی کی تصنیف ہے سیرۃ النعمان صہ ۸۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ب ۔ امام ابوحنیفہ کے ہزاروں شاگرد تھے۔ جن میں سے اکثر بجائے خود استاد تھے اور واسطہ در واسطہ ان کے ہزاروں لاکھوں شاگرد ہوئے۔ یہ نہایت خلاف قیاس ہے۔ کہ امام صاحب کی کوئی تصنیف موجود ہوتی اور اتنے بڑے گروہ میں اس کا نام تک نہ لیا جاتا۔

ج ۔ اس کتاب (فقہ اکبر) کی جس قدر شرحیں ہوئیں۔ سب آٹھویں صدی میں یا اس کے بعد ہوئیں۔

د ۔ اس کے علاوہ ابو مطیع بلخی جو اس کتاب کے راوی ہیں۔ حدیث و روایت میں چنداں مستند نہیں ہیں۔ کتب رجال میں ان کی نسبت محدثین نے نہایت سخت ریمارک کیے ہیں۔

ہ ۔ اگرچہ میں ان کو کلیتہً تسلیم نہیں کرتا۔ تاہم ایک ایسی مشتبہ کتاب جس کا ثبوت صرف ابو مطیع بلخی کی روایت پر منحصر ہو محدثانہ اصول پر قابل تسلیم نہیں ہو سکتی۔

و ۔ میرا خیال ہے کہ ابو مطیع بلخی نے ایک رسالہ میں بطور خود عقائد کے مسائل قلمبند کیے تھے۔ رفتہ رفتہ وہ امام صاحب کی طرف منسوب ہو گئے۔

ز ۔ فقہ اکبر کا انداز عبارت بھی زمانہ مابعد کا ہے۔

ح ۔ بے شبہ ہماری ذاتی رائے یہ ہے۔ کہ آج امام صاحب کی (دنیا بھر میں) کوئی تصنیف موجود نہیں۔"

دیوبندی فقیہ ومحدث عصرہ

دیوبند کے مایہ ناز مدرس اور باعث فخر محدث و شارح حضرت سید انور شاہ صاحب نے فیض الباری شرح صحیح بخاری میں بکمال دعوی یہی لکھا ہے کہ

فقہ اکبر ابو مطیع بلخی کی تصنیف ہے حضرت امام کی تصنیف نہیں اور بالکل نہیں۔

چنانچہ تاریخ التقلید میں ہم تصنیفات امام کی ذیل اس موضوع پر سیر حاصل بحث کر چکے ہیں۔ یہاں صرف یہی گزارش مقصود ہے کہ گکھڑوی صاحب نے حضرت امام کی ستر ہزار حدیث پر مشتمل وغیرہ جن تصانیف کا دعوے کیا ہے۔ یہ علم و دیانت کے بے کفن جنازہ کی ایسی مثال ہے۔ کہ سوائے ان کے کسی دوسرے کو ایسی جرأت ہی نہیں ہو سکتی۔

ع ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیے

کتاب الآثار کی اہمیت ومقام

گکھڑوی صاحب نے کتاب الآثار کو امام ابو حنیفہ کی تصنیف قرار دے کر ستر ہزار حدیث کی تصانیف سے بڑھ کر جو مغالطہ دیا ہے اس کا پول بھی ہم خود شبلی نعمانی کے مصرح بیان سے آشکارا کیے دیتے ہیں چنانچہ نعمانی صاحب لکھتے ہیں:۔

خوارزمی نے آثار امام محمدؒ کو بھی امام کی مسانید میں داخل کیا ہے بے شبہ اس کتاب میں اکثر روایتیں امام صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی سے ہیں۔ اس لئے ناظرین کو اختیار ہے کہ اس کو امام ابوحنیفہ کی مسند کہیں یا آثار امام محمد کے نام سے پکاریں۔ لیکن یاد رہے کہ امام محمدؒ نے اس کتاب میں بہت سے آثار اور حدیثیں دوسرے شیوخ سے بھی روایت کی ہیں۔ اس لحاظ سے اس مجموعہ کا انتساب (بجائے حضرت امام خود) امام محمد کی طرف زیادہ موزوں ہے۔"

حجۃ اللہ البالغہ حضرت شبلی نعمانی صاحب نے اصل حقیقت آشکار کر دی کہ کتاب الآثار کو امام ابوحنیفہؒ کی تصنیف کہنا تاریخی غلطی اور ناموزوں امر ہے۔ لہذا اس تاریخی حقیقت کو ذہن میں رکھتے ہوئے۔ اب یہ بھی دیکھنا چاہیئے۔ کہ کتاب الآثار امام محمدؒ کو کبھی محدثین کرام اور فقہاء عظام نے کتب حدیث میں بھی شمار کیا ہے۔ یا کہ حضرت گکھڑوی صاحب کی محض خوش فہمی اور خود فریبی ہے۔ پس اصل حقیقت سے کما حقہ آشنا ہونے کے لئے شاہ ولی اللہ کا دو ٹوک فیصلہ حجۃ اللہ البالغہ اور وہ بھی حنفی مترجم کی قلم سے ملاحظہ فرمایئے۔ شاہ صاحب کتب حدیث کے طبقات گنواتے ہوئے طبقہ اولیٰ کی عظمت کا اظہار فرما کر موطا امام مالکؒ کے مرتبہ عظمیٰ کی ذیل قاضی ابویوسفؒ کی امالی اور کتاب الآثار امام محمدؒ کو کتب حدیث سے خارج فرماتے اور ان کی حیثیت وحقیقت آشکارا کرتے ہوئے رطب اللسان ہیں۔

اگر تجھ کو صداقت حق کرنا منظور ہے تو کتاب موطا کا امام محمدؒ کی کتاب الآثار اور امام ابویوسف کی کتاب امالی سے موازنہ کر لو۔ موطا میں اور ان دونوں کتابوں میں بعد المشرقین نظر آوے گا۔ تم نے کسی محدث یا فقیہ کو سنا ہے کہ اس نے ان دونوں کتابوں کی طرف توجہ کی ہے" (آیۃ اللہ الکاملہ ص۲۰۵ ترجمہ حجۃ اللہ البالغہ)

بہر حال گکھڑوی صاحب غلو تعصب کا اس درجہ شکار ہیں۔ کہ مغالطہ در مغالطہ دے کر اپریل فول میں کمال کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی آخرت سے بھی بے نیاز ہو رہے ہیں۔ وطنعم ما قال ؎

"تعصب ہے وہ بلا کہ خدا کسی کو نہ دے
دے موت اور یہ بلا کسی کو نہ دے"

بے جا ناراضگی اور ناجائز شکوہ ہمارے کرمفرما الحدیث اور نتائج التقلید کے خلاف غلط بیانی میں صرف لذت اور مسرت ہی محسوس نہیں کرتے بلکہ اس مغالطہ بازی کو رافضیوں کی تقیہ بازی سے بھی بڑھ کر اور بہت زیادہ ثواب عظیم جانتے ہیں۔ اس لئے سوتے جاگتے اسی میں غلطاں رہتے ہیں چنانچہ مذکورہ مغالطہ (اپریل فول) سے صرف نظر حضرت گکھڑوی صاحب کی مزید حیرت انگیز غلط بیانی بلکہ افتراء عظیم ملاحظہ فرمایئے چنانچہ مقام ابوحنیفہؒ اور مزید براں ص۹۲ میں بھی لکھتے ہیں۔ کہ

غیر مقلدین حضرات نے ..... عوام کو یہ باور کرانے کا جماعتی منصوبہ تیار کر رکھا ہے ... کہ امام ابوحنیفہ فن حدیث میں ضعیف وکمزور تھے۔ ان کا سرمایہ ہی صرف سترہ حدیثیں ہیں۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یک صد روپیہ بطور انعام بھی عرض کرتے ہوئے آپ کے احسان مند ہوں گے۔ ؎

غلو و زبان درازی ہے فعل مذموم نہ گر ہے ہمت تو میدان میں آؤ

آخری مقدس ترین مغالطہ کی نمایاں حقیقت

اگرچہ دیوبندی نمائندوں کے گذشتہ جملہ مغالطے، دمغروشے حباب بحر کی مانند ہوائی اور شعبدہ بازوں کی فن کاری ہی ہیں مگر ان کا یہ آخری (امام صاحب کے نام کے ساتھ محدث و امام فن حدیث کا لفظ دکھلانے کا) مغالطہ ایسا مقدس ترین مغالطہ ہے جو کہ اس مشہور ضرب المثل کا مصداق ہی نہیں بلکہ مجسم و زندہ نمونہ ہے جو کہ بیان کی جاتی ہے کہ کسی نے بھوکے سے سوال کیا کہ

دو اور دو کتنے (کیا) ہوئے

تو اس نے جھٹ کہہ دیا کہ دو اور دو چار روٹیاں ہو گئیں۔

بس یہی حال ہمارے دیوبندی جانبازوں کا ہے۔ کہ جس کسی محدث و مؤرخ کی قلم سے حضرت امام کی مدح و تعریف اور فضیلت و بزرگی کے الفاظ دیکھ پاتے ہیں۔ جھٹ سے ان ہی الفاظ کو محدث و امام فن حدیث تعبیر کرکے ناظرین پر اپنی علمی قابلیت کی دھاک بٹھاتے ہوئے ان سے داد خواہی کے آرزومند نظر آتے ہیں۔ اگرچہ وہ محدث یا مورخ ان الفاظ سے پہلے یا بعد اور اپنی کسی دوسری محققانہ تصنیف میں ان کے دعویٰ کی مکمل کر مخالفت یا ان کے دعویٰ کو حرف غلط قرار دے کر محو ہی کیوں نہ کر چکا ہو۔

چنانچہ ہم بمصداق مشتے نمونہ از خروارے ان کے پیش کردہ نامور گواہان ثبوت میں سے کبار مشاہیر یعنے استاذ المحدثین حضرت یحییٰ بن معین اور بقول مصنف مقام ابوحنیفہ صہ ۱۲۳)

حافظ الدنیا امام ابن حجر (۲) اور طبقات رجال اور ناقد فن روایت کے بہت بڑے بہادر[1] حافظ ذہبی (۴) حافظ ابن عبدالبر (۵) اور مصنف مشکوٰۃ صرف پانچ گواہان ثبوت کی زبان و قلم سے ان کے دعوے و ثبوت کو کالعدم ثابت کرکے ان کے مغالطہ کا نمایاں ترپول آشکار کئے دیتے ہیں۔ لہٰذا غور و توجہ سے سنئے اور انصافاً خدا لگتی کہیے۔ اور عملاً غلط گو اور مغالطہ بازوں سے اجتناب اور قول اللہ عزوجل کونوا مع الصادقین کے زمرہ میں شامل ہونے کی سعی فرمایئے

---

[1] مقام ابوحنیفہ ز صہ ۱۰۳

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا گواہ ہے مصنف مقام نے غیر مقلدین کی انتہائی و آخری گالی اور متعصب لوگوں کے لفظہ دعنوان سے سترہ حدیث کی اختراع کا جو الزام یا افترائے عظیم المحدیث پر عائد کردہ یہ سراسر غلط اور کھلا جھوٹ ہی نہیں بلکہ خدا گواہ ہے کہ سترہ حدیث کی روایت کی ضرب المثل وہ مشہور تاریخی روایت ہے۔ جو کہ عہد امام ہی سے مروی و منقول اور شہرہ آفاق چلی آرہی ہے۔ چنانچہ حضرت گکھڑوی صاحب نے مقام ابو حنیفہ ص۱۰۲ میں اور مصنف السہم المحدید نے ص۱۴۲ میں بحوالہ ابن خلدون اس تاریخی ضرب المثل کو نقل کرتے ہوئے اس کا ترجمہ خود یوں لکھا ہے

"امام ابو حنیفہ کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ ان سے صرف سترہ حدیثیں مروی ہیں یا اس کے قریب قریب" (السہم)

یہ درست ہے اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ابن خلدون نے اس تاریخی ضرب المثل کو نقل کرکے اس کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کی ہے مگر اس کے خلاف کوئی ثبوت و دلیل پیش نہیں کرسکے۔ اور نہ ہی سترہ احادیث سے زیادہ تعداد میں حدیثیں گنوا سکے ہیں بلکہ بالآخر امام ابو حنیفہ کی قلت روایت حدیث کا کھلم کھلا اعلان و ثبوت جس طرح پیش کیا ہے مصنف مقام ابو حنیفہ نے اس کا ترجمہ یہ لکھا ہے۔

امام ابو حنیفہؒ کی روائتیں اس لئے کم ہیں کہ انہوں نے روایت اور تحمل میں بڑی بڑی کڑی شرطیں لگائی ہیں ... اس وجہ سے ان کی روایت اور حدیث میں کمی واقع ہوئی ہے۔ (مقام ص۱۱۷)

یہ درست و بجا ہے کہ حضرت امام صاحب کڑی شرائط کی ذیل زیادہ روایت کرنے سے معذور و مجبور ہیں مگر یہ فرمائیے کہ جو آپ سے ان سے منقول و مروی ہیں وہ کسی لغت و زبان اور کس خطہ ارض کی کس کتاب حدیث میں مروی و منقول ہیں؟

سیرۃ النعمان حصہ دوم گکھڑوی صاحب تو اہلحدیث پر رنج و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے ان کو سترہ حدیث کی اختراع کا مجرم گردان کر نامہ اعمال خراب کر رہے ہیں۔ مگر سیرۃ النعمان ایسی محققانہ تصنیف میں سترہ حدیث کی تاریخی ضرب المثل کو حق و صواب تسلیم کرتے ہوئے پورے یقین و دعوے سے اس کی جو صحیح تعبیر اور مکمل تشریح فرمائی ہے بلفظہ پڑھیے نعمانی صاحب لکھتے ہیں۔

"حدیث کی تمام کتابوں میں ان (ابو حنیفہؒ) کی جس قدر بھی صحیح حدیثیں ہیں۔ ان کی تعداد سترہ سے زیادہ نہیں" (سیرت النعمان باب اصول اور اصول حدیث ص۱۵)

نقد انعام دیوبندی دوستو! نعمانی صاحب تو دعوے کرکے خدا کو پیارے ہو چکے ہم آپ سے مخلصانہ طور پر نہایت مودبانہ عرض کرتے ہیں۔ کہ نعمانی صاحب کی تصریح کے مطابق اگر معروف کتب حدیث میں بسند صحیح امام ابو حنیفہؒ سے سترہ حدیثیں مروی و موجود ہیں۔ تو براہ نوازش یہ سترہ حدیثیں بحوالہ کتب حدیث اور باب و صفحہ بصورت پمفلٹ شائع کر دیجئے۔ اس پمفلٹ کی طباعت کے مصارف بعد شکریہ ہم ادا کر دیں گے۔ بلکہ مبلغ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اگرچہ "تاریخ بغداد" میں یحییٰ بن معینؒ کے کئی ایک اقوال مذکور ہیں۔ مگر ہم بجائے ان سب کو ذکر کرنے اور طول دینے کے صرف ایک ہی فیصلہ کن قول حاشیہ تخریج ہدایہ ص۹۳ سے نقل کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں۔

قال صاحب المنتظم عن عبد اللہ بن علی المدینی قال سألت اباحنیفۃ فضعفہ

جناب علی بن مدینی کے فرزند فرماتے ہیں کہ میں نے والد محترم علی بن مدینی سے امام ابوحنیفہؒ کے متعلق دریافت کیا کہ حدیث و فن حدیث میں ان کا مقام کیا ہے؟ فرمایا امام صاحب تو بے حد وبہت ہی ضعیف ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کے ضعف و نسیان کی وجہ سے ضعیف ترہونے پر مزید ثبوت بدیہی عرض کیے جاسکتے ہیں۔ مگر ہم دیوبندی نمائندہ اس کے پیش کردہ گواہان ثبوت و صفائی کے مصرح و کھلم کھلا بیانات عرض کرنے پر اکتفاء کرتے ہوئے گکھڑوی صاحب کا شعر عرض کیے دیتے ہیں۔

آثار سحر کے پیدا ہیں اب رات کا جادو ٹوٹ چکا!
ظلمت کے بھیانک ہاتھوں سے تنویر کا جادو ٹوٹ چکا

۱۔ حافظ الدنیا ابن حجرؒ مصنف مقام ابوحنیفہ اور السیم الحدید نے اپنے دعوے یعنی امام ابوحنیفہؒ کے نام کے ساتھ محدث کا لفظ ثابت کرنے کیلئے حافظ ابن حجرؒ کو بڑے فخر و طمطراق سے پیش کیا اور اپنے ناظرین کو مغالطہ دے کر بھول بھلیاں میں مبتلا کرکے علمی قابلیت کا لوہا منوانے کی کوشش کی ہے۔ مگر حافظ الدنیا ہیں کہ ان کی بھول بھلیاں اور مغالطہ بازی کو نوک قلم سے عصاء موسیٰ کی طرح کی تمام فن کاری و سحر کاری کو ختم کرکے رکھ چکے ہیں۔ یعنی حافظ الدنیا تقریب التہذیب جیسی فن رجال کی محققانہ تصنیف ص۳۶۲ میں حضرت امام ابوحنیفہ کا ترجمہ بیان کرتے یا تعارف کرواتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

النعمان بن ثابت الکوفی ابوحنیفۃ الامام فقیہ مشہور من السادسۃ

ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی چھٹے طبقہ کے مشہور امام و فقیہ ہیں۔

چھٹے طبقہ کی تشریح حافظ صاحب تقریب کی تمہید ص۲ میں چھٹے طبقہ کی تشریح و تعارف کرواتے ہوئے لکھتے ہیں۔

من لیس لہ الحدیث القلیل الخ چھٹے طبقہ میں ان مشاہیر کو شمار کیا گیا ہے جو قلیل الحدیث اور متروک ہیں۔

درایہ فی تخریج ہدایہ ص۹۳ تقریب التہذیب سے صرف نظر درایہ فی تخریج ہدایہ میں امام ابوحنیفہؒ کے محدث اور ثقہ ہونے نہ ہونے کی تشریح فرماتے ہوئے فن رجال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی عینک ذنگاہ سے فرماتے ہیں۔

عن ابی حفص عمر بن علی قال ابو حنیفۃ لیس بحافظ مضطرب الحدیث ذاھب الحدیث

حضرت ابو حفص عمر بن علی فرماتے ہیں۔ کہ امام ابو حنیفہ قابل اعتماد حافظ والے نہیں یہی وجہ ہے کہ وہ مضطرب الحدیث (روایت حدیث میں غلطیاں کرتے) ہیں۔ کیوں کہ ان کو حدیث یاد نہیں رہتی۔

۳۔ تذکرۃ الحفاظ ذہبی امام ابو حنیفہ کو نامور محدث ثابت کرنے کے لئے تذکرۃ الحفاظ سے دونوں جانبازوں نے جس طرح استدلال کیا ہے۔ بلفظہ پڑھیے۔

مصنف مقام ابو حنیفہ بڑے ناز ونغمے سے صہ۱ میں لکھتے ہیں۔

"تذکرۃ الحفاظ کے نام سے (حافظ ذہبی نے) چار جلدوں میں ایک بہترین کتاب لکھی ہے جس میں انہوں نے مستقل عنوانات کے تحت صرف وہی حضرات داخل اور شمار کئے ہیں جو حافظ حدیث تھے۔ ان حضرات میں وہ جلد اول صہ۱ میں حضرت امام ابو حنیفہ کو بھی حفاظ حدیث میں شمار و بیان کرتے ہوئے یوں سرخی قائم کرتے ہیں۔

ابو حنیفہ "الامام الاعظم فقیہ العراق"

طبقات رجال اور ناقد فن روایت کے اس بڑے پہاڑ کی شہادت کوئی کم درجہ رکھتی ہے۔

السہم الحدید مصنف مقام کے الفاظ کو سامنے رکھتے ہوئے اب مصنف السہم الحدید کے پورے بیان و ترجمہ کا ماحصل خود ان ہی کے الفاظ میں پڑھیے۔

ذہبی نے محدثین اور آئمہ حدیث کے طبقات میں یہ کتاب لکھی ہے۔ اور حفاظ حدیث کے پانچویں طبقہ میں نمبر۱ پر ابو حنیفہ کا تذکرہ کیا ہے۔ اور امام ابو حنیفہ کو امام لکھا ہے۔ اس کا معنی یہ ہے کہ ابو حنیفہ حدیث کے حفاظ اور آئمہ کے (پانچویں) طبقات میں حدیث کے امام ہیں (صہ۱۳)

لاحصل دونوں جانبازوں نے تذکرۃ الحفاظ ترجمہ امام ابو حنیفہ سے آپ کے اسم گرامی کے ساتھ محدث کا لفظ ثابت کرنے اور دکھلانے کے لئے اگرچہ بہت زیادہ جان ماری اور لاحاصل دماغ سوزی کی ہے مگر اپنے مدعا میں کامیاب نہیں ہوئے البتہ اس کے برعکس صرف امام اور فقیہ عراق کا لفظ ضرور ان کو مل گیا ہے بس لفظ امام ہی سے محدث کا لفظ نکال لینے یا ثابت کرنے کی غرض سے انھوں نے اپنے ناظرین کو فنی کمالات کے جوہر دکھاتے ہوئے یہ باور کرانے کی کوشش کی ہے۔ کہ تذکرۃ الحفاظ میں چونکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حفاظ حدیث ہی کا تذکرہ ہے۔ بنا بریں ذہبی نے امام ابوحنیفہ کو حفاظ حدیث کی ذیل ذکر کرتے ہوئے لفظ امام سے یاد فرمایا ہے۔ لہذا ذہبی کی اس تعبیر سے حضرت امام کا محدث نام سے مشہور ہونا خود بخود ثابت ہو گیا مگر قادر مطلق کی قدرت کا تصرف ملاحظہ فرمایئے۔ کہ خود مصنف السہم الحدید کی قلم ہی سے واضح اور کھلے لفظوں میں یہ لکھوایا اور اعلان کروا دیا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کا ترجمہ ذہبیؒ نے پانچویں طبقہ کے آئمہ کرام کی ذیل دسویں نمبر پر کیا ہے مصنف السہم الحدید کی اس تصریح با واضح اقرار واعتراف سے اظہر من الشمس ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہؒ اکابر محدثین (یا حفاظ حدیث) کے طبقہ اولی اور ثانی وثالث بلکہ رابع سے بھی نہیں بلکہ پانچویں طبقہ کے ائمہ کرام میں سے ہیں۔ لہذا اب دیکھنا چاہیئے کہ پانچویں طبقہ کے آئمہ کا مقام ورتبہ عند المحدثین کیا ہے لہذا بقول مصنف مقام طبقات رجال اور ناقدین روایت کے بہت بڑے پہاڑ یعنی خود حافظ ذہبی ہی سے امام ابوحنیفہؒ کا مقام مرتبہ سنیئے بلکہ بمصداق قول اللہ عزوجل وزنوا بالقسطاس المستقیم اصح الصحیح معیار ومیزان کی صورت میں ملاحظہ فرمایئے۔

۳۔ میزان الاعتدال جلد ۳ ص ۲۳۷

تذکرۃ الحفاظ تو حافظ رحمۃ اللہ علیہ نے بطور تذکرہ مشاہیر لکھا ہے۔ مگر ماہر طبقات رجال اور ناقدین روایت کی شان سے جو کتاب مرتب فرمائی ہے وہ میزان الاعتدال ہے جس کا عنوان ہی اس کی صحت وکمال پر شاہد ہی نہیں بلکہ مجسم ومنہ بولتا ثبوت ہے۔ چنانچہ ذہبیؒ نے معیار فن رجال کی ذیل امام ابوحنیفہ کا ترجمہ یوں ذکر فرمایا ہے۔

النعمان بن ثابت بن زوطی ابوحنیفة الکوفی امام اھل الرائے ضعفه النسائی من جهة حفظه وابن عدی وآخرون

امام ابوحنیفہ کوفی نعمان بن ثابت بن زوطی (اہل حدیث کے امام یا آئمہ محدثین سے نہیں بلکہ) اہل الرائے کے شہرہ آفاق امام ہیں۔

گکھڑوی صاحب نے جس بلند دعوے اور تعلی سے ذہبی کو بطور گواہ ثبوت پیش کیا تھا۔ ذہبیؒ نے اس سے بھی بڑھ کر ہی نہیں۔ بلکہ بہت زیادہ اور انتہائی زور سے گکھڑوی صاحب کے دعوے کی تردید ہی نہیں فرمائی۔ بلکہ علی الاعلان دو ٹوک فیصلہ دے دیا ہے۔ کہ امام ابوحنیفہؒ آئمہ حدیث سے نہیں بلکہ کمزوری حافظہ کی وجہ سے ضعیف ومتروک اور امام اہل الرائے کے نام سے شہرت یافتہ ہیں۔ غالباً گکھڑوی صاحب کی اسی قابل رحم حالت یا مغالطہ بازی کی قلعی آشکار کرنے کی غرض سے اردو کے شاعر نے یہ کہہ رکھا ہے ؎

طاش کلیاں ہیں رکھلے ہے اس نے ابر مردہ کو ڈوب مرو درد کے تو اسے ابر بہمن آب میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ **حافظ ابن عبد البر رحمہ** مصنف مقام (ص۵۳) و مصنف السہم الحدید ص۹۱ نے حافظ ابن عبد البر کو بھی ثبوت مدعا کے لئے بڑے کروفر سے پیش کیا ہے۔ اور امام صاحب کو محدث و امام فن حدیث ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ لہٰذا خود ان ہی کے گواہ ثبوت یعنی حافظ ابن عبد البر کی زبانی ان کے دعویٰ کے خلاف مصرح شہادت سنیئے۔ حافظ رحمۃ اللہ علیہ تمہید شرح موطا جلد ۳ ص۱۷۲ میں بکمال یقین دعویٰ علی الاعلان فرماتے ہیں:۔

"لم یسند ہ غیر ابو حنیفۃ وھو سیئی الحفظ عند اھل الحدیث"

یعنی چونکہ حدیث من کان لہ امام فقرأۃ الامام لہ قراءۃ کی سند سوائے ابو حنیفہ کے دوسرے کسی محدث نے بیان نہیں کی اور امام صاحب ماشاء اللہ اہل حدیث کے نزدیک سیئی الحفظ ہیں۔ لہٰذا ان کا ہرگز اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ اس پر بس نہیں بلکہ مزید سنیئے:

حاشیہ الفیہ عراقی ص۴۵ جرح مفسر کی تشریح کرتے ہوئے اصول حدیث کی معروف و مقبول کتاب الفیہ عراقی ص۴۵ کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ جس راوی پر جرح مفسر ہوگی وہ اس کے حق میں بہت زیادہ قادح یعنے ضرر رساں اور نقصان دہ ہوتی ہے چنانچہ اس کی مثال یوں بیان کی ہے۔

کما فسرہ الذھبی وابن عبد البر وابن عدی والنسائی والدارقطنی فی ابی حنیفۃ انہ ضعیف من قبل حفظہ

جرح مفسر اسے کہتے ہیں۔ جیسا کہ حافظ ذہبی حافظ ابن عبد البر اور ابن عدی حافظ نسائی اور دارقطنی رحمۃ اللہ علیہم نے امام ابو حنیفہ کو ضعف حافظہ کی وجہ سے ضعیف و متروک قرار دیا ہے۔

مصنف مشکوٰۃ ایک مسلمان کو بحیثیت اتباع تابعین کے عہد میں ہونے کی وجہ سے حضرت امام ابو حنیفہؒ سے جو دلی عقیدہ و محبت ہونی چاہیے اس کا سبق دیتے ہوئے مصنف مشکوٰۃ نے جو واضح لفظ بیان کئے ہیں۔ ہمارے دوستوں نے ثبوت مدعا اور اپنے ناظرین کو مغالطہ دینے کے لئے انہیں الفاظ سے حضرت امام کو محدث ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے چنانچہ مصنف مقام ابو حنیفہ بحوالہ اکمال لکھتے ہیں۔

فانہ کان عالماً عاملاً ورعاً زاھداً عابداً اماماً فی علوم الشریعۃ

(امام) ابو حنیفہؒ عالم عامل زاہد عابد اور علوم شریعت کے امام تھے۔ (مقام ص۱۰۳)

انصافاً فرمایئے کہ مذکورہ الفاظ میں وہ کون سا لفظ ہے جس کا معنے و مراد محدث یا محدث نام سے شہرت پذیر ہوتا ہے۔ بہرحال مصنف مقام کی مغالطہ بازی و فن کاری کا تاپول خود مصنف مشکوٰۃ سے اللہ عزوجل نے جس طرح آشکار کروایا ہے۔ بلفظہ اکمال فی اسماء الرجال سے پڑھئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطیب تبریزی رقمطراز ہیں:۔

والغرض بایراد ذکرہ فی ھذا الکتاب وان لم نرد (روا) عنہ حدیثا فی المشکوٰۃ للتبرک بہ لعلو مرتبتہ و وفور علمہ"

اگرچہ ہم نے مشکوٰۃ شریف میں (امام ابو حنیفہؒ سے بحیثیت شیخ الحدیث یا محدث و امام حدیث) کوئی روایت برائے نام بھی نقل نہیں کی تاہم آپکے علم مرتبہ اور جلالت قدر کے پیش نظر بطور تبرک آپ کا ترجمہ (اکمال میں) مناسب خیال کیا۔

واضح ہوگیا مصنف مشکوٰۃ کے منہ بولتے الفاظ سے ظاہر و واضح ہوگیا کہ امام صاحب کا ذکر و ترجمہ ان کے محدث ہونے کی وجہ سے نہیں کیا گیا۔ بلکہ محض امام مذہب اور آپ کے زہد و تقوے و غیرہ خصائل حمیدہ کی ذیل کیا گیا ہے۔

مبالغہ آرائی اور غلو کا پُر زور شکوہ نتائج التقلید کا جواب لکھنے کے دعویدار اور اہل حدیث پر غلط و باطل اعتراضات و ناجائز و خود ساختہ الزام عائد کرنے والے دوستوں نے اپنے مفروضہ افسانوں میں حضرت امام کی مدح و مناقب اور فقہ حنفی کی برتری و شہرت وغیرہ میں جو رطب و یابس بھی نقل کیا ہے۔ وہ ماہرین فن رجال اور محقق مورخین کی قلم سے نہیں۔ بلکہ حضرت امام کے سوانح نگاروں (تذکرہ نویسوں) کے مقالات و اقتباسات ہیں جو قابل وثوق و اعتماد نہیں۔ کیونکہ تذکرہ نویس (سوانح نگار) عقیدت مندانہ انداز نگاہ سے ایسے واقعات بھی احاطہ تحریر میں لے آتے ہیں جو کہ محض ہوائی و خیالی یا خوش فہمی کا نتیجہ اور عقل و نقل سے بالاتر بلکہ سراسر خلاف واقعہ اور غلط ہوتے ہیں۔ چنانچہ نعمانی صاحب نے باوجود غالی ہونے کے حضرت امام صاحب کی سیرت نگاروں کی مبالغہ آرائی اور غلو کے خلاف جو پُر زور احتجاج اور کھلم کھلا شکوہ سیرت نعمان حصہ اول صد۵۲ میں "اخلاق و عادات" کے عنوان و باب کی ذیل کیا ہے بغور و توجہ سے سنئے۔ اور علم و دانش کے معیار پر آزمایئے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

ہمارے تذکرہ نویسوں نے امام صاحب کے اخلاق و عادات کی جو تصویر کھینچی ہے اس میں خوش اعتقادی اور مبالغہ کا اس قدر رنگ بھرا ہے کہ امام صاحب کی اصلی صورت اچھی طرح پہچانی ہی نہیں جاتی چالیس (۴۰) برس تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی تیس (۳۰) برس تک متصل روزے رکھے جہاں وفات پائی سات ہزار بار قرآن ختم کیا۔ نہر کوفہ میں مشتبہ گوشت کا ٹکڑا پڑ گیا تو اس خیال سے کہ مچھلیوں نے کھایا ہوگا۔ اور مچھلیاں بہت دنوں تک زندہ رہتی ہیں۔ ایک مدت تک مچھلی نہیں کھائی۔ اسی طرح ایک شبہ پر بکری کا گوشت کھانا چھوڑ دیا۔ ان کا ذاتی مصرف صرف دس آنہ ماہوار تھا۔ یہ اور اس قسم کے بہت سے افسانے ان کی نسبت مشہور ہیں۔ اور لطف یہ کہ ہمارے مؤرخین انہیں دور از کار قصوں کو امام صاحب کے کمالات کا جوہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھتے ہیں۔

امر محقق نعمانی صاحب کو چونکہ سیرۃ النعمان کی تصنیف و تسوید کے لئے حتی الوسع تمام سوانح نگاروں کی تصنیفات سے واسطہ پڑا ہے۔ بنا بریں وُہ جس طرح مبالغہ آرائی سے آگاہ و واقف ہوئے انہوں نے بطور امر محقق کھل کر آشکار کر دیا ہے پس اگر بقول نعمانی صاحب تذکرہ نویسوں کی غلو بازی سے تا ثر ان کی تصنیفات کو نظر انداز کر دیا جائے۔ تو پھر حضرت امام کی سیرت سے آگاہ ہونا ہی محال و ناممکن ہو جائے گا۔ لہذا نعمانی صاحب اپنے ہمپ کو مطمئن کرنے کی غرض سے لکھتے ہیں۔

"یہ سچ ہے کہ امام صاحب کے جن فضائل یا عام حالات کو ہم صحیح تسلیم کرتے ہیں، وہ بھی انہیں کتابوں ہی سے ماخوذ ہیں جن میں یہ فضول قصے مذکور ہیں"

شمس بازغہ نعمانی صاحب کے واضح اقرار و اعتراف سے شمس بازغہ (بارہ بجے کے روشن دن) کی طرح واضح و ثابت ہو گیا۔ کہ حضرت امام کے سوانح نگاروں نے تحقیق اور صحت واقعات سے بالائے عقیدتمندانہ انداز و ذہن سے آپ کی سوانح حیات میں جو رطب و یابس اور غلط و صحیح ان کو میسر ہوا قلم بند کر دیا ہے۔ بنا بریں حنفی دوست جس واقعہ کو عقیدتمندانہ نگاہ سے پسند کرتے ہیں اس کو نص قطعی یقین کر پاتے ہیں۔ اور جو واقعہ یا قول خلاف منشا پاتے ہیں اسکو حرف غلط کہہ کر ٹھکرا دیتے ہیں چنانچہ تاریخ بغداد (ترجمہ امام ابو حنیفہؒ) ہی کو دیکھ لیجئے۔ کہ مناقب امام کے لئے تو اس کے مرویات و مندرجات کو قدوری و ہدایہ کے مسائل سے بھی بڑھ کر صحیح مانتے ہیں۔ مگر جوں ہی حضرت امام کے خلاف جرح و تنقید کا باب دیکھتے ہیں تو جھٹ سے ان سب مرویات کو غلط و موضوع بالکل فضول و لغویات کہہ کر ٹھکراتے ہوئے مصنف تاریخ بغداد کو متعصب اور حاسد بلکہ جو کچھ منہ میں آیا۔ کہہ کر دل ٹھنڈا کرتے نظر آتے ہیں۔ اور اگر سچ پوچھو اور یقین جانو تو امر محقق یا اصل حقیقت یہی ہے کہ جب تاریخ بغداد (ترجمہ امام ابو حنیفہ) کو نظر انداز کر دیا جائے تو حضرت امام کی سیرۃ ہی دُنیا سے اوجھل ہو جائے گی۔

اس لئے کہ سیرت امام کا سب سے بڑا ہی نہیں بلکہ اصل ماخذ ہی مرویات تاریخ بغداد ہیں چنانچہ دور جانے کی ضرورت نہیں خود نتائج التقلید کی تردید کے مدعی جانبازوں ہی کو دیکھ لیجئے کہ خطیب بغدادی کو حاسد و متعصب بلکہ اس سے بھی بڑھ کر مہذب و علمی گالیاں دینے کے باوجود ثبوت مدعا کے لئے بار بار تاریخ بغداد سے استشہاد پر مجبور رہیں۔ بنا بریں ہم پوری حنفی دُنیا سے مودبانہ گذارش کریں گے۔ کہ یا تو تاریخ بغداد کی ان تمام مرویات کو جو تذکرہ نویسوں نے حضرت امام کی مدح و مناقب میں نقل کی ہیں بالکل اور قطعی طور پر حذف کر دیجئے ورنہ اگر ان کو بحال و برقرار رکھنا ہے تو مرویات جرح و تنقید کو بھی ٹھنڈے دل سے سنئے۔ اور

15506
نمبر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبول فرمایئے۔ میٹھا میٹھا ہپ ہپ اور کڑوا کڑوا تھو۔ یہ کوئی انصاف و دیانت نہیں۔

ع دو رنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا ۔ سراسر موم یا سر اسر سنگ ہو جا

خاتمۂ سخن اور آخری گذارش صرف حنفی نمائندوں سے ہی نہیں بلکہ پوری حنفی برادری سے یہ مخلصانہ اور انتہائی مودبانہ گذارش ہے۔ کہ جس طرح ہم نے تاریخی حقائق شواہد سے حضرات مقلدین کی الزام تراشی اور زبان درازی بلکہ دست درازی ملک بدر کرنے اور خون خرابہ کے واقعات (۲) اہلحدیث کی تاریخ اور ان کا فقہی مقام یعنے صحابہؓ و تابعینؒ کے نقش قدم پر اصل و صحیح اسلام کی علمبرداری اور اس کی پابندی ونشر و اشاعت کا مسلسل التزام و اہتمام عرض کیا ہے (۳) اور اہل الرائے کی یا حنفی فقہ کو اصل اسلامی فقہ کے بالمقابل دوسری طرز کی جدید فقہ اور اس کی کمزوری اور کوتاہیوں کو مسلمہ محققین سے آشکار کردیا ہے پس آپ اگر ہمارے دلائل و براہین کے خلاف بالکل ویسے ہی (۱) الزام تراشی وغیرہ منحوس و مذموم کردار کو اہل حدیث کا شعار و شیوہ ثابت کردکھائیں (۲) اور حنفی مذہب یعنے فقہ اہل الرائے کو صحابہ اور تابعین کی متفقہ وخالص اسلامی فقہ ہونے کا ثبوت مہیا کردیں (۴) یا پھر حضرت امام ابوحنیفہؒ کے محدث نہ ہونے کی متفقہ تصریحات جو آپ کے جبر و غلو کی حقیقت آشکارا کرنے کے لئے پیش کی گئی ہیں (۳) اور فقہ اہل حدیث کو اہل الرائے کی فقہ کے بالمقابل جدید طرز کی دوسری فقہ ہونے کا ناطق ثبوت پیش فرمادیں ( ) اور حضرت امام ابوحنیفہؒ کو بالکل اسی طرح مشہور امام محدث ثابت کردیں جیساکہ دیوبندی سرخیل و سربراہ حضرت گنگوہی نے اپنے آخری و تحقیقی فتوے المعروف سبیل الرشاد ص۹ میں کھلے لفظوں میں امام مالک وشافعی واحمد بن حنبل کی شان میں اعلان کیا ہے کہ

"امام مالک شافعی و احمد تو تمام عالم میں محدث مشہور ہیں اور کہ خود صحیحین ان کی روایات سے پر ہیں"

تو بفضلہ تعالےٰ ہم صرف آپ کے ممنون ہی نہیں ہوں گے۔ بلکہ نتائج التقلید اور مقام اہل حدیث کے غلط و ناجائز ہونے کا اعتراف کرلیں گے۔

ع مجھ سا دنادار نہ پاؤ گے جہاں میں
گرچہ ڈھونڈو چراغ رخ زیبا لے کر

آخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ واتباعہ الی یوم الدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مقیاس حقیقت

بجواب

مقیاس حنفیت

یہ کتاب چار حصوں میں ہے۔ ہر حصہ میں اولاً مولوی محمد عمر صاحب اچھروی کی کتاب مقیاس حنفیت کی غلط بیانی نقل کر کے پھر اس کے غلط مسائل کی تردید خود حنفی مذہب کی بنیادی کتب سے بیان کی گئی ہے بالخصوص حصہ اول میں غلط بیانی کے انیس 19 نمبر گنوائے گئے ہیں۔ اور مسئلہ بشریت انبیاءؑ پر قرآن مجید اور احادیث حتی کہ کتب فقہ حنفی کے دلائل ذکر کئے گئے ہیں تیسرا حصہ بہت زیادہ اہم ہے۔ اس لئے کہ اس میں مصنف مقیاس حنفیت کی لاعلمی اور غلط بیانی کی فہرست گنوانے کے بعد اس کے مسائل کو فقہ حنفی بلکہ مولوی احمد رضا صاحب بریلوی کے عقیدہ و مذہب کے بھی خلاف ثابت کرتے ہوئے بریلویت کی مفصل تاریخ بیان کر کے بریلویت کو رافضی مذہب کا علمبردار دکھایا گیا ہے۔ چنانچہ کتب شیعہ کے حوالجات نقل کر کے ان کے بالمقابل بریلوی معتقدات بریلوی کتب سے پیش کئے گئے ہیں۔ دوسرا اور چوتھا حصہ ان سے بھی زیادہ دلچسپ ہے۔ پہلا اڈیشن ختم ہے دوسرے کا انتظار فرمائیے۔

اکمل البیان

یہ ایک فیصلہ کن تاریخی رسالہ ہے جس میں گمراہ فرقوں کی جائے پیدائش اور ظہور و خروج احادیث و تاریخ اور جغرافیائی حوالجات سے گنوائے اور گمراہ فرقوں کی فہرست اور اہل سنت یا فرقہ ناجیہ کی تعریف و معیار اور پہچان ذکر کی گئی ہے ہدیہ علاوہ محصول ڈاک ۱ آنے

ملنے کا پتہ: **دار الاشاعت اشرفیہ سندو بلو کی ضلع لاہور**